[illegible]

دیوان [illegible] جناب [illegible] مغفور [illegible]

[illegible]

[illegible]

باہتمام جناب مرزا [illegible] صاحب ناظر [illegible]

[illegible] مطبع

یا علی

دیوان اول

ردیف (۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم الف (۱)

شیدا ہون نبی کے اوس وصی کا
روضہ ہے تجلی نہ عیان آج بن علی کا

احسان خدا اکا اور نبی کا
شیدا جو تجھ سے ہوا ہے علی کا

بندے کو خدا کہین نصیری
ایسا رتبہ ہو آدمی کا

ہون تیغ زنی سے جن مسلمان
بس خاتمہ ہے بہادری کا

سایل کے لئے بچا جو اکثر
بندہ ہے فقیر اوس سخی کا

خیبر کا در اوکھاڑ لینا
یہ کام نہین ہے ہر کسی کا

ہو کیون نہ خدا کے گھر کا مختار
کعبہ مولد ہو جس ولی کا

روندے میری خاک کو الہی
جو راکب دوش تھا نبی کا

جدہے وہ کافر ہمارا
مرحب کشتہ تھا جس جری کا

(۲) ایسی یہ غزل کہی گئی ہے
مقبول کلام ہے سخی کا (۱۵)

پیتے تو معلوم کہ پھر آئیگا
بیٹھے آج کہان جائیگا

عہد گزشتہ پہ جب آئیگا
دل مین کچھ سوچکے پچتائیگا

ہم تو سمجھے تھے کہ جلد آئیگا
خیر اب پوچھکے گھر جائیگا

غنچہ تو بوسے دہن کے لیجیے
کچھ میرا منھ تو نہ کھلوائیگا

مرے کہنے مین نہین ہے دل اب
آپ ہی کچھ اسے سمجھائیگا تو

اب تو چوسے سے لب شیرین ہمنے
لو ہمین گھول کے پی جائیگا

دولت وصل ہے قسمت والکی
آگئے کچھ آپ بھی فرمائیگا

جمع خاطر ہے اے اہل قبور
ہم بھی آتے ہین نہ گھبرائیگا

وصف کرتے ہین لب شیرین کے
کچھ مٹھائی ہمین کھلوائیگا

نزع مین پاس میرے کیون بیٹھی
اوٹھئے اوٹھئے نہین گھبرائیگا

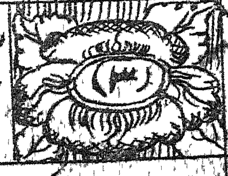
صدمۂ ہجر مین تکلیف کرین
ملک الموت سے فرمائیگا

قطعہ

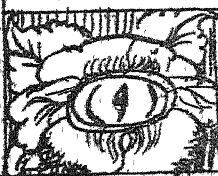
آپ پر مرنے سے حاصل کیا ہے
فاتحہ بھی تو نہ دلوائیگا

شیخ جی بت کی برائی کیجے
اپنے اللہ سے پھر پائیگا

کعبہ مین سخت کلامی سن لی
بتکدہ مین نہ کبھی آئیگا



بوسے للہ سخی مانگتا ہے
ایک دیجیگا تو دس پائیگا



وہان سخی دل کو نہ لے جائیگا
تا تمہ سے کہوکے نہ پھر آئیگا

تذکرہ ہجر ہی کا سن لیجیے
وصل کے ذکر مین شرمائیگا

شیخ جی پند نہین ہے ہر وقت
کب [illegible] دل کو نہ سمجھائیگا

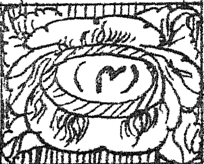
ہمکو ہے حکم جو مرجانے کا
پھر لپٹنے ہی نہ [illegible] بچائیگا

اون سے آنکھین جو دیکھا نیکو کہا
بوسے بیار نہ ہو جائیگا

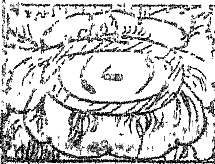
سرکو کہتے ہین بجائے قران
اسکی جھوٹی نہ قسم کھائیگا

لاش اوٹھانیکو اگر آئین لوگ
روکے گا اونہین سمجھائیگا

نہین معلوم کہان دفن کرین
بس یہین خاک مین ملجائیگا



بس سخی شام ہوئی [illegible]
شعر خوانی کو نہ اب جائیگا



رنجور ہے ملال آج کیسا
دلبر ہے ملال آج کیسا

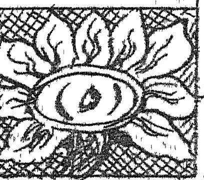
اوس خال سے کیا ملی ہے ذلت
اختر ہے ملال آج کیسا

بے یار نہین ہوا ترا دور
ساغر ہے ملال آج کیسا

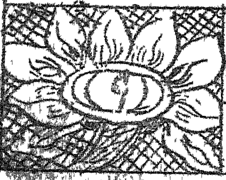
کیا آئی ہے یاد تیغ قاتل
اے سر ہے ملال آج کیسا

ہے راحت وصل کے جو آمد
مضطر ہے ملال آج کیسا

اندر میری آہ سن کے بولے
باہر ہے ملال آج کیسا



کیا آئی ہے کچھ خبر سخی کی
گھر گھر ہے ملال آج کیسا



ناخوش ہو ہر گلبدن کی بو سے — کیا بھا گئے او سے سخن کسیکا
گل کی بو سمجھے کیون کبھی دکھلائی — یاد آگیا پیرہن کسیکا
ہر سنان کی نوک پر صدا ہے — یان دشمن ہے کوہکن کسیکا
کرتے ہو پسند وحشت دل — لیجاؤ گے کیا ہرن کسیکا
بھولی ہے صبا قبا سے گل پر — دیکھا نہین پیرہن کسیکا
عاشق ہی کے جب نہ کام آیا — کس کام کا بانکپن کسیکا
آجائے کسیکی موت مجھکو — ملجائے مجھے کفن کسیکا
سینے سے ہمارا دل نہ لیجاؤ — چھڑواتے ہو کیون وطن کسیکا

۶ گاتے ہین سخی ہی کی غزل وہ — بھاتا ہی نہین سخن کسیکا ۷

اون کی چتکی مین دل نہ مل جاتا — تو یہ سکہ ہمارا چل جاتا
شمع تھا یار تو پگھل جاتا — اور مین پروانہ تھا جو جل جاتا
کیا کہین سیر کو وہ گل نہ گیا — باغ کا رنگ ہی بدل جاتا
گور ہی سے نہ بن پڑی ورنہ — اژدہا تو ہمین نگل جاتا
اتنے پستان نکالے حباب — اتنے بس مین انار پھل جاتا
صدمے گہرے ہین ہجر مین دم کو — سانس پاتا تو یہ نکل جاتا
کیا گراتا سخی یہ چرخ مجھے — یا علی کہتا اور سنبھل جاتا

وصل سے رہتا ہے انکار رہہ گیا
اسقدر آنسوؤن کے تار رہہ گیا

دل لگی ہوتی ہے خوش ہوئیکد
ادسب ہے کہ گئے ہو گنہگار رہہ گیا

جسکے گھر جاتے نہ تھے حضرت دل
دیکھی اسکی چشم گہربار رہہ گیا

کیسا اے دست جنون چاک کیا
ہین گریبان مین ابھی تار رہہ گیا

اتنا کہنا تھا کہ یوسف نہ کہو
تم تو ہونے لگے بیزار رہہ گیا

الفت چشم مین ہم مر بھی گئے
یہہ نہ پوچھا ہوئے بیمار رہہ گیا

تیغ ابرو کے سزاوار تھے ہم
آپ باندہ آئے ہین تلوار رہہ گیا

آجکل آپ کے گیسوے سیاہ
وہان لگے چھانٹنے دیوار رہہ گیا

بدلی نیت تو بگڑ کر بولے
گالیان دین سر بازار رہہ گیا

بر سر ظلم ہین سرکار رہہ گیا
ہان خبردار خبردار رہہ گیا

۸ — ۱۱

کیون نہ تکرار پڑے بوسون پہ
اے سخی دو کے لئے چار رہہ گیا

دیکھنا ماجرا سمندر کا
ایک قطرہ ہے دیدۂ تر کا

اب قرینہ ہے وصل دلبر کا
پوچھتے ہین پتہ میرے گھر کا

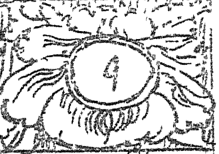
ایک مدت سے غل تھا محشر کا
شور نکلا وہ یار کے گھر کا

وصف لکھونگا تیغ حیدر کا
ہو قلم جبرئیل کے پر کا

تو سخی سے سوال ہے زر کا
اور کہو نیکو ہین وہ کچھہ گھر کا

لکھ رہے نامہ بر کی نسبت نہیں
شعر آ کہو مین شوق سے گہے جو پیا
روز پیا بوسہ یار کے گھر کا کو
رخ سے کچھ کم ہی آئینہ
خضر راہبر کا یان کیا کام

پر اوڑا آتا ہے کبوتر کا
راستہ بھول جائیگا گھر کا
کچھ یہہ دستور ہو گیا سر کا
دیکھئے پیچھا ہے سکندر کا
اون کو رستہ بتائے گھر کا



شاعرون مین سخی جو سچ پوچھو
ہمکو بھایا کلام صفدر کا۔

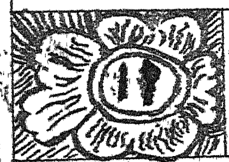


کوہ میرا ہے بیابان میرا
ایسا فرشتہ کیا ہے لاغر
چھوڑ دیتا ہون اکیلا پاکر
قید ایک حور کے گھر مین ہون مین
رحم کر دیگا جناب باری
مرگئے ہم تو کہا کافر نے

قیس و فرہاد پہ احسان میرا
مور سمجھے گا سلیمان میرا
یاد رکھیگا یہہ احسان میرا
رشک فردوس ہے زندان میرا
عفو ہو جائیگا عصیان میرا
شیفتہ تھا یہہ مسلمان میرا



مجھسے پردہ مین سخی وہ بولا
ذکر آئے نہ کہین ہان میرا



گل رخسار یار کیا کہنا
نوک مژگان یار کیا کہنا

رنگ لائی بہار کیا کہنا
نشتر دل فگار کیا کہنا

پاے نازک سے یہ امید نہ تھی
خوب سے روندا غبار کیا کہنا

کس نزے کی ہے آبلو نمین خلش
واہ اے نوک خار کیا کہنا

وقت گلگشت کب وہ سنتے ہین
کچھ سے بلبل ہزار کیا کہنا

بخشتین ہم گناہگار و نکی
میرے آمرزگار کیا کہنا

شب فرقت پلک نہین لگتی
دیدۂ انتظار کیا کہنا

جبرئیل امین کے پر کاٹے
مرحبا ذوالفقار کیا کہنا

ایسے مغرور کو کیا ہموار
عجز اور انکسار کیا کہنا

پھول ہر نقش پا پہ کہتے ہین
لاقدم لون نگار کیا کہنا

وصل کے واسطے کرونگا عرض
اور ہے میرے یار کیا کہنا

اوسکے کوچے کی خوب اوڑالی دھول
سحر خاکسار کیا کہنا

جدہر دیکھتے ہو ادہر دیکھ لینا
تو صاحب ادہر اک نظر دیکھ لینا

دہن یار کا اور کمر دیکھ لینا
سحر مختصر مختصر دیکھ لینا

جو پوچھین کہ کیا نقش ہے پاؤن
تو کہنا کہ سوے قمر دیکھ لینا

جگر اور دل اونکے رہنے کو گھر مین
ادہر دیکھ لینا ادہر دیکھ لینا

بہت تشنہ ہو تم آج آتے ہین بادل
ذرا اونکو اے چشم تر دیکھ لینا

کھلین گی پھولو نکی آہستہ آنکھین
لڑیگی نظر سے نظر دیکھ لینا

سخی کچھ وہ مستی میں لیتے گئے ہیں
ذرا اپنا دل او جگر دیکھ لیتے

اٹھتے گیسو سے وہ [illegible] لایا
کہ بلا میں پڑا میں کیا لایا

[illegible] کیا [illegible] جھوٹی میں
وہ ڈھٹے کہتے ہوئے کیا لایا

ہو بتو سے کعبہ جاتا ہوں
پھیر لونگا اگر خدا لایا

یہی اپنی پسند ہے یہہ تو
وہ جفا لائے میں وفا لایا

اٹھ سکے باہر کہیں گئے ہیں سخی
بیٹھے بیٹھے میں ابھی بلا لایا

تم اگر دو نہ پیرہن اپنا
چرخ سے مانگ لوں کفن اپنا

آگے کرتے تھے اسطرح پامال
یاد تو کیجئے چلن اپنا

آج ہم جان دینے آئے ہیں
کچھ دکھاتے ہو بانکپن اپنا

شانہ زلفوں میں وان نہیں اچھا
سانپ دکھلا رہا ہے پھن اپنا

یاد رکھیو ہماری پامالی
بھول لیو مت کبھی چلن اپنا

یا کہو ہم کنوئیں میں ڈوب مریں
یا دکھا دو چہ ذقن اپنا

ہم وہ بلبل نہیں جو باغ کو جائیں
کچھ پیارا ہے چمن اپنا

ہمکو دکھلا کے تنگ کرتے ہو
گھٹ گرا اپنی گہ دہن اپنا

جسکو کہتے ہیں لوگ شعر کرا

(۱۴) اے سخی ہے وہی وطن اپنا

نہین ایسا رخ روشن کسیکا
تمھارے آگے کیا جوبن کسیکا

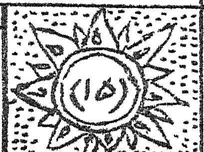
ہمین بے آہ و نالہ کے نہین چین
اونہین بہاتا نہین شیون کسیکا

تمھین کو دوستونسے ہی عداوت
کبھی ہمکو سنا دشمن کسیکا

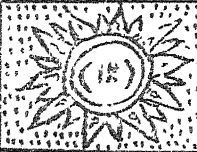
جہان کرینگے شوخی چکارے
ہمین یاد آگیا بچپن کسیکا

پس مردن تمھین یاد آئینگے ہم
جو دیکھوگے کہین مدفن کسیکا

لگایا ہاتھ آنچل مین تو بولے
اجی پھاڑ دوگے کیا پیراہن کسیکا



چھوڑا یا عشق نے گھر بھی سخی سے
گئے پکڑے ہوئے دامن کسیکا



دل ہی میرا فقط ہے مطلب کا
یا جگر بھی ہے آپکے ڈھب کا

قیس و فرہاد سے ہین ہم واقف
ہو چکا ہے مقابلہ سب کا

کھائی ہے ایک نئی مٹھائی آج
بوسہ پایا ہے یار کے لب کا

میکدہ مین شراب پیتے ہین
یہہ پتا ہے ہمارے مشرب کا

شیعہ سنی مین تو بکھیڑے ہین
نام لون کس کے آگے مذہب کا

ملک الموت سے کہو پھر جائین
جیتے جی مرچکا ہون مین کب کا

آپ فرمائین ہجر کا احوال
مین کرون ذکر وصل کی شب کا

مجھکو جھونکے نیند کے کیسے
کہین جاگا ہوا ہے تو شب کا

اوس کے کوچہ کی بہیک چاہئے
ہے دل ابہر و مدعی سیر کے
عرب گل آئین تیرے بو کون
شوق جاگیر کا نہ منصب کا
یاد کرکے معاملہ شب کا
تجہہ مین ہے شکر یار کے لب کا

(۱۶)
نقد دل دیتا ہون تو کہتے ہین
واہ ایسا سخی ہے تو کب کا

کعبہ تھا وہ مین جسے دل سمجہا
پھر سمجہا نہ کامل سمجہا
آج طوطی کی ذہانت دیکھی
زلف مشکین سہی اوجبین نہ حضور
سنگ اسود تھا جسے دل سمجہا
تمکو کیا کیا نہ میرا دل سمجہا
میری تقریر یہ مشکل سمجہا
کی خطا مین جو سلاسل سمجہا

(۱۷)
بدر کو داغ سے لگے کیون نہ سخی
کیون اوسے طرف مقابل سمجہا

خوشی آپکی خیر کل جائے گا
کہان دلکو گھر سے محل جائیگا
میرے دل مین آنیسے یہہ فایدہ ہے
بہلا میری آغوش مین بیٹھئے تو
وہ آئین مرے پاس تو حضرت دل
کہان روے روشنکو مین شمع سوزان
مگر دل کو میرے نہ دل جائے گا
ابھی جیب بیٹھے مین نکل جائے گا
ذرا اور سانچے مین ڈہل جائیگا
جو تکلیف دون تو مچل جائیگا
کہین وہ گھڑی آپ ٹل جائیگا
مگر مجہسے پھر آپ جل جائیگا

(۱۸)

سخی بیٹھے ہٹ کے کچھ او سلے ذرے
بڑی بہیڑ ہوگی کچل جائیگا

(۴۶)

ہائے کیا بیکار میرا سن گیا　　روز یون ہی رات گذرے دن گیا
بدنصیبی تو ہماری دیکھنا　　ایک دل پایا تہا وہ بھی چھن گیا
ہجر شب فرقت مین کیا سوجھی مجھے　　سب ستارے آسمان کے گن گیا
دو گرو ہونگے تجھے مولا مرتضے　　خلق سے سردار انس و جن گیا
ڈھونڈتے پیری مین پھر عہد شباب　　کسطرف جائین کدہر وہ سن گیا

(۱۹)

اے سخی دلی مین اب شاعر کہان
ذوق و غالب مر گئے مومن گیا

(۵۱)

خیر گذری جو زبان پہ سنبل تہا　　آج برہم مزاج کاکل تہا
دل لیا سیر اگو تامل تہا　　عارفانہ او نہین تجاہل تہا
یار اور ہم تھے جس زمانہ مین　　بوی گل تہی نہ شور بلبل تہا
دل نالان کسے میرے فرقت مین　　کہین ہلچل کہین تزلزل تہا

(۲۰)

پوچھو حال سخی نہ فرقت مین
راتدن اشک کا تسلسل تہا

(۴۷)

دیکھکے دل چپ رہا نہین جاتا　　مفت نقصان سہا نہین جاتا
سر کے بل آج جائینگے وان تک　　پانون سے تو چلا نہین جاتا

لوگ روتے ہین نہ یہ جی میت پر
میں کسی سے خفا نہیں جاتا

اوس نے کچھ بول چال کی موقوف
کیا کہین کچھ کہا نہیں جاتا

بار گل سر پہ مستی عطر سے ہیں
اونکی تیز بن کو کیا نہیں جاتا

شب کو تنہا کبھی گئے تو کہا
بہیڑ یا تمکو کہا نہیں جاتا





حال مرگ سخی نہ ہم سے کہو
ساتھ یہہ سنا نہیں جاتا

یون تو ملنے کو کیا نہیں ملتا
اے سخی آشنا نہیں ملتا

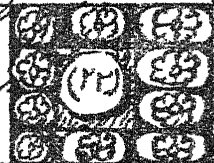
کوچۂ یار تک جو پہونچی ہے
اب دماغ صبا نہیں ملتا

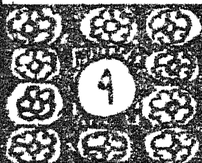
بت پرستی سے فائدہ کیا ہے
اسسے تو کچھ خدا نہیں ملتا

کوئی یہہ تو سکندری دیکھے
یار کا نقش پا نہیں ملتا

مسجدون مین تلاش کرتے ہین
شیخ جی کو خدا نہیں ملتا

آسمان پر ابھی سے چلے جاتے
کیا کہین راستہ نہیں ملتا





گم کہان ہین کمر کی الفت مین
کچھ سخی کا پتا نہیں ملتا

مین نے پوچھا کہ پھر آنا ہوگا۔
بولے ہان مضطر باتا ہوگا

تجکو کہتے ہین اب جادو
پھر نہین شام سے آنا ہوگا

آج تو مہندی ملی پانون مین
کل کہو کسکا بہانا ہوگا۔

رنج فرقت دیئے جاتے ہین مجھے
موت کی تفرقہ پردازی سے
ساتھ اعمال فقط جائین گے
پہلوے خیر مین جا بیٹھین گے
یار آباد رہے دنیا مین

قطعہ

اب بھی سہو کہ مین کہان ہو نگا
ایکدن قبر مین جانا ہو نگا
دوست ہو نگا نہ یگانہ ہو نگا
جب میرے دلکو دکہانہ ہو نگا
کبھی میرا بھی زمانا ہو نگا

(۲۳)
ذاکری ہی نہین کافی ہے سخی
کربلا بھی تمہین جانا ہو نگا
(۹)

آکے تربت پہ ایک صدا دینا
ہو مبارک مرا دعا دینا
مصحف رخ کا عشق جاے کہین
دل مرا دیکھ کر لگے کہنے
رخصت اے آہ دل خدا حافظ
پہول کیا ہو نگے میری تربت پہ
دیکہو یون کہلتی ہے کلی گل کی
وہ کبھی وعدہ پر نہ آئین گے

سو رہے ہو نگے ہمین جگا دینا
ایک بوسہ رہ خدا دینا
مجکو قران کی ہوا دینا
ایسا آینہ مجکو لا دینا
چاہے تہی عرش کو ہلا دینا
بس فقط ناک بہوین چڑہا دینا
ہان میری جان مسکرا دینا
یاد آیا اگر بہولا دینا

(۲۴)
کوسنے پاے گالیان کہائین
اے سخی پھر او نہین دعا دینا
(۹۱)

پنچھی کسی کو گھر یاد آیا ہو — شاید اون کو صبر اسیر یاد آیا

دور سے تھے دل سے جاؤن سیج کے — حور دیکھی تو بشر یاد آیا

دوسرا بھی ہے سپر پہلو کا — لے کے دل تو جگر یاد آیا

جب کہا مین نے کہ پھر آئیگا — بولے آئین گے اگر یاد آیا

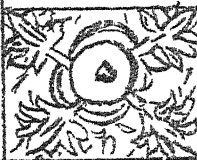
کبھی ہنستے ہین کہ یان کیون آئے — کبھی روتے ہین کہ گھر یاد آیا

آئے آئے اللہ اللہ — آج کیا ہے جو یہ گھر یاد آیا

عین بارش مین بلایا ہے مجھے — بالیقین دیدۂ تر یاد آیا



جب سخی کوئی مسافر دیکھا
مجکو اپنا بھی سفر یاد آیا

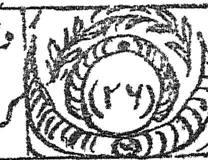


دیر سے سوئے کعبہ ہو آیا ہو — شیخ کی جان کو مین رو آیا

چشم گریان سے اپنے ظل کر — آج مین اوس کے پاؤن دھو آیا

لب کا بوسہ طلب کیا تو کہا — گھر سے تو جاکے مونھ بھی دھو آیا

مین اچانک جو سامنے پہونچا — چونک کر بول اوٹھے کہ لو آیا



دیکھین کب ہندوا لے کہتے ہین
کربلا مین سخی سے بھی ہو آیا ہو



کیون گئے تھے جو نہین آنا تھا — ایسا بھی آپ کو کیا جانا تھا

ہائے جو کے اسے چھوڑ آنا تھا — اور کچھ دل کے عوض لانا تھا

دل ہے کچھ دہوکھی مین اوسکے آیا
مین نے تو خوب اوسے بچہا نا تہا

یے تقیتا کوئی یہہ دل ہمسے
کیا کہین آپکا فرمانا سعا

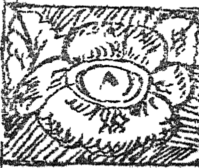
اسطرف بزم مین ہم تھے وہ کچہے
اوسطرف شمع تقی پروانہ تہا

عید مین بھی نہ مجھے ذبح کیا
ایکدن تو میرے کام آنا تہا

دل کی دل ہی مین ناہے میری بات
وہ شہ آئے جنہین سمجھانا تہا

آپکے پاس تو اچھا نکلا
ہمنے اس دلکو برا جانا تہا

آئینہ اون کو مکدر کرتا ہو
اس دل صاف کو دکہلانا تہا

اس سے رہتے ہو اذیت مین سخی
ایسے دل کو کہین پہینک آنا تہا

غیر سے وان نفاق ہوجاتا
تو عجب اتفاق ہوجاتا

اور کوئی مرض نہین ہے مجھے
دفع درد فراق ہوجاتا

اپنے دل کا جو حال ہم کہتے
اون کو بھی اشتیاق ہوجاتا

اتنی صورت وصال مین ہے مری
ہجر ہوتا تو قاق ہوجاتا ہو

بچ گیا ہجر مین اطاعت سے
طفل اشک آج عاق ہوجاتا

آہی ہوتا تو یار کا کوٹھا
چرخ نیلی رواق ہوجاتا

گالی تم دیتے بوسے ہم لیتے
آج کچھ تو مذاق ہوجاتا



اے سخی روز وصل کا پیغام



ایکدن اتفاق سے جا صبا تا بچہ

بغل میں بیٹھ کر وہ پا سکے کیا
دل تو ستا ہی نہیں چورا لئے کیا

ہجر مین غم بھی ایک نعمت ہے
یہہ نہ ہوتا تو آج کھاتے کیا

مرغ دل ہی کا کچھ رہا مذکور
اور بے پر کی وان اوڑاتے کیا

راہ کی چھیڑ چھاڑ خوب نہین
وہ بگڑتا تو ہم بناتے کیا

صدمہ حاصل ہوا الم لائے
اور کوچہ سے اوسکے لاتے کیا

شیخ جی کہتے ہین غنا کو حرام
اون سے پوچھو تو ہین بہگاتے کیا

لاغری سے کفن مین تہا ہی مین
میری میت کو وہ اوٹھاتے کیا

خاک اوس کوچہ کے نہ لا رکہتے
تو سخنی قبر مین بچھاتے کیا

جائے وان باد صبا ہمکو کیا
اون کو بتلائے ہوا ہمکو کیا

جا دل اوس زلف مین جا ہمکو کیا
شامت آئے کہ بلا ہمکو کیا

سامنا دیدۂ تر کا نہ کرے
یون برس جائے گھٹا ہمکو کیا

کیون لبونکو یہہ ابھی جنبش تہی
مونہہ ہی مونہہ مین یہہ کہا ہمکو کیا

دیکھیں کہتا ہے خدا حشر کے دن
تمکو کیا غیر کو کیا ہمکو کیا

کیجئے ذبح ہمین بسم اللہ
خود ہی پچھتائیگا ہمکو کیا

مثل شیطان اوسے بہگا مین رقیب
توبہ لاحول ولا ہمکو کیا

گالیان دینے لگے کیون سنکر
تو نہ اب دینگے دعا ہمکو کیا

سُن ہو آرزو کہ اس مرنے پر
کہتی ہے خلق حسنہ ! ہمکو کیا

آج مدفن پہ سخن کے ہے
کیا کہین رنج ہوا ہمکو کیا

۱ — ۹

ردیف ب

رخ روشن دیکھائے صاحب
شمع کو کچھ جلائے صاحب

روح ہو کر سمائے صاحب
میرے قالب مین آئے صاحب

شیخ جی ہو تمھین سرود حرام
آپ اپنی نہ گائی صاحب

وصل کی شب قریب آئی ہے
اب نہ مہندی لگائے صاحب

خون عشاق ہے معافی مین
شوق سے پان کھائے صاحب

مین تجلی طور دیکھون گا
آج کوٹھے پہ آئے صاحب

آپ دل مین بگاڑ رکھتے ہین
بس نہ باتین بنائے صاحب

چشم تر رونے پر ہے آمادہ
اور سو کچھ سنائے صاحب

ہو سنہ صبح تو چاہتے ہو سخن تو
تمھین منھ کی نہ کھائے صاحب

۱ — ۷

ردیف پ

سخن سے چھوٹ کر جائینگے گھر آپ
ابھی کچھ خبر بھی ہے ہین کدھر آپ

وہ عاشق ہین کہ مرنے پر ہمارے
کرینگے یاد ہمکو عمر بھر آپ

پری جبین پری جبین کہ ہین
پھرینگے کس لئے بیباک بشر آپ

نہ عاشق ہین نہ ہین معشوق
ادھر ہم بیکلے ہین اور اودھر آپ

دیکھینگے ہم اپنی لاغری بھی
ابھی ٹوٹینگے اپنی کمر آپ

میرے نالے اگر سننے کا ہے شوق
تو صاحب ٹھہرئیے گا نیم شب آپ

رسائی اوسکے زلفون تک ہوگی
سخی سے بے فایدہ مارین نہ سر آپ

ردیف ت

وہ دلبر بھی اگر بن کے آئیگی رات
ہمین سب سے تمھارے نہ بھائیگی رات

ہمین ہجر مین خون رلائیگی رات
ہمارے لہو مین نہائیگی رات

بہت خواب غفلت مین دن چڑھ گیا
اوٹھو سونے والو پھر آئیگی رات

ہم اوس سے زیادہ سیہ بخت ہین
ہمین تیرگی کیا دکھائیگی رات

نہ ٹالے ٹلیگا یہہ روز فراق
قسم آج آنیکی کھائیگی رات

سخی ارکے بیٹھی ہے گھر پر مرے
بس اب جان ہی لیکے جائیگی رات

نہ بچپن مین کہو ہمکو کڑی بات
نہ کھلاؤ کہ چھوٹا منہ بڑی بات

سنو تو گوہر دندان کی تعریف
ابھی ہو جاے موتی کی لڑی بات

بڑے اندھیر کی تزئین ہے آج
نہ ہونے دیگی مسی کی دھڑی بات

جہان اغیار انکے پاس بیٹھے
وہین بس ہو گئی کوئی گھڑی بات

پیام وصل پر وہ ہو گئے ترش
غضب آیا کھٹائی مین پڑی بات

ہم اون سے آج کا شکوہ کرینگے
اوکھاڑینگے وہ برسون کی گڑی بات

طبیعت اونکی ہے کچھہ اوکھڑی اوکھڑی
کسی نے پھر وہان میری جڑی بات

یہ کس مژگان کی برچھی کا تھا مذکور
انی ہو کر کلیجہ مین اڑی بات

سخی وہ یون تو بولینگے نہ ہمسے
کبھی ہو جائیگی دھو کے دھڑی بات

گفتگو ہو بی زبان بہت
ہین لگائے رقیب کان بہت

کیون نہ گردش اوٹھائے جان بہت
ایک مین اور آسمان بہت

گالیون کی روش کو کم کیجے
آپکی چلتی ہے زبان بہت

دل کلیجہ و مغز سینہ و چشم
اون کے رہنے کے ہین مکان بہت

ماہ سا رخ سخی کو دکھلایا
آج تو تھے وہ مہربان بہت

ردیف ٹ

ترے تیور مین اونکی ہے بڑی ہٹ
بھلا ہو ان تیورون سے جاچکی ہٹ

جوانی مین مزاج اونکا نہ بدلا
وہی بچپن کی خو ہے اور وہی ہٹ

نہ پوچھو کون آیا دفن کے بعد — گئے جب قبر پہ ہے آدمی ہٹ
بھلا کسطرح کوئی پاس بیٹھے — کہا کرتے ہیں وہم ہر گھڑی ہٹ

سخی ہمکو شب ہے چپکے ہیں تپ
لپٹنے مین وہ کہتا ہے ابھی ہٹ

ردیف ث

خیر سے بات ہو ہمیں کیا بحث — یا ملاقات ہو ہمیں کیا بحث
کرم و لطف غیر پر دو کرین ہو — ترک عادات ہو ہمیں کیا بحث
آگے تو خاطر رقیب نہ تھی — اب مدارات ہو ہمیں کیا بحث
رخ روشن چھپا ہین زلفوں مین — دن کہی اب رات ہو ہمیں کیا بحث
منع کرتے ہو ہم نہ روئین گے — لو نہ برسات ہو ہمیں کیا بحث
کیون کہین ہم رقیب کو نہ چھوئین — ہات مین ہات ہو ہمیں کیا بحث

ہم تو ہین محو روی زلف سخی
دن ہو یا رات ہو ہمیں کیا بحث

ردیف جیم

چاند دیکھون کدھر ہوا ہے آج — میرے گھر آپ نے کیا ہے آج
دل کا بیفائدہ گلا ہے آج — کل کب اچھا تھا جو برا ہے آج
بت خوش رو کا سامنا ہے آج — دل شوریدہ کا خدا ہے آج

دیکہو قلعی کہلے گی صاف اسکی
آینہ اوسکے مونہہ چڑہا ہے آج

شب وعدہ جو آنے والی ہے
دن سے فرط تپش اٹھا ہے آج

دلکو کس نے دکہا دیئے گیسو
اک بلا مین یہہ مبتلا ہے آج

خط نہ لیجائیگی صبا اونکا
میری بگڑی ہوئی ہوا ہے آج

سخت تشویش مین پڑی ہے جان
کل وہ آئین گے اور قضا ہے آج

بار بار اوسکی زلف چہوتے ہین
کیا رقیبونکا سر پہرا ہے آج

دیکہنے جاتا ہے ادا اونکی
اے سخی کیا تری قضا ہے آج

ردیف - چ

بند افراط سے ہین خار کے پیچ
کیا کہلینگے ترے حسن گفتار کے پیچ

کیا پسند آئین مجہے ہار کے پیچ
یاد ہین گیسوے خمدار کے پیچ

کشتی ہو غیر جو وہ زلف چہوے
ابہی وسے مارتا ہون مار کے پیچ

نذر مقتول کی ہے اے قاتل
رگ جان میان مین تلوار کے پیچ

اوسے بات ضمیر اودہر طرف
کون سمجھے ترے گفتار کے پیچ

چل سکے انکہیلیونکی چال وہ شوخ
ہمکو دکہلاتا ہے رفتار کے پیچ

نام کا کام نہ ہمنام سے ہو
کیا بند ہین دامن کہسار کے پیچ

کالی ناگن کا وہ کرتے ہین سنگہار
جعد مین باندہتے ہین یار کے پیچ

کھیلنے میں نہیں جاتا ہے حجاب	لوٹتے ہیں آپ سے دیوار کے بیچ

کام کس طرح نہیں ہیں آتا عبث
اے ہجری ہاتھ دو درمیان کے بیچ

ردیف ح

پھر الجھتے ہیں وہ گیسو کی طرح	پھر کھچی پھرتی ہیں وہ ابرو کی طرح
شہر و دشت میں کہاں گھر لیا	دشت میں رہتے ہیں آہو کی طرح
حسن اور عشق کو آؤ تو لیں	دونوں آنکھوں سے ترازو کی طرح
مجکو آنکھوں میں جگہ دو جب تک	پھر گرا دیجیو آنسو کی طرح
نہ کہوں گا کہ سنوارو زلفیں	پھر الجھ جائیگے گیسو کی طرح

اے ہجری پھرتی ہے گلشن کی کل
سامنے آنکھ کے جگنو کی طرح

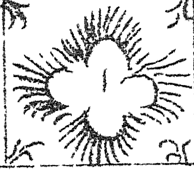
ردیف خ

عشق کرنے میں دل بھی ہے کیا شوخ	سینکڑوں میں سے ایک چنا ہے شوخ
یہ بھی شوخی سی نکالی ہے	آج دشمن سے کچھ خفا ہے شوخ
اپنی آنکھوں میں نہ تا دن رکھکر	میں نے عفو اوسکو کر دیا ہے شوخ
اشک خونیں میرے دیکھکر بولے	اس سے تو کچھ مری حنا ہے شوخ
آنکھ سے گرکے گود میں مچلا	طفل اشک کیا ہو گیا ہے شوخ

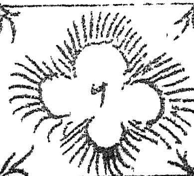
بوسہ ہر وقت رخ کا لیتا ہے — کس قدر گیسوے دوتا ہے شوخ

جھیڑتی ہے تمہارے زلفونکو — کس بلا کی مگر صبا ہے شوخ

بر مین آینہ کے لیا نہ قرار — جانمن عکس بھی ترا ہے شوخ



پھر گئی دور سے دیکھا کے جھلک
ہجر مین ہے سخی قضا ہے شوخ



ردیف - دال

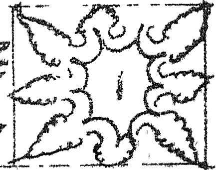
بام پر آتا ہے ہمارا چاند — آسمان سے کرے کنارا چاند

آپ ہی کے تلاش مین صاحب — گردشین کرتا ہے گوارا چاند

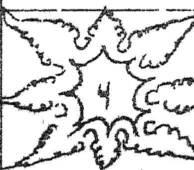
خال اور رخ سے کسکو دون نسبت — ایسے تارے نہ ایسا پیارا چاند

آگ بھڑکی جو آتشین رخ کی — ابھی اوڑ جا ہوکے پارا چاند

ہوسنے تو جو مقابلہ اون سے — غل کرینگے ملک کہ ہارا چاند



چرخ سے اونکو تاکتا ہے سخی
جائیگا ایکروز مارا چاند ہو ہو



ردیف - ڈال

گل کو کیا کیا نہین ہے یار گھمنڈ — تو بھی کر میرے گلعذار گھمنڈ

جبر سہنا ہمین قبول ہوا — کر لیا اوس نے اختیار گھمنڈ

کون پامال کر گیا اوسکو — گر رہا ہے مرا غبار گھمنڈ

آج گریبان تک نہ یار آیا | پھر نہ ہچشم انتظار گھمنڈ
دیکھو یہ سخت غرور اسکے ہیں | اب کرونگا نہیں شمار گھمنڈ

دل میں مطلق غرور ہے نہ سخی
صاف کہو تا ہے اعتبار گھمنڈ

۱۰

ردیف ذال

جیتے ہیں گردن وہان شراب لذیذ | دل سوزان یہاں کباب لذیذ
لب شیرین کے بوسے باقی ہین | ہم نے دیکھا ہے آج خواب لذیذ
دہن زخم ہونٹ چاٹتے ہین | اوسکی تلوار مین ہے آب لذیذ
کہان تلخی کہان یہ میٹھے پن | اوس عرق سے ہے کب گلاب لذیذ
اوسکے سیب ذقن کے عاشق ہین | ہوگا محشر کے دن حساب لذیذ
میٹھی باتون مین وصل کا انکار | ہے نئے طرح کا جواب لذیذ
کیسے شانے کے دانت پیچ ہین | ہے جو وہ زلف مشکناب لذیذ
ترشیان کس مزے مزے کی ہین | ہے ہمین یار کا شباب لذیذ
مرنہ جاے صنم مریض ہجر | شربت وصل سے شتاب لذیذ

ہو سکیگا نہ وصف سیب ذقن
اے سخی ہے یہ بے حساب لذیذ

۱ ۸

ردیف (ر)

کرتے ہین خون پان کھا کر — اوس پر باتین چبا چبا کر

تو جاتی ہے وان ہوا ہین آکر — اے باد صبا نہ یون اوڑا کر

بیٹھین میرے پانون پر وہ آکر — کیون دون نہ دعائین ہاتھ اوٹھا کر

کچھ اور ہو بگڑتی ہے طبیعت — نکھرے بیطور ہو خفا کر

آہین بیفائدہ کہان تک — اے پیر فلک ذرا سنا کر

بے دفن کئے لحد نہ چھوڑو — جانا ہمین خاک مین ملا کر

زاہد مجھسے چھوٹے گا وہ بت — توبہ توبہ خدا خدا کر



وحشت ہے سخی کو ہند مین اب
اے دل چل عزم کربلا کر



ہجر مین میرا حال ہے کچھ اور — زندگی پر خیال ہے کچھ اور

تم تو بوسے پہ ٹالتے ہو مجھے — اجی میرا سوال ہے کچھ اور

خط کا قاصد لفافہ بند نہ ہو — ابھی لکھنے کو حال ہے کچھ اور

تھا حنا سے جو شوخ میرا خون — بولے یہہ لال لال ہے کچھ اور

صاف ہیسے ابھی نہین ہین وہ — دلپہ گرد ملال ہے کچھ اور

آگے ہوتا تھا ضبط صدمۂ ہجر — اب طبیعت کا حال ہے کچھ اور

غیر ذلت خرابی رسوائی — عاشقی کا مآل ہے کچھ اور

نقد دل لیکے مجھسے کہتے ہین

کیون سخی پاس مال ہے کچھ اور

ردیف ڑ

گالی دیکے نہ میری جان بگڑ
اسطرح جائے گی زبان بگڑ

بل نہ ابرو کو دیجیے صاحب
کہین جائے نہ یہ کمان بگڑ

غیر سنئے رقیب کی باتین
جائینگے آپ ہی کی کان بگڑ

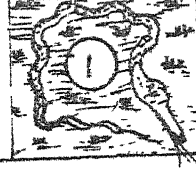
مین تجھے پھر نہین دکھاؤنگا
دیکھ مجھسے نہ آسمان بگڑ

میرا خالق اونہین بنائے ہے
غم نہین جائے سب جہان بگڑ

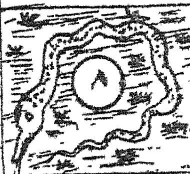
فلک پیر کی عداوت سے
کیسے کیسے گئے جوان بگڑ

اب لحد میری ڈھونڈنے آئے
جب گیا قبر کا نشان بگڑ

آئے گھر مین ہم عزیز ہو سکے
اسمین جاتی نہین ہے شان بگڑ



ہم سے اور جن سے نباہ سخی
پھر گیا ہے وہ بدگمان بگڑ



ردیف ز

اوسکو ہوگی نہ مروت ہرگز
جی کی نکلیگی نہ حسرت ہرگز

مرض عشق نے گھیرا ہے طبیب
اب نہ سنبھلیگی طبیعت ہرگز

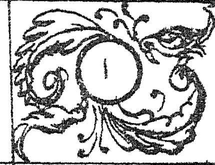
تمکو تکلیف ہی ہوگی ناصح
ہم نہ مانینگے نصیحت ہرگز

اوسکے قامت سے جو ہوتا تہا ہوا
اب نہین خوف قیامت ہرگز

میری الفت کی یہہ تعلیمین ہین
اونکو آتی نہ عداوت ہرگز

دل نہ پہیروہین نہین پہینکا
اب نہین تجکو ضرورت ہرگز

نقد دل دے سکے دریا پڑا
ہون نہ پائے تو درد دولت ہرگز



اوس مسیحا کی جدائی ہین سخی
زندگی کی نہین صورت ہرگز



ردیف س

کون سا رخ ہے اے بہار نفیس
دیکہہ تو پہول ہین کہ یار نفیس

خار سے میرا جسم زار نفیس
اور گل سے وہ گلعذار نفیس

چشم میگون کی جب سے الفت ہے
ہوگئین مشہور بادہ خوار نفیس

کوئے جنت سے آئے تو پوچہون
وہ ہے بہتر کہ کوئے یار نفیس

ہوکے رنگین خون پا سے مرے
گل سے بہی ہوگئے ہین خار نفیس

کون پامال کر گیا اوسکو
ہوگیا ہے مرا غبار نفیس

ق

وصل کی شب ہی خیال یہ دل
ہو ہراک چیز بے شمار نفیس

باغ معقول ہو کہ ہون جسمین
کولے نارنگیان انار نفیس

روشین بہی مزے مزے کی ہون
جن پہ پہولونکی ہو بہار نفیس

اور ہون اپنے اپنے موقع پر
حوض فوارے آبشار نفیس

بیچ مین اوسکے ایک بنگلہ بہی
ہو سجا اور قطعدار نفیس

میز کرسی مسہری گنجفہ پلنگ
روشنی کی ہو کچھ ہو اگر نفیس

شیشہ آلات فرش چاندنی ستون پردے
آئینے نیچے دو ... نفیس

اور پھر کرسی خوابہ رنگ برنگ
کمرے ہو ایک قطعہ نفیس

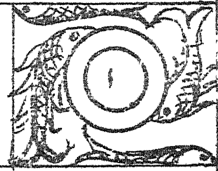
سامنے ہوں ہرے ہرے ساغر
دیکھکر ہمین خمار نفیس

میوے مصری کباب ہوں موجود
ایک کشتی میں خوشگوار نفیس

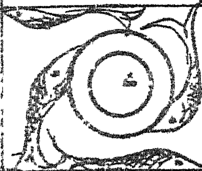
شیشیاں عطر کی بھی رکھی ہوں
اور گلدستے پھول ہار نفیس

ہو شب ماہ زیر نمگیرہ
کمرے منقش کیے ہوں تار نفیس

رہ نہ جاے غرض کوئی سامان
ہے نہایت مزاج یار نفیس



بس سخی طول دینے سے حاصل
شعر یوں تو کہیں ہزار نفیس



ردیف ش

بندہ ہے کوچۂ حضور سے خوش
جلے جنت میں ہو جو حور سے خوش

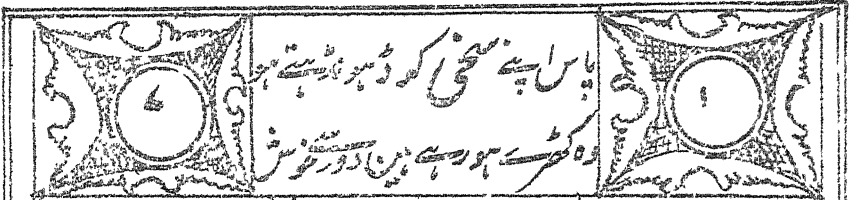
ہم تو ہیں پاس آپکے نور سے خوش
مدبر ہم سے زیادہ دور سے خوش

اونکے ہاتھوں دیا لی ہے تعزیر
آج جی ہو گیا قصور سے خوش

تن کے سینہ ابھار کے چلنا
ہمتو رہتے ہیں اس غرور سے خوش

ہمتو ہیں بام یار سے راضی
اور موسے ہیں کوہ طور سے خوش

نہ دیکھا صفائی گردن کی
جی کو کر لینگے ہم بلور سے خوش



ردیف ص

ایک ادا ہو جفا کی کیا تخصیص
یون مرین ہم قضا کی کیا تخصیص

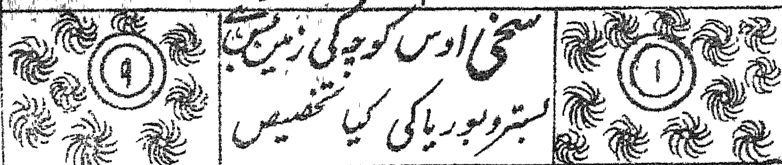
پان کیون آپ کہا نہین لیتے
میرے خون مین حنا کی کیا تخصیص

جس سے چاہین وہ تنکے چنوائین
عاشق و کہربا کی کیا تخصیص

نہ اوٹھیگی نقاب یون نہ کہین
انہین شرم و حیا کی کیا تخصیص

ہم بہی الفت کی راہ جانتے ہین
خضر رہنما کی کیا تخصیص

آپ پامال کیون کرین مجہے
توسن بادپا کی کیا تخصیص



ردیف ض

رہا کرتا ہے ہمسے یار ناراض
اسکو کہتے ہین بیکار ناراض

نہ ہو دشمن بہی اے یار ناراض
طبیعت پائی ہے دشوار ناراض

گوارا ہمکو خاموشی نہین ہے
وہ ہوتے ہین دم گفتار ناراض

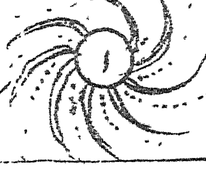
چورائی آنکہ تب ہمپر کہلا یہہ
کہ ہے بیمار سے بیمار ناراض

یہہ کالونجین لگے رہنا نہین خوب
کرینگے کیسے سے خدا ناراض

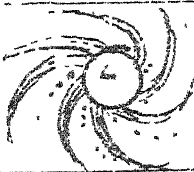
عجب یہہ قاعدہ دنیا سے دیکھا — کہ مین دوجا رخوش و ناز راض

رہینگے اب جدا ہست آلیون مین — بیابان سے ہے بہتین خانہ رسن

فراق یار صدمہ دے نہ دل کو — ارے ہوگا مرا غمخوار ناراض



سخی اوس شوخ کو یوسف نہ کہنا
کہین ہوگا سر بازار ناراض



ردیف ط

پڑھ نہ لے غیر کہیکے اپنا خط — دیکھ قاصد یہہ ہے پرایا خط

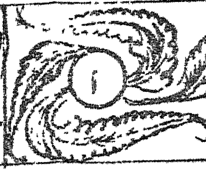
باندھکر پر مین اک کبوتر کے — آج بہیجو لگا بالا بالا خط

بدر کو جب گہن لگا ہوتے — مجکو اوس رخ کا یاد آیا خط

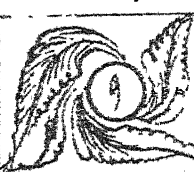
وصف زلف سیاہ لکھنا تہا — لکھنے دیتا نہین ہے سودا خط

ابھی پہینکو رقیب کا نامہ — نہ عبارت بہلی نہ اچہا خط

دیکھنا شوق آمد قاصد — کوئی آنکھ مین کہتا ہون لا خط



اے سخی ہجر کی کدورت مین
ہے بخط غبار لکھنا خط



ردیف ظ

عشق ہے یار کا خدا حافظ — امرد شوخ کا خدا حافظ

پیچ مجھ پر پڑے جو پڑتا ہو — زلف خمدار کا خدا حافظ

سر جو ٹکراتا ہون تو کہتے ہین
میری دیوار کا خدا حافظ

سر فرشتون کی جسم بند نہ پڑے
اوسکے تلوار کا خدا حافظ

دفن ہم ہو چکے تو کہتے ہین
اس گنہگار کا خدا حافظ

دشت چھوٹا تو آبلون سے کہا
یان کے ہر خار کا خدا حافظ

بات کرتے نہین ہونٹ اٹھتے ہین
ایسے تکرار کا خدا حافظ

بلبلین قید باغبان غافل
گل زردار کا خدا حافظ

۱ گر مصحفی کو ہے عشق کا آزار ۹
ایسے بیمار کا خدا حافظ

ردیف ع

ہے جو اوس ابروے خمدار کی قطع
ایسی دیکھی نہین تلوار کی قطع

کیا بنائیگی پری یار کی قطع
سہل ہے میری طرحدار کی قطع

چشم گریان میری دیکھی تو کہا
صاف ہے ابر گہربار کی قطع

چاک کی گل نے قبا حسرت سے
دیکھکر پیرہن یار کی قطع

حشر مین بار سے عصیان کا
دیکھنا اپنے گنہگار کی قطع

صف کی صف رہتی ہے مشتاقونکی
در دلدار پہ دیوار کی قطع

واہ رے کو سم گل کی تاثیر
اور ہی ہو گئی گلزار کی قطع

ہاتھ مین جام بغل مین بوتل
اب تو یہ ہے ترے میخوار کی قطع

کہتے ہیں ہاتھ میں لیکر کانٹا
بس یہی ہے سخی زار کی قطع

ردیف غ

ہجر میں ہے مثال داغ چراغ	کہو لیجائے آکے زاغ چراغ
لب ساغر پہ ہے رخ روشن	دیکھ لو بن گیا ایاغ چراغ
داغ دل لیچلے ہیں صحرا میں	اب جلیگا میان راغ چراغ
آپ نے کیون کیا اوسے روشن	اب کریگا بہت دماغ چراغ
اوسکے چہرہ سے کیا بھلا نسبت	چہرہ چہرہ ہی ہے چراغ چراغ
وہ چلا اوسکے بزم ہاتھون ہاتھ	یار کا پا گیا سراغ چراغ
شب بھر اوس شمع رو کی خدمت سے	صبح کو پائیگا فراغ چراغ

حکم سے اوسکے کیا بعید سخی
آکے روشن کرے کُلاغ چراغ

ردیف ف

تمھارے پاس ہے خنجر تو کیا لطف	چلا میرے نہ گردن پر تو کیا لطف
کبھی جنت میں نیند آئیگی بے یار	جو سونیکا بہی پایا گھر تو کیا لطف
جو روتا تو کچھ آنسو ہی ٹپکتے	ہوئیں فرقت میں آنکھیں تر تو کیا لطف
ہمارے شور سے کچھ ہوگی رونق	بغیر اوسکے ہوا محشر تو کیا لطف

علی دین اک ساغر بھی ہے ٹھیک
جو یون ہی پہونچے لب کو تر تو کیا لطف

وہی آخر فنا آخر فنا ہے
ہوئے ہم مثل اسکندر تو کیا لطف

شراب ناب گر اوس مین نہیں ہے
جواہر کا ہی ہو ساغر تو کیا لطف

سبوون کی نزاکت ہی نہ مانی
مگر دل کے ہوئے پتھر تو کیا لطف

(۲)
سخی بیکار ظاہر کی عبادت
نہ ہو دلمین خدا کا ڈر تو کیا لطف
(۶)

عاشق زار ہین قصور معاف
دل سے ناچار ہین قصور معاف

جسم و ابرو کے لومین جان گیا
آپ بیزار ہین قصور معاف

یہہ بہوین آپ کی معاذ اللہ
ننگی تلوار ہین قصور معاف

ان گناہون سے ای مری خالق
ہم گران بار ہین قصور معاف

بوسے لینے کا گلا ہے بیجا
ہان گنہگار ہین قصور معاف

(۱)
ہو سخی سے نہ گھری فرمایش
ہی بیکار ہین قصور معاف
(۷)

ردیف ق

مجھے اوسکی محبت سے تعلق
اوسے میری عداوت سے تعلق

اوٹھین کوہ الم اور بار غم کیا
یہہ سب کہتے ہین طاقت سے تعلق

کہان مین اور کہان وہ فتنہ قامت
ہوا ہے کس قیامت سے تعلق

اوسنے نقد دل لوٹا تھا میرا
جو پوچھا پھر کسی دن آئیگا ہو
نظیر اوس بت کا سمجھیں نقش گنہگار

کبھی تھا خود بدولت سے تعلق
تو بولے ہے یہ فرصت سے تعلق
ہمین تو اوسکی وحدت سے تعلق

۲
سخی عمدہ ہین کیسی شعر گوئی
یہی فن رکھتا ہے راحت سے تعلق
۵

آئی دنیا مین آسمانسے دق
قبر تو تو ذرا سی راحت دے
ایسی پیری مین گردشین کرتا
لب شیرین کی چاہ جب سے

اب چلی گور مین جہانسے دق
آئے تھے ہو کے ہم مکانسے دق
ہے فلک بہی کسی جوانسے دق
ہو رہا ہون مین اس زبانسے دق

۱
تپ فرقت مین پھک رہا ہی دل
ہو گیا ہون سخی مین جانسے دق
۱۳

ردیف کاف

دہ دیکھاتے ہین ادا ایک ایک
راتدن کی یہہ اطاعت میری
سب ہی بہتر ہے صنم بہی اچھا
یاد جعد سیہ و کاکل مین
زلف سے مشک کو دیدی نسبت

روز کرتا ہے قضا ایک ایک
اوسپہ رہتا ہے گلا ایک ایک
ورد ہو نام خدا ایک ایک
سر پہ رہتی ہے بلا ایک ایک
ہوہی جاتی ہے خطا ایک ایک

شوق مین دیدۂ گریان کے میرے / روز اٹھتی ہی گھٹا ایک نہ ایک

پان اونکا تو تھکاتا ہے لہو / خون کرتے ہی حنا ایک نہ ایک

زخم کے بامیر سے مرجانے کے / اوڑتی رہتی ہے ہوا ایک نہ ایک

شربت وصل پہ موقوف نہین / روز ملتی ہے دوا ایک نہ ایک

تیغ ابرو کو ہے جنبش بے طور / آج کٹتا ہے گلا ایک نہ ایک

کوچۂ یار مین آنا نہین خوب / گل کھلائیگی صبا ایک نہ ایک

بت سے رہتا نہین یہ گھر خالی / بھیجدیتا ہے خدا ایک نہ ایک

۱

یاد رہتا ہے سخی لیل و نہار / ماہ رخ مہر لقا ایک نہ ایک

۱۲

ردیف گاف

آہ سوزان کی بھی ملائین آگ / اور دوزخ مین کچھ بڑھائین آگ

خانۂ دل مین کیون لگائین آگ / اب بجھانے کو بھی وہ آئین آگ

دل سے نالے ہمارے لائین آگ / دیکھتے ہو تمھین دکھائین آگ

کیا جلاتی ہین گرمیان اون کی / پانی مانگون تو گھر سے لائین آگ

ہجر مین سوز غم نہین بجھتا / اس سے بہتر یہی کہ کھائین آگ

آہ سوزان نکل تو سینہ سے / گنبد چرخ مین لگائین آگ

بے قضا توپ کی بھی چل نہ سکے / رنجک اوڑ جائے گر بتائین آگ

دل مرا دیکھکر لگے کہنے | ایسے دل کو تو ہم لگائین آگ

ق

آہ سوزان سے خاک کرتا ہون | کہدو دوزخ کی اب بچائین آگ

سنگ مرقد پہ ہو مرے کندہ | جسکو پڑھ کر گھرونسے لائین آگ

عاشق شعلہ رو کی تربت ہے | لوگ پہولون کی جا چڑہائین آگ

۱ بس سخی اس زمین کو چھوڑ دو | بجہ گیا جی کہانسے لائین آگ ۹

ردیف ل

اون کی قسمت کا تہا ہمارا دل | لیگئے آج پیارا پیارا دل

اوسکا پہر کرتا ہے نظارا دل | ہائے تو نے تو مجھکو مارا دل

کس سے اب پوچھون کون بتلائے | یا الٰہی کدہر سدہارا دل

لاؤ پہلو کو آج چہید بہی دون | کر بہی بے یار کا نظارا دل

بت پرستی کو شیخ سے اولجھا | ہے یہہ اللہ کا سنوارا دل

اجی پہلو سے آپ کا جانا | نکرے گا کبہی گوارا دل

بند کیون سیل اشک ہجر مین ہے | تو ہی کیا کر گیا کنارا دل

جا سے سینے مین دماغ کی راہ | کر رہا ہے بہت اشارا دل

۱ اے سخی اون کی باتون مین آکر | دیدیا ہمنے اپنا پیارا دل ۷

ردیف میم

یار کی گیسوے دوتا کی قسم | کیا کہون ہے یہہ کس بلا کی قسم

ہمین شرمندہ روے رنگین سے | گل بہلا کہائے تو صبا کی قسم

ہمین میری قضا تمہارے ہاتھ | لو بہلا کہاؤ تو ادا کی قسم

وصل کی شب مین بہی نقاب کی قید | موںہہ دکہاؤ تمہین حیا کی قسم

ہجر مین موت کیون نہین آتی | کہا گئی روح کیا فنا کی قسم

وجہ پوچھے جفا کے تو بولے | ہم حسینون مین ہے وفا کی قسم

۲ — تہرتہراتا ہون روح کانپتی ہے | اے سخی سنکے مرتضے کی قسم — ۱۲

شرمندہ لحد مین جائینگے ہم | پہر موںہہ نہ کہین دکہائینگے ہم

اس بات پر زہر کہائینگے ہم | مرنے پہ تو یاد آئینگے ہم

جل جل کے تمہین جلائینگے ہم | لو شمع سے اب لگائینگے ہم

دلکو مرے دیکہکر وہ بولے | کچہہ آج یہان چرائینگے ہم

اولٹے ہمکو منائے گا وہ | جب حشر مین روٹہہ جائینگے ہم

اے روح نکل کے پہر بہی آنا | کچہہ دلکی خبر منگائین گے ہم

دریا کو بہول جائے گا | آنسو اپنے دکہائین گے ہم

گلشن فردوس دیر کعبہ | اب وہان سے کہین نہ جائینگے ہم

دل تمکو پسند ہے تو لیجاؤ — قیمت نہ ابھی بتائینگے ہم

آہٹ میری پاکے بولے اندر — باہر ہی رہو نہائینگے ہم

آسے اٹھی اوسے یہہ کہتے — اب جائیگی گھر پھر آئینگے ہم

واسوخت کی طور پر غزل پھر — اب تمکو سخی سنائینگے ہم

گلشن مین تجھے جلائینگے ہم — لالے پہ داغ کھائینگے ہم

ہر سرو چمن کے یاد کرکے — قد کو تیرے بھول جائینگے ہم

باغوں مین روش روش پہرینگے — کوچہ مین تیرے نہ آئینگے ہم

بھیجینگے صبا کو باس گل کے — اب تجھکو ہوا بتائینگے ہم

نرگس پہ نظر پڑا کرے گی — تجھکو آنکھین دیکہائینگے ہم

دل مین کلنٹے چبہا چبہا کر — مژگان کی خلش مٹائینگے ہم

چہوڑی ہے زلفونکی اب محبت — سنبل پہ نہ پیچ کھائینگے ہم

ہنستے تھے بر نہ مانا کچھ — گلشن مین کبھی نہ جائینگے ہم

مومن کی غزل سخی سناؤ — تب اپنی غزل سنائینگے ہم

یار کے آگے کس شمار مین ہم — اے سخی تین مین نہ چار مین ہم

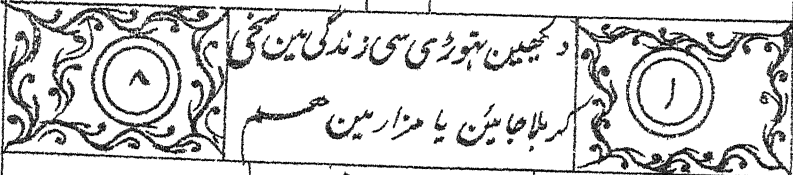
خوب جلگئے تھے ہجر یار مین ہم — ہوکے بیکس سو رہے مزار مین ہم

حسن اور عشق مین نہین ہے چھپتے — لاکھہ مین یار اور ہزار مین ہم

دشمنون کو ذلیل کرتے ہین — ہو کے داخل مزاج یار مین ہم

موت فرقت مین آگئی آخر — جیتے تہے جسکے انتظار مین ہم

جسکو دامن سے اوسنے جہاڑ دیا — ہاے شامل تہے اوس غبار مین ہم



دیکھین تہوڑی سی زندگی مین سخی — کربلا جائین یا مزار مین ہم

ردیف نون

مسکراہٹ ہے یہہ جاہل تو نہین — گہر سے واعظ کہین فاضل تو نہین

تم نہ آسان کو آسان سمجہو — ورنہ مشکل میری مشکل تو نہین

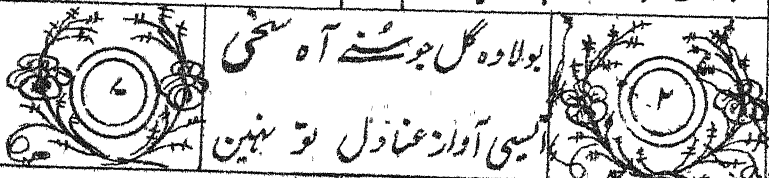
کیا سنبہالے میری دلکا لنگر — زلف ہے کچہہ وہ سلاسل تو نہین

آج مین دلکو جدا کرتا ہون لو — دیکھئے آپ سے قابل تو نہین

زلزلہ مین جو زمین آتی ہے — یہہ بہی اوس شوخ کے بسمل تو نہین

درد کو گردہ تڑپنے کو جگر — ہجر مین سب ہین مگر دل تو نہین

ہڈیان کہانے کو کہاتا ہے ہما — سگ جاناں کے مقابل تو نہین



بولا وہ گل جو سُنے آہ سخی — ایسی آواز عنادل تو نہین

اونکو نفرت اسے کیا کہتے ہین — ہمکو رغبت اسے کیا کہتے ہین

نقد دل بیکے ہمارا نہ بنا ہو
خود بدولت اسے کیا کہتے ہین

روز فرقت بہی تو ہے طول بہت
اے قیامت اسے کیا کہتے ہین

ہر پری رو پہ تجہے آجانا
اے طبیعت اسے کیا کہتے ہین

غیر کو بزم مین جہٹلا لینا
ہمکو رخصت اسے کیا کہتے ہین

ایک تو عشق کا صدمہ تجہکو
اور یہ فرقت اسے کیا کہتے ہین

نقد دل عشق مین دیتے ہین سخی
اے سخاوت اسے کیا کہتے ہین

منکشف عاشقی کا راز نہین
یون تو گاتے نہ تہے کہ ساز نہین

ابہی کم سن ہین امتیاز نہین
اب نہ ہو بیرے دلنواز نہین

وہ ہی اپنے کمر پہ نازان ہین
ناتوانی پہ ہمکو ناز نہین ہو

دلکو گہایل کرینگے مژگان سے
اور کہینگے مین نیزہ باز نہین

روحین کیون جمع ہو رہے ہین یہان
کوچۂ یار ہے حجاز نہین ہو

کیون یہ چڑہا جہالی محرم کے
ابہی عاشق کا ہاتہہ باز نہین

غیر ہی سے رہیگی راز کی بات
کیا مجہے آپ سے نیاز نہین

کام بگڑین سخی تردد کیا ۱۲
میرا اللہ کارساز نہین

حور مین حسن یہ مین نور نہین
آپ کا مثل دور دور نہین

قطعہ

کہئے کتنے دن رہا انکار
ہو سے لینے مین مجھسے کیون بگڑے

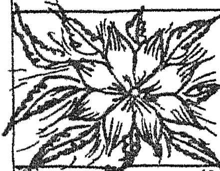
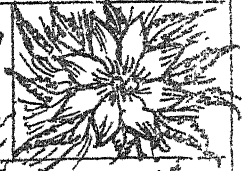
اب نہ فرمایئے حضور نہین
دل سے کہئے میرا قصور نہین

شیشۂ دل یہہ مجھسے کیا مانگا
ٹوٹا پھوٹا تلف ہوا کب کا

واقف اس حال سے حضور نہین
اب تو سینہ مین ایک چور نہین

وہاہین باتین کرین رقیبونسے
ق
گفتگو اس مین اچھے ور نہین

ان سے بہتر ملین گے یان معشوق
لکھنؤ ہے یہہ کانپور نہین

فرد ہین مولوی فریدالدین
بقدرت پر سخی غرور نہین

عاشق اون کے جو ہوتے ہین
حق مین ہم اپنے کانٹے بوتے ہین

نقد دلکا بڑا لقا صاف ہے
گو یا اونکی زمین جوتے ہین

قابل بوسہ ہین ہمارے ہاتھ
پانون ایک مہ لقا کے دہوتے ہین

خواب مین کچھ خیال عاشق ہے
ہاتھ سینے پہ دھر کے سوتے ہین

میرا دل پھیر لینے مین عذر ہے کیا
کچھ وہ اپنے گرہ کا کہوتے ہین

ہر گھڑی آنکھ کیون بدلتی ہے
آدمی ہین کہ آپ توتے ہین




آبلہ دل کا کیا ٹپکتا ہے
کیون سخی پھوٹ پھوٹ روتے ہین

اونسے آنکھین لڑائی بیٹھے ہین
تیر پر تیر کھائے بیٹھے ہین

لو وہ مہندی لگائے بیٹھے ہین
آج یہ رنگ لائے بیٹھے ہین

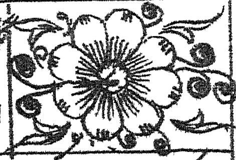
غیر سے آپ چشم ما روشن
ہم بھی آنکھین بچھائے بیٹھے ہین

پر وہ انکھوں سے بھی جو ہے منظور
اونکو دل مین چھپائے بیٹھے ہین

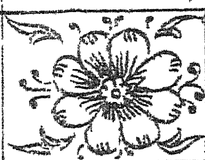
دیکھتے کب وہ شعلہ رو آئے
شام سے لو لگائے بیٹھے ہین

شمع محفل ہوئی چراغ ہجو
اونکو تو وہ جلائے بیٹھے ہین

لب شیرین پہ جان دینے کو
کب سے ہم زہر کھائے بیٹھے ہین



گل سے لب چھوئے سخی ہم نے
اس سے وہ منہ پھلائے بیٹھے ہین



رکھو اوس بت کے نہ قرآن کہین
وہ بھی سچ ہے جو مسلمان کہین

بوجھ بالے کا نہین اوٹھ سکتا
بندی لگائین تو کیا کان کہین

اے بتو تم کو خدا کہتے ہین
اور کیا چھوڑ کے ایمان کہین

کس پری سے وہ نہین ہین بہتر
میرے آگے تو سلیمان کہین

ہمنے اس اشک کو چشمہ باندھا
حضرت نوح تو طوفان کہین

دشت وحشت جسے چاہے پھاڑے
ہم نہ دامن نہ گریبان کہین

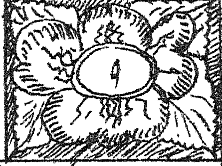


وہ غزل ہو کہ سخی سب شاعر
مرحبا دیکھ کے دیوان کہین



پھر وہ پہلو سے چلے جاتے ہین
پھر میرے دل کھوئے جاتے ہین

حضرت دلکو نہ کوئے رو کے
ہین برسے یہان ہیے بہلے جاتے ہین
نہ ملا ہمکو کفن خوب ہوا
کچہہ نہ لاتی تہے نہ لے جاتے ہین
دشمنون کی ہے طبیعت کیسی
پہنکے کیون آج چہلے جاتے ہین
بیٹھے فتنہ کے اوٹہانے والے
آپ ہی ہین جو چلے جاتے ہین
کل کے بیٹہ روشنے طلب ہین میوے
یہہ کہین آج پہلے جاتے ہین




جسکو رہنا ہو رہے دنیا مین
اے سخی ہمتو چلے جاتے ہین

آئے اون سے آگے جاتے ہین
اپنے ہاتہونسے مونہہ کے کہاتے ہین
آپ گلزار ہین جو جاتے ہین
پہول پہولے نہین سماتے ہین
گرد ہے بلبلون کا آج ہجوم
یدھی پہونکی وہ بڑہاتے ہین
دل ہمارا پتنگ ہے اونکا
گہہ گہٹاتے ہین گہہ بڑہاتے ہین




آج کیا ہے سخی بتاؤ تو
ہم تمہین کچہہ اوداس پاتی ہین

سرفروش ازدہام کرتے ہین
آج وہ قتل عام کرتے ہین
موت کا اہتمام کرتے ہین
زندگی کو سلام کرتے ہین
کنگہی چوٹی مین شام کرتے ہین
دن وہ یوہی تمام کرتے ہین
دختر رز کے ساتہہ عقد ہے یان
توبہ کیا ہم حرام کرتے ہین

کعبہ چھوڑا خدا اخذا کرکے
دیر مین راہم راہم کرتے ہین

دیر مین ملئے گا کہ کعبہ مین ؟
آپ کس جا مقام کرتے ہین

کعبہ ابروے خمیدہ کو ؟
روز جھککر سلام کرتے ہین

ہجر مین اکل و شرب ہے موقوف
نفل ماہ صیام کرتے ہین

کہون کیون کر کہ ہے دہن اونکے
کبھی وہ کچھہ کلام کرتے ہین

ہے ہمین خوف ان گناہون سے
دیکھین کیا انتقام کرتے ہین

جستجو جس کی ہے چمن مین سخی
وہ روش پر خرام کرتے ہین

قبر مین اب گیا دہیان نہین
سچ ہے جب جی نہین جہان نہین

سند بلبل ہی کی زبان نہین
ورنہ گل تو ہلاتے کان نہین

دل نے خو ذالفت کمر کی ہے
اسمین کچھہ میرا درمیان نہین

ابھی کیا کیا سہونگا ہر ج نصیب
ہم نہین ہین کہ امتحان نہین

دیر کیون زاہدون نے چھوڑ دیا
کیا بتون مین خدا کی شان نہین

شمس کیا چمک کے نکلا ہے
آج میرا جو مہربان نہین

بات کیا ہے سخی جو وہ ہم سے
ایسے چپ ہین کہ کچھہ بیان نہین

۱۲ ۹

سخی دیر سے آج آئے ہوئے ہین
کچھہ اونسے اشارے کنائے ہوئے ہین

چراغون سے پوچھو تو محفل مین کسکے
سرِ شام سے لو لگائے ہوئے ہین

کسی ڈر سے وہ کھیلینگے ہولی
ہمین رنگ اپنا جمائے ہوئے ہین

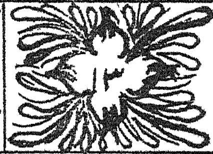
بھلا ہو تیری صبر پروانہ ان پر
یہہ شمعین بہت سر اوٹھائے ہوئے ہین

جنازہ پہ بھی آنے سے ہاتھہ دھویا
وہ پاؤن مین مہندی لگائے ہوئے ہین

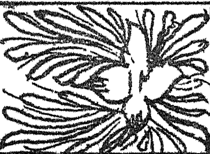
کہین اور یون خون کرتے بھی دیکھا
نئے آپ ہی پان کھائے ہوئے ہین

نہ زیور نہ زر ہے سے دل مانگتے ہین
کلیجہ سے جسکو لگائے ہوئے ہین ۔

عجب بات ہے اونکی سرخی لبین
ہمین شک ہوا پان کھائے ہوئے ہین



سخی کو فلک بیٹھنے کی جگہ دی
زمانہ کی گردش اوٹھائے ہوئے ہین



چاند ہے جیسے تارون مین
آپ ہی ایک ہین ہزارون مین

نام لون کسکا کسکا یارون مین
سو رہے ہین جوان مزارون مین

قبر پر میرے پاؤن رکھہ کے کہا
یہہ بھی تھے میرے خاکسارون مین

زاہدو تم حرم کے حاضر باش
دیر کے ہم امیدوارون مین

سیر مدفن کو کون آیا تھا
مردے بےچین ہین مزارون مین

آچکے ہم نہین ہین حسن پرست
عمر گذری ہے ماہ پارون مین

دل نہین اونکا حال سے کہنے کا
ہے یہہ کم بخت رازدارون مین

آنکھین اونکے لئے ترستی ہین
جو کبھی آتے تھے اشارون مین

حشر کے روز تم کہان ہو گے
ہم تو ہون گے گناہ گار و نہین
اوسکے بستان سے اسکو کیا نسبت
یہہ کچین ہین کہان انار و نہین
شیخ جی کا نماز یون مین وقار
ہم معزز شراب خوارون مین

۱۴
وہان سخی تک تو ہو گئے ناوان
جنکی گنتی تھی ہوشیارون مین
۵

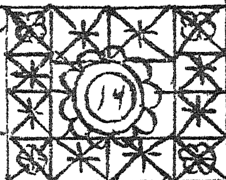
اپنے قاصد کو صبا باندھتے ہین
سچ ہے شاعر بہی ہوا باندھتے ہین
پہر سر دست میرا خون ہو گا
پہر وہ ہاتون مین حنا باندھتے ہین
گٹھری پہولونکی وہ ہو جاتے ہین
جنمین وہ اپنی قبا باندھتے ہین
اچھی دیکھین دل عاشق تو نہین
آپ آنچل مین یہہ کیا باندھتے ہین

۱۵
اے سخی آج تو کچھہ خیر نہین
وہ کمر ہو کے خفا باندھتے ہین
۶

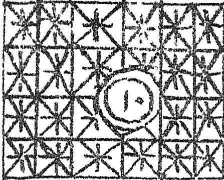
کیون نہ بہائین حضور کی باتین
نور کے آپ نور کی باتین ۱۲
یاد آئین حضور کی باتین ۱۲
سنکی جنت مین حور کی باتین
کچھہ نہین بولتے ہزار کہو
دیکھو اہل فتور کی باتین
وصل کے ذکر پر لگے کہنے
پہر نکالین فتور کی باتین
روز صحبت رہے رقیبون کی
سیکہ لو خوب زور کی باتین
دیکھہ لو آئینہ مین شکل اپنا
اب نہ کرنا غرور کی باتین ۱۲

بدر کچهه اون سے کر رہا ہے عرض
گفتگو غیر سے شباب مین ہے

آج سنتے ہین دور کی باتین
اب تو سیکہو شعور کی باتین

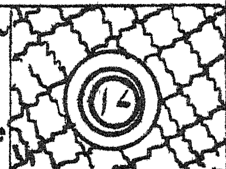


کہنو مین سخی شہ مالے سنگا
ہجانے دین کا سہور کی باتین

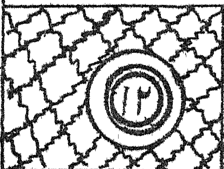


بہار آکر جو گلشن مین وہ گائین
یہہ تم کو دیکہکر گل پہول جائین
ملے رستہ تو سوے چرخ جائین
مثال شمع او سپر لو لگائین
مرے مرنے سے یہہ اندہیر کا سوگ
چمن مین اوس سے ہم حبشی یہہ دیدہ
خدا کے پاس کیا جائینگے زاہد
نزد و پہول کا کس واسطے ہے
مرے لاشہ کو کاندہا دیکے بولے

تو غنچہ ہر طرف چٹکی بجائین
کہ جامہ مین نہ پہر پہولے سمائین
کہانتک اس زمین پر خاک اوڑائین
سحر تک شام سے آنسو بہائین
کہو مسی ملین سرمہ لگائین ۱۲
تری آنکہین نہ نرگس بہوت جائین
گنہگار و نسے جب یہہ بار پائین
میری تربت پہ وہ تیوری چڑہائین
چلو تربت مین اب تمکو سلائین



سخی روتے ہی روتے دم نکلجائے
فراغت ہو کہین گنگا نہائین



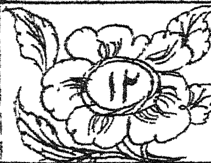
دلمین ہم کسکی چاہ کرتے ہین
اوسکی رحمت سے راہ کرتے ہین

سب ملک ہمسے ڈاہ کرتے ہین
بخشنے کو گناہ کرتے ہین

جس گدا پر نگاہ کرتے ہین | پل مین وہ پادشاہ کرتے ہین
ایک مین جس کا نامۂ اعمال | دو فرشتے سیاہ کرتے ہین
کہدے اللہ اپنے بندوں سے | دل سنبھالین ہم آہ کرتے ہین
اونکو سب طرح کی قدرت ہے | پھر ہمین کیون تباہ کرتے ہین
نہین بت سے معاملہ اپنا | اوس خدا کو گواہ کرتے ہین
کیسا روزہ نماز کیسا اپنی | بندگی کا نباہ کرتے ہین
دیکھکر لوگ حال گورستان | پھر تماشے جاہ کرتے ہین
کوئی پڑھتا ہے جو خبر یہہ غزل | سب ملک واہ واہ کرتے ہین
تیرے ہی منتظر ہین ہم اے موت | زندگی کو گواہ کرتے ہین

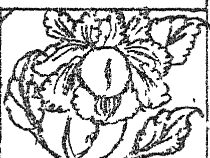


عاشقانہ انہین سناو غزل
جو سخی واہ واہ کرتے ہین

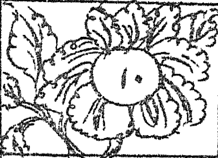


ہم حسینوں کی چاہ کرتے ہین | توبہ توبہ گناہ کرتے ہین
ختم مضمون خط نہین ہوتا | روز دفتر سیاہ کرتے ہین
جو نہ ہو قایل آخر آجاے | شرط بدکر ہم آہ کرتے ہین
ایک ہین عشق مین نہین لاغر | کوہ کو بھی وہ کاہ کرتے ہین
اس محبت نے کردیا بدنام | توبہ کچھ ہم گناہ کرتے ہین
دم نکلنے لگا مرا تو کہا | ہاے ہم کو تباہ کرتے ہین

ہم سے انکار ہے نہین اونکو	وعدہ بھی گاہ گاہ کرتے ہین
ہم بھی مشتاق تیر ہین دیکھین	اسطرف کب نگاہ کرتے ہین
شوق دیدار یار مین گردش	راتدن مہر و ماہ کرتے ہین



کیا ہوا ہے سخی کو فرقت مین
رات دن آہ آہ کرتے ہین



ردیف ۔ واؤ

تو بھی ہے پکارتا کسیکو	سمجھا ہین پپیہے ۔ تیرے پی کو
اولجھاتے ہین گیسو ہمین جی کو	سودا تو نہین ہے کچھ سخی کو
لاؤن دل مین تصور یار	شیشے مین اُتارون پریکو
او گل تاج الملوک تجھ پر ۔	قربان کرے بکاؤلی کو
غنچہ دہنی دکھا کے پیارے	کہو وسے میرے دلکی بیکلی کو
بہلائے شمع سے طبیعت	طرفہ ہے کوئی جلی سخی کو
کاکل سے مزاج ہوگا برہم	ابرو سکھلائین کجی کو
اندھیر کا سامنا ہے ہردم	سر سبز مسی سے آرسی کو
اغیار بھی او نہ جان دینگے	مرتے ہین مری برابری کو

قطعہ



سُنتا ہون سخی سے بھی قضا کے
یہہ موت نہ چھوڑے گی کسیکو



گر نہ سمجھے مجھے غلام تو لو — آج سے مجھسے کوئی کام تو لو

اسقدر ناخوشی خدا کے لئے — بندہ پرور مرا سلام تو لو

آہ مین دسے کرنے والا ہون — صاحب ایسی جگر کو تھام تو لو

مجکو بہائیگا دوسرا معشوق — کون کہتا ہے اوسکا نام تو لو

کان پکڑیگا کہکے یا اوستاد — قیس کے آگے میرا نام تو لو

ہان میرے نالہ ہائے روز فراق — پایۂ عرش جاکے تھام تو لو



مشکلین ہین سحر کو اوٹھکے سخی
کلمہ پڑھکر علی کا نام تو لو



تم نہ آؤ تو خیر جانے دو — ملک الموت ہی کو آنے دو

کیون نہ پہنچینگے اونکے بازو تک — وہ کلائی تو ہاتھ آنے دو

پھول کیا ہونگے میری تربت پر — بس اونھین ناک بھون چڑھانے دو

غیر کے چشم بد نظر مین رہے — دیکھین آنکھین تمھین خدا نے دو



دیکھون کعبہ مین ہون کہ دیر مین وہ
اے سخی ہین یہی ٹھکانے دو



کیا غم جو نہ نامہ بر صبا ہو — مکتوب وصال خود ہوا ہو

ظاہر ہے عشق کا مزہ ہو — تم بھی جو کسی حسین کو چاہو

تم دیر کے بت ہو یا خدا ہو — بندے پہ نہ کچھہ کھلا کہ کیا ہو

بہ ادا کا عاشقو گلا کیا
آتی ہے جو بوے نافۂ مشک
پرزے پرزے کیا گریبان

گر عشق کیا ہے تو سہا ہو
جوڑا نہ کہین وہان کہلا ہو
اے دست جنون تیرا برا ہو

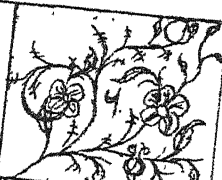


ہے حب حسین جو سخی کو
کیون اوسکو نہ عزم کربلا ہو



کون کہتا ہے کہ آیا نہ کرو
سننے والون کو قلق ہوتا ہے
ہنستے ہو گر تو ہنسو مثل چراغ
خون عاشق ہی فقط کافی ہے
مشورہ دسے ہمین رہتا ہے

مین تو کہتا ہون کہ جایا نکرو
میرا احوال سنایا نکرو
شمع سان مجھکو رولایا نکرو
مہندی پانون مین لگایا نکرو
اسطرف کان لگایا نکرو



حشر کا خوف مجھے آتا ہے
اے سخی شور مچایا نکرو



سخی وہ زلف و کہلائین تو کیا ہو
نکلنی کی تو بالکل راہ ہے بند
سے چلے ہو تم جو دریا پر نہانے
بہلا ہم سے تو تم نے ہاتھ کہینچا
قیامت ہے ہمین پردہ ہے اونکا

تمہین کالے سے ڈسوائین تو کیا ہو
جو ہم تربت مین گہبرائین تو کیا ہو
کہین وان خضر الہ آئین تو کیا ہو
جو ہم بہی پانون پہیلائین تو کیا ہو
کسی دن سامنے آئین تو کیا ہو

کرین تو پیار ان ہندو بچون کو
یہہ کافر ہمکو ترسائین تو کیا ہو

تمھین تو ملگیا فرقت کا موقع
جو ہم بہی گہات کچہہ پائین تو کیا ہو

ابہی موے کمر بل کہا رہا ہے
دو گیسو اور بڑھ جائین تو کیا ہو

حمایل ہاتھ سے اوٹھتی نہین ہے
جو ہم قران اوٹھوائین تو کیا ہو

نصیحت پر تو ہے یہہ عشق کا حال
جو ہم دلکو نہ سمجہائین تو کیا ہو

۷ سخی کو اپنے جہوٹہون سے نہ کوسو
اہین وہ سچ نے مرجائین تو کیا ہو ۱۰

ہمسے عاشق کو برا سمجھے ہو
واہ جی تم تو بہلا سمجھے ہو

اوسکی زلفون کو بلا سمجھے ہو
اے سخی سچ ہے بجا سمجھے ہو

اے سخی بت کو خدا سمجھے ہو
قبلہ و کعبہ یہہ کیا سمجھے ہو

سننا اوس کان اور اوڑانا اس کان
میری باتونکو ہوا سمجھے ہو

سایل بوسہ گیسو ہون مین
کیسا پہر مانگ گدا سمجھے ہو

خون عاشق ہے نہ چہوٹیگا یہہ
اپنے ہاتہونمین حنا سمجھے ہو

میری آنکھونکا اشارہ سمجھے
کہہ تو دو کان ہین کیا سمجھے ہو

اسمین وہ رنگ کہان تو جیسی
گل کو بہی اپنی مثل سمجھے ہو

شیخ جی مجکو بہی بخشیگا خدا
اس گنہگار کو کیا سمجھے ہو

۸ مدرسے سے کیون ہوئی محفوظ سخی ۱۱

۸ کیا کوئی ماہ لقا سمجھے ہو ۱۱

قطعہ

کیون خزین ہین ساکنان لکھنؤ — اے زمین و آسمان لکھنؤ
یاد ہے ہمکو وہ شوکت شہر کی — یاد ہے ہمکو وہ شان لکھنؤ
ہن برستا تہا کبھی اس شہر مین — زر ہی زر تہا درمیان لکھنؤ
بیچ اندر شہر کے آتا تہا — شادمان تہے صاحبان لکھنؤ
دشمنون کو کہودنے سے کیا ملا — خانہاے دوستان لکھنؤ
یاد آئی ہمکو وہ اگلی بہار — آگے جب دیکھی خزان لکھنؤ
میرزا واجد علیشاہ بادشاہ — لیگئے ہمراہ آن لکھنؤ
لکھنؤ اب قالب بیجان ہوا — اور مٹیابرج جان لکھنؤ
کاش تاہی خدا رکھی آسے — اب جو باقی ہے نشان لکھنؤ
کسکے جانے سے عصبت آگئی — کون تہا راحت رسان لکھنؤ

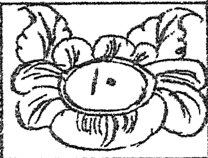
۹ کیون نہ پہر آباد رہجاے سخی — ہین نصارے قدردان لکھنؤ ۱۲

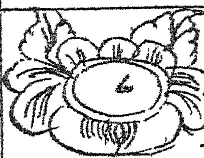
حور و غلمان ساکنان لکھنؤ — رشک جنت ہر مکان لکھنؤ
خوش ہواے مردمان لکھنؤ — تا ابد رہجاے شان لکھنؤ
ہم سے طوطی خوش بیانی کی نہ لی — ہمنے پائی ہے زبان لکھنؤ
مصر کا بازار یوسف بہو لجاے — اک گر دیکھے دوکان لکھنؤ

دیکھکر خورشید آپ تابے بانو
جاتے ہین سوے الہ آباد ہم
آب و دانہ یانسے لیجائیگا کل
حال مصر و ماہ روشن ہوگیا
کیون نہ دایم ایک صورت پر رہے
عشق ہوئین سنکر ہزارون بلبلین
لکہنو کی شاہ میں اکثر غزل

قطعہ

ایک ہمارا مصر بان لکہنو
تو خدا حافظ بستان لکہنو
آج ہی ہین مہمان لکہنو
ہین یہہ سرد و گرم زمان لکہنو
بے خزان ہے بوستان لکہنو
جب سنائی داستان لکہنو
کہہ چکے ہین شاعران لکہنو





میرے مصرعہ مین بہی کچہہ مضمون ہے
اے سخی مدح خوان لکہنو

زلف خوبان کا مبتلا ہی نہ ہو
کرے خواہش اگر غبار میرا
میرے خون ملنے کا تو ہے انکار
تو بہ ہے شیخ جی برا نہ کہو
آکے سمجہائین تو ہمین ناصح
کیا وہانسے جواب خط آئے

ان بلاؤن کا سامنا ہی نہ ہو
تو ادہر کی کبہی ہوا ہی نہ ہو
اور ملیسر اگر حنا ہی نہ ہو
دیکہیو وہ بت کہین خدا ہی نہ ہو
وہ سنین جو کبہی سنا ہی نہ ہو
میری قسمت مین جو لکہا ہی نہ ہو





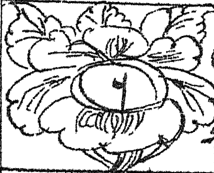
سب نے رکہا ہے جسکا نام قضا
سخی اوسکی کہین ادا ہی نہ ہو

دل دیا دم شمار کرنے کو
موتی منگواؤ مانگ بھرنی کو
منزل گور کیون نہ بھاسے ہمین
رونے دہونے مین گذرگئی شب ہجر
ہمکو اونکے شباب مین ہے کلام
لوگ مرقد سے میری ہٹ جائین

جان دی ایک روز مرنے کو
منع کرنے کیا سنورنے کو
ایکدن ہم یہی ہین اترنے کو
کسکی رہ جاتے ہے گذرنے کو
ابہی کچہہ اور ہے اوبھرنے کو
ہین فرشتے سوال کرنے کو

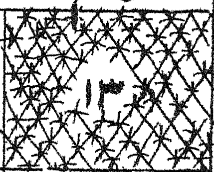


اے سخی موت آئی فرقت مین
ہمتو ڈرتے نہین ہین مرنے کو

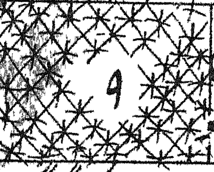


آج دل بیچتے ہین ہم لے لو
ابہی ہوتا رہیگا خون میرا
قیس و فرہاد گر ضرورت ہو
ہمکو وعدہ کا جب یقین نہ ہوا
طفل اشکم دو دیدہ سے آید

مال لینے کا ہے صنم لے لو
تھک گئے ہو ذرا سا دم لے لو
تھوڑا تھوڑا سا ہمسے غم لے لو
بولے باور نہ ہو تو قسم لے لو
اپنے آغوش مین صنم لے لو



بولے اللہ رے شوق قتل سخی
ٹھہر و نیچے چھری کے دم لے لو



سنکے میرے دلربا کی گفتگو
دگر گیسو ہی مین کٹ جاتی ہے رات

سمجھے ہے موسے ہی خدا کی گفتگو
ایسی رہتی ہے بلا کی گفتگو

رنجش کی بات کچھ آپ نے نہیں سنا
کچھ بیچ و تاب ... گفتگو

... [illegible]
... [illegible]

رات بھر وہ ... [illegible]
... [illegible]

قطعہ

غیر کو باتیں ... [illegible]
ہم سے تو یون بارہا کے گفتگو

مشہور جب غیر سے وہ کر چکے
میں نے پوچھا تم کیا کی گفتگو

... رنجش ... کہنے لگے
تھی تمہارے مدعا کی گفتگو

۱۱۰

واہ کیا کہنا سخی خوش بیان
کس فصاحت سے ادا کی گفتگو

۱۱۶

اس محرم کا چاند گرد دیکھو
میرے گھر چل کے ... یار دیکھو

کوئی مانع نہیں ادھر دیکھو
پر ادھر بھی تو اک نظر دیکھو

دل میں لئے آپ کے گر صاحب
اُف نہیں کی مرا جگر دیکھو

سائل بوسہ ہم ہوئے تو کہا
جاؤ پھر مانگو اور گھر دیکھو

میرا تاپت نکلا جاتا ہے
دیکھنا ہو تو دوڑ کر دیکھو

ہے چمک صبح کے ستارے کی
یار کے کان کا گہر دیکھو

کیسا سرمہ لگا کے آئے ہو
ہم تو دیکھیں ذرا ادھر دیکھو

اب نہ وعدہ خلافیاں کرنا
پاؤں پر رکھے جھکا ہوں سر دیکھو

ظلم صیاد پوچھتے ہو کیا
باغ میں بلبلوں کے پر دیکھو

یا ہمسفر حسرت ہم ذوق وصل و بیں — نہ بہار سے ادھر اُدھر دیکھو

یار زلفوں کا اسے ناز کب ہے — خشم ہو لی جاتی ہے کمر دیکھو

ابر باران کو خوب سا دیکھئے — اب ذرا میرے چشم تر دیکھو

ہے کہنا وہ دل دوست شب وصل — شوق ہے میری کمر دیکھو

بوسہ زلفوں کا کب مانگتا ہوں — جو نہیں پڑی گلا ان پر دیکھو

دیکھے غیر کو سرچہ اضطرار — تو بے آئین سے کیا خبر دیکھو

قطعہ

اور سنتے ہیں کچھ سخی کا حال
جیتا ہے یا گیا گذر دیکھو

یار بیزار ہے لو اور سنو — کالی گھٹا ہے لو اور سنو

کل کیا آج کا اقرار او سنے — آج انکار ہے لو اور سنو

شمع تو یار سے جلتی ہی تھی — گل کو بھی خار ہے لو اور سنو

ہم تو مرنے ہی تھے اور آنکھ بیمار — دل بھی بیمار ہے لو اور سنو

آئے تھے صلح کی باتیں سننے — یاں تو تکرار ہے لو اور سنو

ہم کہیں لیے میں جو تیں کیسی — عشق کی مار ہے لو اور سنو

جیسے مجنون کا گمان تھا وہ تو
سخی زار ہے لو اور سنو

ردیف ہ

نہ ہم ہونگے نہ یہ عالم ہمیشہ
رہیگی یاد تیری اوسکا دم ہمیشہ

نہیں ہے حق شناسوں کو ثبات دنیا
گھٹا کرتا ہے یہ بیش و کم ہمیشہ

ہماری لاش پر روئے وہ آخر
یہی تھا پاس کے سیکھے ہم ہمیشہ

اسے بھی ہے کسی گل کی محبت
جو روتی ہے کھڑی شبنم ہمیشہ

طبیعت کو رسا الجھن ہے کیونکہ
وہ زلفیں رہتی ہیں برہم ہمیشہ

جب اوس قاتل کا جی چاہے کرے قتل
یہاں رہتی ہے گردن خم ہمیشہ

۲

سخی کا غم ہے جنت کا وسیلہ
شہید کربلا کا غم ہمیشہ

۱۰

دیکھیے زانو پہ رکھکر آئینہ
لوگ سمجھیں آئینہ پر آئینہ

سب سے اوسکا نکلا ہے بہتر آئینہ
ہے مرا دیکھا ہوا بر آئینہ

اپنی صورت سے کے وہ خود ہیں شیفتہ
سامنے رہتا ہے دن بھر آئینہ

پانو تیرا اوسکے ہاں کرتا ہے روز
ایکدن کھائیگا ٹھوکر آئینہ

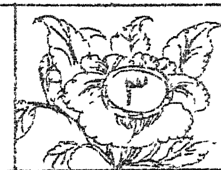
ہر جگہ تصویر روئے صاف ہے
دیکھتے ہیں تو گھر گھر آئینہ

اونکی فرمایش میں کسکو عذر ہے
میں تو کیا لائیں سکندر آئینہ

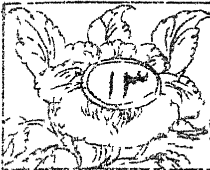
روز بھر دن تاکتا رہتا ہے موںہہ
اونکا عاشق ہے مقرر آئینہ

دیکھتا تھا مونہہ مرا زخم گلو
صاف مقابل قاتل کا خنجر آئینہ

ایسے رخ والے کو دینا خط مرا
دیکھتا جائے کبوتر آئینہ



عاف اوس بت سا نہین کوئی سخی
بد اگر دون سنگ مرمر آئینہ



قفل اشک آتو ادھر بسم اللہ
کہہ تو جاو لکی خبر بسم اللہ

دسلی تعظیم کے بہی خاطر ہو
عرض کرتا ہے جگر بسم اللہ

اب ادھر آپ کہان جاتے ہین
مین تو کہتا ہون ادھر بسم اللہ

آئیے بیٹھیے دم لے لیجئے
آپ ہی کا ہے یہہ گھر بسم اللہ

جسکے سایہ مین وہ گل جاتا ہے
بولتا ہے وہ شجر بسم اللہ

ہجر مین اشک کی لگ جاے جہڑی
ہان مرے دیدۂ تر بسم اللہ

کیون مرے قتل کی حسرت رہجاے
باندھئے آپ کمر بسم اللہ

حل نہ ہو جاے یہہ ممکن ہی نہین
پڑی مشکل مین اگر بسم اللہ

ضرب تیغ اسد اللہ کے ساتہہ
بولے جبریل پکر بسم اللہ

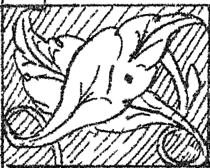
خانہ از فیض قدومت روشن
آ مرے رشک قمر بسم اللہ

ہر گہڑی جانتا ہون یار آیا
لب پہ ہے آٹھ پہر بسم اللہ

اشک گرتا ہے تو کہتا ہو مین
اے مرے نور نظر بسم اللہ



رحم کرتا ہے وہ رحمان و رحیم
ہے سخی ورد اگر بسم اللہ



اس عشق سے ہے ہزار توبہ | توبہ پروردگار توبہ

ٹوٹی ہے جو بار بار توبہ
کیا کیا ہوں شرمسار توبہ

محشر میں کریگا جب خدا یاد
کرے گی ہر پکار توبہ

ظاہر ہو گنہگار کی قبر
نکلے وہ لیے ہزار توبہ

یہ طول ہے تیرگی یہ وحشت
توبہ شب انتظار توبہ

لو اب تو خطا معاف کیجے
کرتا ہے گنہگار توبہ

عصیان سے جیتے جی پکارے
واعظ سے کہی ہزار توبہ

پھر فصل بہار کی ہے آمد
رہیو پھر ہوشیار توبہ

تیغ ابرو سے تنگ جان میں ہیں
یا صاحب ذوالفقار توبہ



عصیان تو بھی گواہ رہیو
کرتا ہے سخی زار توبہ



اللہ رے سخی تجھکو تمنا مدینہ
ہر وقت ہے لب و زبان پہ مدینہ

ہے دلکو شب و روز تمنا مدینہ
کب دیکھیے قسمت ہمیں دکھلا مدینہ

معراج کی دن جو چھپا عرش پہ تھا
ہشیار ہو آتے ہیں یہی لا مدینہ

جی بیٹھ گیا صدمے سے سب مر گئے جیتے
جب اٹھ گئے دنیا سے مسیحا مدینہ

فردوس میں جائینگے ہیں راہ یہی سے
جنت میں ہو داخل جسے ملجا مدینہ

آبادی فردوس میں ہے لطف جو ہوگا
اے گل علی ولق صحرا مدینہ

خالق مری کچھ ایسی بصارت مجھے دیجے
جو ہند سے مجھکو نظر آجاے مدینہ

گیسوے محمد کا مین دیوانہ ہوا ہون	ہے جلیل مجھے وحشت سودے صحرا نہین
جب بکھا تو اسکو تو کونسی شے شعر	پہ بہول بہی نہ آوین گے آپ اپنے مدینہ



پہونچے اودہ بستی مین سخی تن سے نکلکر
تھی روح مری عاشق شہید مدینہ



ردیف - یا

غیر پر بھی نگاہ رحمت ہے
آپکی آنکھہ مین مروت ہے

یار کی دیکھنے کی حسرت ہے
نہین معلوم کب قیامت ہے

لیجئے دل اگر ضرورت ہے
اسکی کیا پوچھنے کی حاجت ہے

کہتے ہین چیز کیا قیامت ہے
اب کہا یہہ کہ روز فرقت ہے

مختصر سن لو حال غنچۂ دل
اک گلستان کی سی حکایت ہے

ہنس پڑے دلکو جلا کے خاک کیا
شعلہ رو یہہ کیا شرارت ہے

کون بیمار ہوا اون آنکھون کا
تندرستی ہزار نعمت ہے

مٹی دینے ہمین نہین آتے
خاک سے بات پر کدورت ہے

کس و ناکس کے مونہہ لگے رہنا
دختر رز ہی کی یہہ حرمت ہے

سختیان ان بتون کی ہم جھیلین
بندہ پرور خدا کی قدرت ہے

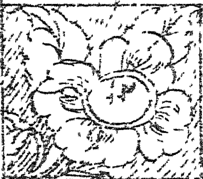
قطعہ

صدمۂ عشق چشم سے نے دو
مجکو یہہ رنج عین راحت ہے

کل تھی شمعون سے جنکی گھر روشن
بے چراغ آج اونکی تربت ہے

شیشے جنکے دلوں میں ٹوٹ گئے تھے | تم ہمیں اتنی اور فرصت ہے
اسکے دیدار دیکھتے تھے کیا دیکھا | رنج ہے دنیا مقام عبرت ہے





ہے غزل میر کے غزل پہ سخی
ہمکو جنکی زبان سے الفت ہے

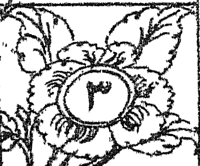
ہائے کیا جلد دن اخیر ہوئے | کل جوانی تھی آج پیر ہوئے
قتل کتنے جوان و پیر ہوئے | ایسے صفا کے تم صغیر ہوئے

انکو بغیر حاضری ہو معاف | دام صیاد میں اسیر ہوئے
توڑ دینگے ان آسمانوں کو | مرے نالے کبھی جو تیر ہوئے

بیچ کیا ان کیوں قبر گر آئیں | پادشاہ دم اخیر ہوئے
ہن گیا دل تو جلکے کہتے ہیں | شعلہ رو یہ نہیں تم شریر ہوئے

بوسہ ملتا نہیں بغیر سوال تو | عاشقی کیا ہوئے فقیر ہوئے
دوستوں کی نظر سے اب نہ گرا | اے فلک بس بہت حقیر ہوئے
انکو ہم رنگ گل کیا پیدا | تم عنادل کے ہم صفیر ہوئے

عاشقوں میں مرا جواب نہیں | تم حسینوں میں بے نظیر ہوئے
لیجئے عاشقوں کے سر صاحب | آپ پاس گنجفہ کے میر ہوئے





کس سے لیں داد اے غزل کی سخی
ہائے زندہ نہ آج میر ہوئے

یارکا پیرہن نصیب کسے
عاشقو یہ کفن نصیب کسے

دلکو غنچہ نہ آئے خوش تو آیا
[illegible] نصیب کسے

دشت مین قیس کو یہ فرہاد
عاشقی مین وطن نصیب کسے

ایک رشک پری نما عاشق ہوش
ایسا دیوانہ پن نصیب کسے

شمع روتی ہوئی یہ کہتی ہے
اور وہ انجمن نصیب کسے

شوخ چشمی دیکہا کے کہتے ہین
دیکہیو ایسا ہرن نصیب کسے

۴ ۲۲

کیون نہ عشق سخی سے وہ خوش ہون
عاشق خوش سخن نصیب کسے

بجلیان کانونکی دکہلاتے رہے
آج ہمکو یون تڑپاتے رہے

منع آنکو وہ فرماتے رہے
جانیوالے روز وان جاتے رہے

ہجر کی شب بہر رہا یہ مشغلہ
درد اور صدمہ کو سمجہاتے رہے

بعد مرنیکے ہوئی خدمت مری
دیر تک غسال نہلاتے رہے

پوچہتے ہو کیا شب فرقت کا حال
ستہ اکیلے اس سے گہبراتے رہے

ظلم اونکو رات گیسوئے سیاہ
کانپین جہک جہک کے سہلاتے رہے

ان بتونکا حال پوچہیگا خدا
تو کہینگے ہم کہ ترساتے رہے

بے حجابانہ کہی جو ایک بات
سرنگون ہوکر وہ شرماتے رہے

خاک ہی مین دفن کرنا تہا اگر
پہر ہمین کاہیکو نہلاتے رہے

عشق مین رہی غذا ہاتھ آگئی
اونکی موںہہ کی گالیان کہاتے رہے

مرغ نامہ بر مرا ہو جائے ذبح
غیر ایسے جوڑ پہڑکاتے رہے

حال اوس کوچہ کا جو ہمنے کہا
اہل جنت سنکے پچتاتے رہے

کون آیا تہا پئے سیر چمن
آج دن بہر پہول مرجہاتے رہے

ہجر مین غم کے جو نعمت ملگئی
کس مزہ سے اسکو ہم کہاتے رہے

وہ ہمارے دلکا دشمن ہوگیا
جسکو ہم پہلو مین بٹہلاتے رہے

یون کسیکا خون کرتا ہے کوئی
تم تو پہرون پان ہی کہاتے رہے

قطعہ

جب ہمین پوچہا کسی نے تو کہا
وہ تو یک مدت ہوئی جاتے رہے

ایکدن وہ لاکے کچہ لوگونکو ساتہہ
تربتین یہہ سبکی دکہلاتے رہے

اسمین محبوب ہے اور اوسمین کون
عاشقان ناز تہے جاتے رہے

بعد اوسکے پہر ہمارے قبر پر
دیر تک افسوس فرماتے رہے

سب نے جب پوچہا کہ اسمین کون ہے
آپ چپ رہ رہکے پچہتاتے رہے

۵

بولے ہی ہے یہہ سخی کا ہے مزار
جاندیدی لاکہہ سمجہاتے رہے

۱۱

گو حور شکیل ہو رہی ہے
پر تمسے ذلیل ہو رہی ہے

خیر دی ہے نقد دل ہمارا
اوقات قلیل ہو رہی ہے

چہوٹے گا نہ نقد دل کسیکا
ایسی تحصیل ہو رہی ہے

تدبیر کی کچھ وہان نہ چلتی
تقدیر کی تکمیل ہو رہی ہے

ان شعلہ وشوخی گل سی صورت
گلزار تمثیل ہو رہا ہے

دیکھین کوٹھے سے کسکو جہانکتی ہین
جنت زنجیل ہو رہی ہے

آب خنجر نہ تجکو دینگے
کچھ اور سبیل ہو رہی ہے

جاگے پہر رات بہر کہین تم
صورت تبدیل ہو رہی ہے

اوس گلکو جو دی ہے گل سے ترجیح
بلبل سے ذلیل ہو رہی ہے

پہر سامنے ہے وہ روی روشن
پہر شمع ذلیل ہو رہی ہے

پوچہو نہ سخی کی ناتوانی
ہڈی تحلیل ہو رہی ہے

دشمن اونکی ادا ہے کسکی
بندیکے سیوا قضا ہے کسکی

کوئی نہ حسین نیک دیکھا
کیا جانیے بددعا ہے کسکی

اے باد صبا اوڑا نہ مجکو
گلزار مین پہر ہوا ہے کسکی

میرا خون اور حنا تمہاری
دیکھین سرخی سوا ہے کسکی

محرم کے بند کہول ہی دو
ہم ہین تم ہو حیا ہے کسکی

کس سے برہم ہے زلف مشکین
ارشاد تو ہو خطا ہے کسکی

فاقہ نکرونگا ہجر مین مین
یہہ صدمہ و غم غذا ہے کسکی

ناحق ہمین کون پیستا ہے
اے چرخ تو آسیا ہے کسکی

کہتا ہے سحی کہ عشق کس کون شو
نسبت الفت آشنا ہے کسکی

عشق و ندان مین یہہ ہنسی ہے
ہم مین اور ہیرے کی کنی ہے

کچہہ سست ہو آج حضرت دل
بتلائیے تو کہان چہنی ہے

جو منہہ سے کہا وہی کریگا
دل بات کا تو بڑا دہنی ہے

عقدہ نہ دہن کا کچہہ کہلیگا
یہہ راز سخن نہفتنی ہے

اللہ رے جذب شوق قاتل
از خود رگ ہاتھ کی تنی ہے

خود بین وہ آپ ہو گئے باہم
ٹہنگے سے جو آرسی بنی ہے

آفت ہے دوست مونہہ سے کہنا
ایسی کچہہ ہم سے دشمنی ہے



دکھلا دیا کفن سے مجھکو
یہہ پیر فلک بڑا دنی ہے



بت کا ہے پیار خدا خیر کرے
ہون گنہگار خدا خیر کرے

لو وہ ابرو سے ہنسی ادنکی نقاب
نکلی تلوار خدا خیر کرے

تو بہی اوس زلف کے ہم صورت ہے
اے شب تار خدا خیر کرے

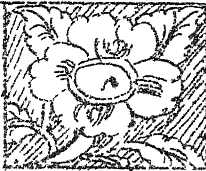
بے چلے جان نپسی جاتی ہے
دم رفتار خدا خیر کرے

کیا چلا کوئی تبان مین اکل
جا مرے یار خدا خیر کرے

خواب مین دیکہہ گئے کسکی آنکہین
ہوئے بیدار خدا خیر کرے



ہجر میں حال سخی مت پوچھو
یہ ہیں آثار خدا خیر کرے

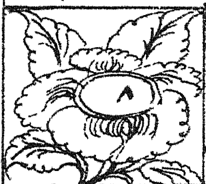


مرغ دل لیگیا وہ یار ابھی
سیکھو گئے مئے مجکو خار ابھی
ایک بوسہ تو مانگ سکتا نہیں
تمنے اگر نہ دیا دل کو
قتل کا عزم ہو تو بسم اللہ
پھر پریشان کیجیے لگا سے مجھے
کھیل میں وعدہ وہ بھول جائیگا

کھیلنے آیا تھا شکار ابھی
جا کے گل کو کرونگا پیار ابھی
دو کہوں تو سنا ہیں چار ابھی
خوب روتا تھا زار زار ابھی
تھے قربان ترے نثار ابھی
زلف کو لیجیے سنوار ابھی
ایسے کم سنکا اعتبار ابھی -



پیشتر ازین جنکو دشمنی تھی بہت
کرتے تھے وہ سخی کو پیار ابھی



تا حق ایک بت کو مجھسے کد ہے
فرقت میں تمام شب جئے ہم
حلیہ اوسکا نہ پوچھہ بلبل
تبلاؤ میرے جنازے والو
مجھہ میں طاقت عبیا ٹھدن دامن
نیکی سے جہاں نہیں رہو ہشیار

یارب یہہ موقع مدد ہے
کچھہ بھی اس زندگی کی حد ہے
گل سا چہرہ کلی سا قد ہے
شرکت اونکی بھی تا لحد ہے
بس دست جنون کی یہہ مدد ہے
غافل یہہ خیال روز بد ہے

تیرا بھی یار کا سا قد ہے	آسرو جھکے لپٹ کے رولون



وان کون بشر نہین ہے عاشق
بس ایک سخی کا نام بد ہے



جو آپ کہین وہ ہی سند ہے	بہتر جو کلام میرا رد ہے
بینی ہے الف یہہ او یہہ مد ہے	ابرو کی کشش ہم آج سمجھے
کیا بدر کو آپ سے حسد ہے	یہہ داغ نسا اوسکے دلمین کیون ہے
دل ہے کمبخت دانہ زد ہے	کیا جاے خیال دانہ خال
ابتک سنتا ہون تیری سد ہے	کب تک یہہ مخالفت سکندر
کہدینگے علی ہمارا جد ہے	پوچھینگے لحد مین جب فرشتے
تصویر میری بجاے مد ہے	عرضی مین ہے حال ناتوانی
تحفہ بہی ہمارا مسترد ہے	دل ہی پہر آیا داے حسرت
آفت کی نگاہ اوسکی بد ہے	جسکا تہا کا بس اوسکو مارا
یہہ شکوہ چرخ تا ابد ہے	گردش مین ازل سے مجکو ڈالا
ناخوش وہ مجھسے بیحد ہے	مین خوش اوسے بہی ذوقی
بندہ ہے نہ بندگی کی حد ہے	اللہ رے ضعف کا تصرف



چھوٹی سے کہو سخی غزل اور
باقی رہی اس زمین کی حد ہے



کیون سمجھے نہ وہ کہ غیر بد ہے
دانش ہے عقل ہے خرد ہے

اسپر ہی وصل ہو تو قسمت
کوشش ہے بپیر دی ہی الہ ہے

جھگڑونسے بس فنا بچینگے -
منکر ہے نکیر ہے لحد ہے

کیون جی اس رنج عشق کے بہی
غایت ہے انتہا ہے حد ہے



حدت مین سخی کو اپنے لیجے
عاقل ہے مسن ہے معتمد ہے



جسپر کہ گمان آسمان ہے
یہہ تو مری آہ کا دہوان ہے

آنسو پہر آنکہ سے روان ہے
پہر اسکو تلاش رفتگان ہے

چہوٹے گا نہ عشق مصحف رخ
اسمین قرآن درمیان ہے

لاشے پہ مرے نہ کوئی آیا
سچ کہتے ہین جی ہے تو جہان ہے

مشکل کیون ہوگئی رسائی -
کیا وان کی زمین آسمان ہے

اوس بت کو خدا کہا یہہ چپکے
آخر چہمرے ہی کی زبان ہے



اس سے بہتر سخی غزل پڑھ -
مشتاق کلام ایک جہان ہے



او گل نہ پژمردہ ہو خزان ہے
بلبل خاموش باغبان ہے

اس دلکو عبث تلاش جان ہے
قالب ہے یہان تو وہ وہان ہے

کہدیتے ہین غیر کو بہی عاشق
کچہہ اونکے زبا نکار زبان ہے

بازار جنون کی آج کی سیر — لوہا سینے سے بھی گران ہے
اوس ابرو نشین کا تصور — آیا ہے تو دل ہی مین نہان ہے
وہ دیکھو مژہ وہ دیکھ ابرو — وہ تیر ہے اور وہ کمان ہے



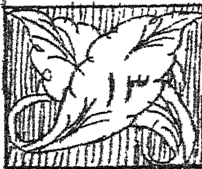
محفل مین غزل سخی کی سنکر
سب کہنے لگے کہ خوش بیان ہے



افعی اوسکی چال لائی گی — حشر ہوگا قیامت آئیگی
ہجر مین موت کیون نہ آئیگی — کیا قیامت مین جستجو آئیگی
وان ہوا مین جو آ کے جائیگی — خوب جھونکی صبا اوٹھائیگی
سونگھا بوے زلف خوب نہین — ناک مین میرے جان آئیگی
دیکھیے کس کا خون ہوتا ہے — کچھ حنا آج رنگ لائے گی
چاندنی مین رہیگا میلا پن — چاندنی اوس دہو کے لائیگی
افعی زلف پر نہ لہرا ے — کہہ دو ناگن سے مار کھائیگی
دیکھنا چل کے آج گلشن مین — نرگس آنکھین بہت لڑائی گی
خوب ہمکو جلائی دن بھر — دیکھ لین گے جو رات آئیگی
آتش گل بجھا دے اے شبنم — آگ گلشن مین کیا لگائیگی



اے سخی لاکھ ایڑیان رگڑو
وہ کف پا نہ ہاتھ آئے گی



یہہ آئے ہو کس کس کے گھر سو کے پہنے
جو پہونچے یہانتک سحر ہوتے ہوتے

شب ہجر میری بڑی زندگی ہے
رہا حال تو بعد گر ہوتے ہوتے

لگا اشک آنکھونسے خون ہو کے بہنے
یہہ کیا رنگ لایا گہر ہوتے ہوتے

جسے شام کو تم کہڑے کر سکتے تھے
سُنا مر گیا وہ سحر ہوتے ہوتے

سُنا جا کے وان نامہ بر نے قضا کی
قدم رکھتے رکھتے گذر ہوتے ہوتے

ابھی ابتدا ہے جفاؤں کا ڈر کیا
محبت کا ہوگا اثر ہوتے ہوتے

صبا پر بھی اپنے ہوا باندھ دیگا
کبوتر میرا نامہ بر ہوتے ہوتے

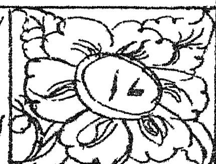
او بہار اوسکے سینہ کا مدت مین دیکھا
ہوا یہہ شجر بار ور ہوتے ہوتے

کہو اوسکی زلفونسے یہہ حال عاشق
بہت بڑہ گیا دردِ سر ہوتے ہوتے

جہان تہی نہ روح الامین کی رسائی
وہان پہونچے خیر البشر ہوتے ہوتے

فلک سے زمین تک انہے اللہ لایا
یہانسے بہی ہوگا سفر ہوتے ہوتے

لگے باسکے لوگ تشبیہ دینے
نمایان وہ ہوئی کمر ہوتے ہوتے



سخی ہند سے اب چلو کربلا کو
ادہر ہوتے ہوتے ادھر ہوتے ہوتے



یہہ چہوتہ چمن مین کچہہ حیا کی
غنچونکی جہنگی مین اوڑا کی

کیا پوچہتے ہو میری قضا کی
کس دن یہہ ہوا نہین اوڑا کی

زاہد کو ہوئی نہ بت سے الفت
ایسی پہٹکار رہے خدا کی

بوسہ خیرات حسن لے گا — تسبیح و فقیر لے دعا کی
اوس کی جو عمر بیت گئی ہو قتل — قبر پائے شہید کربلا کی
بلبل کو خبر نہین ہے کہ یہ گل — تصویر ہے کسکے نقش پا کی
اوس مین جب سے کہ ستم پیا ہی گلگون کیا — حشر مین خدا سے ہونگے شاکی

۱۸
پہونچی اعلی پہ بھیجے ایک غزل اور
ہے فکر سخی بھی کس بلا کی

الفت ہے گیسوے دوتا کی — خوبی ہمکو عجب بلا کی
وہ بت معشوق ہو ہمارا — واللہ یہ شان ہے خدا کی
لپٹی رہتی ہے روز اوسنے — اچھی بن آئی ہے قبا کی
لاتا ہے جواب خط کبوتر — مدت سے بھی خبر اوڑا کی
ہاتھو نسے نہ پونچھیے میرے اشک — سرخی چھٹ جاے گی حنا کی
وعدہ یہ وہ کب مرے گھر آئے — دیوار ہے جھوٹ کے ادھا کی

۱۹
اس فکر معاش مین سخی نے
فرمائش ناتوان ادا کی

تھا جنت مین نہین یار کوئی — نہ ملے حور طرحدار کوئی
جھانک اوس کوٹھے کی رہنے والے — منتظر ہے پس دیوار کوئی
حشر کے روز ہے خوب سمجھو — ہمسا نکلا نہ گنہگار کوئی

بار فرقت میرے سر پر کہنا — کیا تجھے سمجھے ہو بیکار کوئی
سخت پتھر ہین عیاذ باللہ — ان بتون کو نکرے پیار کوئی

۲۰
کیون اکیلے پڑے روتے ہو سخی
کر گیا آج پہر انکار کوئی

دم نہ دیکھا مرا نکلتے ہوے — سُنکے سوت آئے ہاتھ ملتے ہوے
دل ہے میرا نشیب مین صاحب — آئیگا ذرا سنبہلتے ہوے
شب کے بوسے اونہین جو یاد آئے — اوٹھ گئے سو نہ مرا مسلتے ہوے
دیکھو آتا ہے مرا طفل سرشک — کیسی اٹکیلی چال چلتے ہوے
وہ ہمارے جنازے کے مشتاق — آئے ہین کودتے اچھلتے ہوے
ہوش و صبر و قرار و تاب و توان — عشق مین سب چلتے ہوے

۲۱
خوب فکر سخی کا سانچا ہے
نکلے آتے ہین شعر ڈہلتے ہوے

آنکھ پہر تمنے چرائی دیکھئے — تمنے پہر چوری لگائی دیکھئے
یار کے رخ کی صفائی دیکھئے — آینہ نے موہنہ کی کہائی دیکھئے
اب خدا بھی کچھ نہین سنتا مری — نارسائی کی رسائی دیکھئے
آہ کی دلکی جگر کی بخت کی — کس کی کس کی اب برائی دیکھئے
فصل گل مین قید چھوٹے تو خزان — وہ اسیری یہہ رہائی دیکھئے

سبزہ خط رخ پہ کیا دلچسپ ہے — اپنے دل کی تراوٹ دیکھیے

تمنے مجکو آہ کیا دیکھہ دیا — سیر طبیعت گدگدائی دیکھیے

یار سے آنکھیں لڑائین تب ہمے — موت کس جھگڑے مین آئی دیکھیے

بے تردد مفت رہا ہے نقد دل
کیا سخی کے جی مین آئی دیکھیے

دل بہی وہ لینگے جان بہی لینگے — اون کا کیا کہنا وہ سبہی لینگے

آج وہ بلبلو نکا جی لین گے — پہول سے ہاتھہ مین کلی لینگے

ہاتھہ آئے جو سوزن مژگان — زخم اپنے جگر کا سی لینگے

ہائے کس درد سے کہا شب وصل — رات بہر بیہہ ہمارا جی لینگے

آو شکوہ نہ ہجر کا ہوگا — وصل مین ہم زبان سی لینگے

دل کہلونا نہین جو کہتے ہو — ہم بہی لینگے ہم بہی لینگے

دل مرا اونکی دلگی مین گیا — اب جگر بہی ہنسی ہنسی لینگے

اک جگر رہگیا ہے وہ بہی سہی — اور کیا وہ کسیکا جی لینگے

حشر مین ہم پہ ہے نجات سخی
دامن مرتضے سے علی لینگے

آج ہمپر عتاب ہوتا ہے — دیکہین کیا انقلاب ہوتا ہے

غیر مست شراب ہوتا ہے — جلکے یان دل کباب ہوتا ہے

قطعہ

آپ شعر پڑھے قصور معاف — بندہ اب بیٹھے حجاب ہوتا ہے

بام پر چڑھتے ہو نظر نہ لگے — روبرو ماہتاب ہوتا ہے

ہجر کا روز بھی قیامت ہے — عاشقوں پر عذاب ہوتا ہے

شیخ صاحب نے ایکدن پوچھا — کیا بوقت شراب ہوتا ہے

میں نے کی عرض لیجیے سنیے — کم سے کم جو حساب ہوتا ہے

شیشہ ساغر صراحی مئے ناب — میوہ مصری کباب ہوتا ہے

آئینہ ہار عطر شمع چراغ — گل گلوری گلاب ہوتا ہے

اور معشوق ایک بناؤ کے — غیرت ماہتاب ہوتا ہے

دونوں پی پی کے جب ہو مست تو کے — وصل پھر لے جناب ہوتا ہے

آگئے بس لطف وصل کہنے میں
اب سخی کو حجاب ہوتا ہے

غیر کا ذکر ہر گھڑی کیا ہے — اور باتیں کرو یہی کیا ہے

یہہ سخی سے سخی کیا ہے — کچھہ سخی سے کہو گے بھی کیا ہے

دل نہ لیجانے دینگے ہم اپنا — لاگی بھی یہہ دل لگی کیا ہے

بدر اسکو کہوں کہ غیرت بدر — کس سے پوچھوں کہ ماجرا کیا ہے

کیسے حیران ہیں غیر کے پیچھے — آگے پچتائینگے ابھی کیا ہے

وعظو یہہ اگر بہشت نہیں — پھر مرے یار کی گلی کیا ہے

کہیں کانٹم سے دون کہ چہاؤن ... یہ سنکے آپکی خوشی کیا ہے

کیونکر گہر سے جاؤں زنجیر کہ ... ایسی لگو ہے پری کیا ہے

دل لیا جان کی بہی خواہش ہے ... ایک نسبت ہے عاشق بیاہے

۲۵ — نہیں ہوتی تیری کی مشکل حل — ۱۲

میرے مشکل کشا سے عجب کیا ہے

قطعہ

عجب یاد قامت میں آفت رہی ... کہ مجہپر سراپا قیامت رہی

وہی ہیں کہ ہمسے عداوت رہی ... ہمیں ہیں کہ اسپر ہی الفت رہی

بتوں سے جو بندونکو الفت رہی ... تو ساری خدائی سے نفرت رہی

ہوئے بعد مرنیکے بہی وہ نہ صاف ... میرے خاک سے بہی کدورت رہی

دم مرگ ہاتہ رہے میرے گہونٹ ... لبوں پر کسی کی شکایت رہی

سخن آتے ہی لب کا بوسہ لیا ... بڑی بات حضرت سلامت رہی

خدا کیلئے بت کو کہتے ہو سخت ... نہ اب تمکو کچہہ آدمیت رہی

جو بندہ نے بہی کوئی کلمہ کہا ... تو پہر شیخ جی کیا شناخت رہی

یہہ رندونکو جس دختر زکی ہے تاک ... میرے پاس وہ ایک مدت رہی

جنازہ بہی سونا نہ چہوڑا گیا ... لحد تک مرے ساتہہ حسرت رہی

چلے تم مگر مینے دیکہی ہی چال ... مرے سامنے تو قیامت رہی

۲۶ نہایت قریب اپنی رخصت رہی

جو رہنا دلمین منظور نظر ہے
تو آئین سنو قصے یہہ اونکا گہر ہے

نہ پوچھو ہجر مین جو جان پر ہے
بس اب تے ہین قصہ مختصر ہے

غضب ہو حلقہ نتھہ کا مین چہولون
وہان ہر وقت غصہ ناک پر ہے

مین سودائی نہین زلفون سے الجہون
پریشان ہو یہہ کسکو دردسر ہے

بڑے زور و نشے کا تا ہے میرا سر
ادہر لا چوم لون بازو کدہر ہے

وہ کیا انجام حسن و عشق جانین
ابہی کچہہ آگے پیچہے کی خبر ہے

وہ گہر رخصت ہوے مین نیم جان ہون
الہی آج کی کیسی سحر ہے

حسینو انکو بلا ڈلوٹ لیجائین
یہہ گہر وہ ہے یہہ دل ہی یہہ جگر ہے

۲۷ ۱۲

سخی کیون اسقدر روتے ہو تم آج
کہ دامن آستین رومال تر ہے

چلے پہر ہاتہہ غیرو نکا پکڑ کے
یہہ سمجہایا تہا اونکو پانون پڑ کے

نکل پہر طفل اشک آنے بگڑ کے
بڑے گستاخ ہوتے ہین یہہ لڑکے

جگر اور دل نہین پہلو مین سینہ
ہوئی برباد یہہ بستی اوجڑ کے

کبہی پہونچیگا دل ون انگلیو تک
نگینے کیطرح خاتم مین جڑ کے

دم گریہ رہے نالیکا بہی شغل
غرض بارش ہی ہو بجلی ہی کڑکے

گدا ہون میری بات سنیے نہ ادہو
کہ عادی ہوتے ہین مجذوب بڑ کے

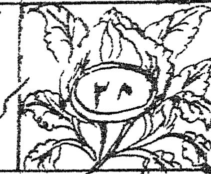
لکھونگا حال درد سر کہان تک
لگادون نامہ مین صندل رگڑ کے

اگر قسمت مین فرقت ہے سمجھنا
مٹاتا خط پیشانی رگڑ کے

گلہ محشر مین بھی ہوگا نہ اونکا
کھڑے رہجائینگے دامن پکڑ کے

نکالی وصل مین کوئی اگر بات
تو بولے یہہ زبان گرجائے سڑ کے

مرا مژدہ اوٹھا تو رو دئے وہ
جنازہ کا میرے پایہ پکڑ کے



سخی اوس زلف کو چھو لیتے ہو روز
کسی دن پاؤن مین بیڑی نہ کھڑکے



چہرہ پر کیون نہین بحالی ہے
خیر سے تو مزاج عالی ہے

بدر اور مہر دو ہین نام اونکے
اک جمالی ہے ایک جلالی ہے

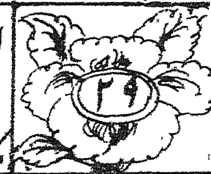
سنکے بیساختہ دعا نکلی
کس مرے کی تمہارے گالی ہے

اب نہ لے چین سے کیجئے صاحب
بس طبیعت بہت سنبھالی ہے

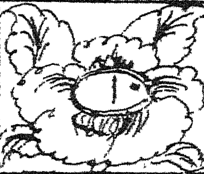
عشق کرنے کو ہم جگر کرتے
اجی اس دل جان کھالی ہے

دنکو نالہ مرا سنا تو کہا
یہی آواز رات والی ہے

کرچکے آئینہ کو وہ حیران
ان دنون آرسی نکالی ہے



اور بھی اک غزل سخی کہدو
یہہ تقاضائے فکر عالی ہے



آج غصے سے مونہہ پہ لالی ہے
کسپہ برہم مزاج عالی ہے

دی دعا کیا اونہین غضب مین پڑے | ایک موںہ مین ہزار گالی ہے
زلف شبگون دکھلا کے کہتے ہین | یہہ گھٹا بر شکال ڈالی ہے
تیس[۳۰] دن یار اب نہ آئیگا | اس مہینے کا نام خالی ہے
جان دین ہم اونہین سخی کام | خوب یہہ دلگی نکالی ہے
چرخ پہ بدرحسن کو کہتے ہین | یار کا ساغر سفالی ہے
دام ہے مرغ دل پھنسانیکو | ٹھہرا دن کر تبو نکی جالی ہے
کیون جی کاکل پہ ہمکو دہوکا ہے | کالی ناگن یہہ تمنے پالی ہے
تلخ ہین میٹھے ہونٹ چوسنے پر | گویا انکی مٹھائی کہالی ہے



اور دیوانہ پن سخی کا سنو
اک پری رو پہ آنکھ ڈالی ہے



خمسہ

آستین کہنی تک چڑہالی ہے | تیغ بہی میان سے نکالی ہے
اتنی عادت تو روز ڈالی ہے | آج غصہ سے مونہہ لالی ہے

کسیہ برہم مزاج عالی ہے

ہم بہی اپنے مزاج کے ہین کڑے | بد مزاجون کے پاس ہم نہ کہڑے
ہوے شرمندہ لیکن آج بڑے | دی دعا کیا اونہین غضب مین پڑے

ایک مونہہ مین ہزار گالی ہے

[illegible] — [illegible] دیکھو سودا ہے
[illegible] — کیسی [illegible] کا کس پہ پہ کو دھوکا ہے
[illegible] پانی سے

درد [illegible] — [illegible] دانہ کو
نہیں ہیں اوسکی خبر [illegible] کو — دام میں [illegible] دل پھنسانیکو
[illegible] کی جدائی سے

[illegible] انگشتر — تر ستیاں [illegible] تھے دم بھر
اسپہ نقصان کچھ ہوا نہ ضرر — تلخ ہیں میٹھے ہونٹ چوسنے پر
گویا اون کی مٹھائی کھائی ہے

سہتے سہتے یہ روگ جی کا سنو — اور سبب دل کی بیکلی کا سنو
لو بنیا حال عاشقی کا سنو — اور دیوانہ پن سحر کا سنو
ایک پری رو پہ آنکھ ڈالی ہے

ولہ

اوسکی غمخوار کا خدا حافظ — اب گنہگار کا خدا حافظ
سحر زار کا خدا حافظ — عشق ہے یار کا خدا حافظ
امر دشوار کا خدا حافظ

سر کے سلجھاتا ہوں تو کہتے ہیں
سر کو دکھلاتا ہوں تو کہتے ہیں

سر ٹیکتا ہوں تو کہتے ہیں
سر کو جھکاتا ہوں تو کہتے ہیں

میری دیوار کا خدا حافظ

غیر کہتا ہے میری آنکھ لڑی
کوئی اتنا خدا کرے نہ اڑے

میرے جی میں ادھر نگاہ گڑی
سر فروشوں کی چشم بیند پڑے

اون کی تلوار کا خدا حافظ

زلف دیکھوں تو مار کہتا ہے
چھوؤں مژگان تو وار کہتا ہے

گر کمر پکڑوں نزار کہتا ہے
عزم بوسے پہ یار کہتا ہے

مرے رخسار کا خدا حافظ

ہجر کو ہم مکان دیتے ہیں
دم آخر زبان دیتے ہیں

ہنس کے یہ دو کان دیتے ہیں
ہم تو فرقت میں جان دیتے ہیں

شوق دیدار کا خدا حافظ

مصلحت سیج پہ کر رہا ہے دل
سب کے سب ایک در ہوئی مجمل

ایسا گل چین کہاں نکلے ہے غافل
بلبلیں قید باغبان غافل

گل زردار کا خدا حافظ

جان سے جو گئے تو کہہ کے چلے
ہائے ہم کھو گئے تو کہہ کے چلے

قبر میں سو گئے تو کہہ کے چلے
دفن ہم ہو گئے تو کہہ کے چلے

ایسے گنہگار کا خدا حافظ

وہ شتابی ہمین سے رخصت کیا — کہہ بھی دیتے ہیں سب بتوں کو دعا
ایک عجب ماجرا تھا رخصت کا — دست چھوٹا اقربا بولے کہا

بہا نکلے ہر خار کا خدا حافظ

تھم لیسے اور ستم سے کہتا ہے — لطف سے اور کرم سے کہتا ہے
جیانے اور دم سے کہتا ہے — لیکے دل یار ہنسے کہتا ہے

کہو دلدار کا خدا حافظ ہو

مجھسے جھگڑے جسے جھگڑنا ہو — تجھ تک آ جائے جسکو لڑنا ہو
تیغ دشمن جس قدر بگڑنا ہو — تسبیح تکبیر پڑھے جو پڑھنا ہو ہو

زلف خمدار کا خدا حافظ

کہڑے رہا کرین تردد ہے — بیٹھے تڑپا کرین تردد ہے
کیوں نہ دل کیا کرین تردد ہے — وہ نہ وعدہ کرین تردد ہے

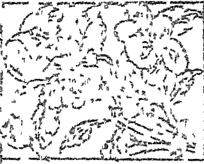
وجہ انکار کا خدا حافظ

درد سر ہول دل و کام بخار — اسکی صحت تو کچھ نہیں دشوار
پر بھی خوف ہے میرے غفار — گر مسیحی کو ہے عشق کا آزار

ایسے بیمار کا خدا حافظ



رباعیات



آنکھون مین رہین وہ تو تصاویر بنجاے
آئین جو دل مین تو طاقت نہ رہجاے
گر یاد رکھے نام کا وظیفہ ہو سخی
بے شبہ زبان کی طاقت بڑھ جاے

ولہ

ابرو کا ہوا عشق تو خنجر مارا
مژگان نے کیا اسی طرح نشتر مارا
اسپر بھی سخی یار نے طرہ یہ کیا
زلفونکا جو سودا ہوا پتھر مارا

ولہ

اکدم وہ نہ شکل آشنائی دیکھی
ہر مرتبہ اوسکی بیوفائی دیکھی
وہ بت نہ ہوا رام سخی کا جس سے
بس ہمنے خدا تیری خدائی دیکھی

ولہ

جو مشک ہو اوس خط کے آگے گل سمجھو
زلفونکی مشابہ ہو تو سنبل سمجھو
مارا ہے جبتک ہے سخی مار سیاہ
سر پہ جو چڑھے سانپ تو کاکل سمجھو



قطعه تاریخ مسجد علی حسن صاحب رئیس قصبه کڑا از مصنف

نشان مسجد عبد الغفور بعد ابنیا
علی حسن ز عقیدت چنین بنا آمد

سحی چو کرد بدل فکر سال تاریخش
ندائے غیب نسبے خانۂ خدا آمد

۱۲۸۳ ہجری

تمت

دیوان سخی حصۂ دوم

ردیف (۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم الف (۵)

ہو وصف کیا رسول علیہ السلام کا
یارا نہیں کلیم کو بھی یہاں کلام کا

پاتا ہوں خط بہشت بریں کے مقام کا
نور خدا ہے روضۂ انور امام کا

کسطرح ہو نظیر علی کا جہان میں
پیدا کیا خدا نے کسی اپنے نام کا

کاسہ یہاں سبیل حسینی کا دیکھ لے
اے دل یہی نمونہ ہے کوثر کے جام کا

(۲)
ذاکر حسین کا ہوں جو دنیا میں اے سخی
مولا کے ساتھ حشر بھی ہوگا غلام کا
(۷)

زمانہ ہے خوشی کا خرمی کا شادمانی کا
وصال یار حاصل ہے مزا ہے زندگانی کا

مریض ہجر کی طاقت جو پوچھیں تم کہہ دینا
زباں پر نام ہے بار گراں ہے ناتوانی کا

رقیبو تم میں وہ کیا تھی کہ سب اگلا چلن بھولا
عنایت کا توجہ کا کرم کا مہربانی کا

اگر گردوں نے دکھلا چودھویں کا چاند تو دیکھا
ہمیں یاد آیا ہے نقشہ کسی کے نوجوانی کا

پهلا خورشید کو نور سحر کا کب میسر تها
پهر چلی وہ ہے فلک کی آ سپتی پهر بیاد دیکها

قدم اوٹهتا نہیں چلنے بن سنسید سانس لینے بن
تن ناتوان کیا بیچارہ سخی پڑا ہے پهر بیاد دیکها

(۴) عجب پیارا داستان مثنوی سکندر و پهر خضر ہیں
تپانتا ہے اسمین کچھ سخی کے بہی کہہ دیکها (۹)

یاد ہے پالی مین بخت اپنا یاور ہو گیا
پڑ گیا جو آ طبع پا تو نگین گوہر ہو گیا

اسقدر ہے نور تیرے رو کے انور ہو گیا
ماہتاب ان پر گمان سکندر ہو گیا

آج کی تیزی اتری ساقی نہ ہوگی کبهی
ہم تلک نوبت آئی وہ ساغر ہو گیا

اب ہوا اسو ناصح کے ساتھ اپنا یا نصیب
ہوگئے لاغر جب مین وہ سکتا لاستر ہو گیا

جان اکے غش قدسیہ ہو گیا اثر تو دیکهنا
جو اوگا نخل اپنے تربت پر صنوبر ہو گیا

خاک کوئی یار ہونے کی صفت کیا کیجے
جسکا ہر ذرہ فلک جا کے اختر ہو گیا

دیکهنا تاثیر جو نگین لی اوسکی لکهی
سنگ مع سے حرف کا نقش سنگ مرمر ہو گیا

جو کہا پیغام مین سمجها کلام الله اوسے
آپکا پیغام بر صاحب پیغمبر ہو گیا

(۴) آئینہ برداری اوسکی ہاتھ آئی ہے سخی
اب تو اپنے وقت کا مین بہی سکندر ہو گیا (۹)

حیف ثابت ہے نہ دامن نہ گریبان اپنا
موسم گل مین ہے اسد نگہبان اپنا

لیگیا سینے سے دلبر دل لال اپنا
آج پهچهے مین نہیں مرغ خوش الحان اپنا

ہند مین آکے جو دیکهی لب رنگین تیرا
لعل کو پهر نہ پسند آئے بدخشان اپنا

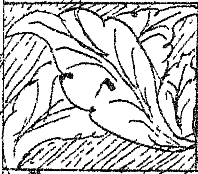
شوق ہے دشت نوردی کا ہمین نزور ازن
چھوڑ کر ہمین چلا جائے بیابان اپنا

شمع کو روشنی کا اپنے بہت دعوے ہے
ساق پاسے کچھہ اوٹھا لیجئے دامان اپنا

ہمسری اوس رخ تابان کے بہت مشکل ہے
موہنہ بنا آئے کہین مہر درخشان اپنا

کوچہ یار کو کیا ہمسے چھوڑا دیگی رقیب
کہین شیر و نسے بھی چھٹا ہی نیستان اپنا

یہان کبھی رتبہ شاہی تہا ہماری ہی لئے
ہر پری رو ہمین کہتا تہا سلیمان اپنا

ہم نہ مانینگے سخی گریہ یہہ بیوجہ نہین
تمکو دکھلایا کسی نے رخ خندان اپنا

ہم مر جو گئے ہین تو جلایا نہین جاتا
اس روٹھنے والے کو منایا نہین جاتا

ناطاقتی و ضعف کے ممنون ہین تو آج
سر زانوے دلبر سے اوٹھایا نہین جاتا

آنسو نکل آتے ہین قلق سے دم تقریر
قاصد سے مرا حال سنایا نہین جاتا

کیا آتش فرقت نے بڑی پائی ہی تاثیر
اس آگ سے پانی بھی بجھایا نہین جاتا

رکھ ہاتھہ پہ رکھا نکرو وقت تکلم
ہر بات مین قرآن اوٹھایا نہین جاتا

تربت سے ہی مین شرمندہ گناہون سے بڑا ہون
اللہ کے سرکار مین جایا نہین جاتا

کیا لطف شب وصل گیا نیند سے اوسکے
ہوتے ہی سحر اور جگایا نہین جاتا




کہئے تو سخی مانگئے کیا وصل کی دولت
کچھہ آج مزاج آپ کا پایا نہین جاتا

مرے قبر پہ سے پہر آئے کیون یہہ جمال کیون نہ دکھلایا

میں تو سو رہا تھا مزار میں مجھے کیوں نہ تمنے جگا دیا

ہوا غسل لائے جنازہ بہی تہہ خاک مجکو دبا دیا

ہمیں جو تنگ تھے گہر سے مزار تک بہی اجل سے کیسا ملا دیا

کہاں آبرو کی تھی آرزو کہاں عشق بت میں پہنسا دیا

میں تصدق اسکی خدائی کے جو دیا ہی مجکو گنوا دیا

بت خوشجمال کو دیکھکر ہمیں یاد بھہ گئیں نصیحتیں ۱۲ سعد

جو پڑہا تہا حضرت شیخ سے وہ سبق ہی ہمنے بہلا دیا

جو نکالوں آہ میں سینہ سے جو سناؤں نالہ بصد فغاں

تو عجب نہیں کہ کہے خدا مرا عرش کسنے ہلا دیا

مجہے دفن کرنیکے ساتھہ ہی مرے گلبدن نے وفا کے لی

جو گلے میں پہول کا ہار تہا وہ لحد پہ میرے چڑہا دیا۔

ابھی عیش کر وصال میں جو رقیب سامنے آگیا۔

وہیں اس نے غصے کہ چھپ رہوں میرا پاؤں چپکے دبا دیا

کہا ہمنے دلکے جو دیکھیں کہ ہمیں لگ بیٹھے تو بول اٹھے

اجی لاؤ چپکے چہپا ہی لیں کوئی جانتا ہے کہ کیا دیا

جو ہمارے موںہہ سے نکل گیا کہ ہمارا دل لئے آئے ہو

لگے کہنے اسکو بہی سوجھ سے کہیں راستہ میں گرا دیا

جہان پوچھا مرے جنازہ کو کسی اجنبی نے کہ کس کا ہے

ہیں تصدق اوسکے زبان کے میرا نام ہی کسی نے بتا دیا

وہ تمام شب کی جلی کٹی یہ پتنگ اپنا دکھا گئے

کہ سحر کے ہوتے ہی شمع کو سر محفل اوسنے بجھا دیا

مرے بیوفا سے پیام بر یہ ضرور جا کے ہی پوچھنا

کہ ہوا تھا ایسا قصور کیا جو سخی کو تمنے بھلا دیا

ہوئے ملیا برج مین اے سخی جو شریک اہل مشاعرہ

یہان شاعرون کے کلام نے ہمیں لکہنو کو بھلا دیا

آہ سوزان کا ہمارے جو شرارا ٹوٹا ۔۔۔ آسمان جل گیا اور اوسکا ہر تارا ٹوٹا

یار کا بند قبا توڑ کے ہم پچہتائے ۔۔۔ حیف یہ رشتہ جان کیون نہ ہمارا ٹوٹا

بلبلین آنے لگین خار چمن ہی لگنے ۔۔۔ ہار پہولون کا جو اوس گل نے اوتارا ٹوٹا

مرض ہجر گیا وصل کی نعمت پا لی ۔۔۔ آج صد شکر کہ پرہیز ہمارا ٹوٹا

وقت تحریر قلم ہاتھ سے وان کیا اوٹھتا ۔۔۔ نازکی سے نہ جہان خط کا کنارہ ٹوٹا

صدمہ تیر نگہ کا متحمل نہ ہوا ۔۔۔ شیشۂ دل مرا ہوتے ہی اشارہ ٹوٹا

۸

ہم تردد مین سخی اوسکو غنیمت سمجھے

کوئی مضمون جو ہاتھ آ گیا مارا ٹوٹا

۱۰

یار شمع ساق یاد دکھلائیگا ۔۔۔ آج پروانہ جلایا جائیگا

اپنے سے جب مجکو ہلکا پائیگا
برگ کاہ اوسدم بہت پچتائیگا

اے جنون صحرا کو کب لیجائیگا
کب تلک تلوا مرا کہجلائیگا

غسل میت کو مرے کون آئیگا
ابر رحمت ہے کرم فرمائیگا

دیکھینگے حال اپنا گر شمع و چراغ
یہہ ہنسیگا اوسکو رونا آئیگا

جسم مردہ مین مرے جان آئیگی
اونکی پاپوشکی جو ٹہوکر کہائیگا

ہجر جانان مین تو ہون مین جان بلب
بار غم کس سے اوٹہایا جائیگا

نازکی کرنے نہ دیگی مجکو قتل
یار سے خنجر نہ کہینچا جائیگا

زلف کالا سانپ ہے اے دل نچھو
دیکھہ اے نادان ڈسو کہا کہائیگا

عشق ابرو مین سخی بچ جائیگی
دوش پر قاتل کمان لٹکائیگا

نہین اورکے ہجر مین کہل کے کانٹا
ہوا ہون مین فرقت مین اوسکے گلے کا کانٹا

میری لاغری دیکھلے تل کے کانٹا
ارادہ مین ہے گر تقابل کے کانٹا

سوا مین پر اوسنے شرارت یہہ چہوڑی
چبا ہے ہر ایک ڈھیلے مین قل کے کانٹا

یہہ قسمت ہے بدہاتہہ گل پر جو مارون
تو لگتے ہی ہو میرے چنگل کے کانٹا

میرے پاؤن پڑتا ہے صحرا مین کیون یہہ
جو کہنا ہوا اسکو کہیے کہل کے کانٹا

دیا عکس مژگان نے ساقی تو دیکھو کہا
سمجھتا ہے ساغر مین ہے مل کے کانٹا

خدا ہیچ دیتا ہے اک آبلہ پا
ہے پابند جیسے توکل کے کانٹا

چمن مین نہین باینکا دینے والا
پڑے حلق مین کیون نہ بلبل کے کانٹا

پنایا سخی تونے مضمون مژگان
اسی فکر مین ہوگیا گھل کے کانٹا

کیا ہوا گر بند ہے گو یہہ روزن دیوار کا
دیدۂ دل ہی سے کر لینگے نظارہ یار

ہون مین بندا توان کیا بوجہ اوٹھے دستار کا
زاہدا یان بوجہ اوٹھہ سکتا نہین دستار کا

آنکھ نے مارا ہے ہون مشہور کشتہ یار کا
سچ ہے یہہ مار سپاہی نام ہو سردار کا

شاہین مژگان کے تو بندش کٹاریکی ہوئی
وصف مین ابرو کے مضمون بندھ گیا تلوار کا

بار سے نازک کمر لچکے پہ لچکے کہاتی ہے
چہوڑ دو صاحب بڑہانا گیسوے خمدار کا

پشت پر چوٹی ہے اور سینے پہ ہے ناگن سا عکس
صاف آئینہ سے بہی ہے جسم اپنے یار کا

باغمین ایک پہول کے بسے لئے پہرون آج
ہوگیا دہوکا جو ہمکو اوس گل رخسار کا

عاشق اب تو یہہ تہا ہی دن گل دیگر شگفت
دلکو مایل دیکہتا ہون بعد لیسے رخسار کا

جب بجا گہڑیال دروازیکو آیا مین رات
دہیان تہا اسد رجہ اوس پازیب کے جہنکار کا

او پری لو حور وش کہتا لقا اور شک مہر
چار آنکہین کر بہت مشتاق ہون دیدار کا

ماہ نو کو دیکہکر ہوتا ہے یہہ دلکو خیال
چرخ نے کہینچا ہے نقشہ ابروے خمدار کا

گرم بازاری جو ہے یوسف ثانی کی ہے
اب تو چرچا ہی نہین ہے مصر کے بازار کا

شب کو ملنے مین جو وہ لوٹا تو یہہ بھی مرگیا
رشتۂ جان سخی رشتہ تہا اوس زنار کا

زلف شب آسا ہے یا کالی گھٹا
گیسوؤن کی دیکھکر کالی گھٹا

مانگ مین سیندور دسنے سے ملا
کیا عجب چھپ رہے گر یہہ وہ ماہ

گائے وہ مطرب کہین ساون اگر
کچھہ تو جادو کر کے تھم جاوے مینہ

دیکھکر رخسار نورانی ترے
چشم میگون ہے کہ متوالی گھٹا

رعد نے اپنی چھپا ڈالی گھٹا
کچھہ شفق پھولی ہے کچھہ کالی گھٹا

آج چڑہ آئی ہے کل والی گھٹا
تو بجاوے رعد کے تالی گھٹا

آئی ہے اسے طفل بنگالی گھٹا
ہو وہہ کا رتبہ عالی گھٹا

۱۲

دام مین بیشک یہہ آئے اے سخی
دیکھے اوس کرتے کی گر جالی گھٹا

۵

پہر تجھکو عشق کاکل خمدار ہو گیا
آہو تو میری چال سے بیمار ہو گیا

سودائی کر دیا میری زلفون نے سانپ کو
تجلے حسن گرم سے شبنم پہ پڑ گئے

یہہ طوق اب گلے کا میرا ہار ہو گیا
پامال کبک بھی دم رفتار ہو گیا

دیکھی ہرن نے آنکھہ تو بیمار ہو گیا
بوسے مین لب کے نور مجھے نار ہو گیا

۱۳

کب نا ابر ان مرقد اقدس کہینگے یہہ
ابتو سخی بھی شاہ کا زوار ہو گیا

۸

عشق گیسوے صنم کا پہر اثر پیدا ہوا
آہ جب لکھنے لگے مجھے سامان تب قاصد نہ تہا

پہر بیمار اوز سر تو درد سر پیدا ہوا
لکھنے کی طاقت نہین تب نامہ بر پیدا ہوا

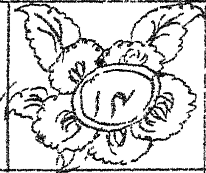
میں پھر اصحرا نوردی کو تو بولا دیکھکر　　　آج مدت پر یہہ مفقود الخبر پیدا ہوا

سخت حیران ہوں کہ دل لے کے سر کٹتا ہی نہیں　　　داغ عشق اوس بت کا نقش کالحجر پیدا ہوا

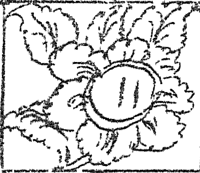
واہ کیا ثابت قدم ہی شمع اُف کرتی نہیں　　　کٹ گیا جب ایک سر اور ایک سر پیدا ہوا

ہی زبان اوسکی جو منہ میں ہو گیا ذوق ثنا　　　انگلیاں چوسیں تو ذوق نیشکر پیدا ہوا

وان ازل سے حسن ہے اور یہان ازل سے عشق ہے　　　وہ اودھر پیدا ہوا اور یہہ اودھر پیدا ہوا



اے سخی زلفیں دیکھا کر جسے یہہ کہتا ہی یار
ایک ہی جا جلوۂ شام و سحر پیدا ہوا



کاٹنا ہجر میں محال ہوا　　　ایکدن مجھکو ایک سال ہوا

سمجھا اوس رخ کو ماہ کامل میں　　　کیا میرے عقل میں زوال ہوا

ہجر جاناں میں جان دی ہمنے　　　خواہش وصل میں وصال ہوا

تھا مرا ناخن تراشیدہ　　　اوج گردوں پہ جو ہلال ہوا

وہ ہنسے برق کی چمک دیکھی　　　رو کے ہم لطف برشگال ہوا

بو سونگھا کے چھپائی زلفوں کے　　　اب میں مضمون بال بال ہوا

دیکھکر گل کو ہو گئی وحشت　　　رخ رنگیں کا احتمال ہوا

بوسۂ لب رقیب کو پانا　　　دہن یار کا اوگال ہوا

بوسے پھر مانگ گو کبھی ہمسے　　　بوسۂ زلف کا سوال ہوا

ہجر میں آنکھیں کھل رہی ہیں مری　　　خواب بھی اب ہمیں خیال ہوا

اوسکی تند کی سختی سے لئے کی تعریف
ہر نہال چمن نڈھال ہوا

میرا قصہ نہ کچھ افسانہ اونکا | وہ میرے شمع مین پروانہ اونکا
ہمارے ہاتھ سے سلجھیگا گیسو | دل صد چاک ہوگا شانہ اونکا
کہون کیا ہجر مین سکتے کا عالم | یہہ گھر ہے اندنون بتخانہ اونکا
کہین تو شیخ صاحب یان سُنے کو ان | نصیحت اونکی اور سمجھانا اونکا
وہان پازیب یان پاؤن مین زنجیر | پری وہ میر تو مین دیوانہ اونکا
اونہین بہائی ہمارے بے حجابے | پسند آیا ہمین شرمانا اونکا
غضب ہے دست نازک مین ہے تلوار | کہو کیا کہتا ہوگا شانہ اونکا
دعاؤن مین لج نہین گالیان ہین | سرآنکھون پر ہے میرے فرمانا اونکا
قفس مین عاشقون کے مرغ دل ہین | عجب گلزار ہے خوشخانہ اونکا
خدا اون گیسوؤن کو دے ترقی | مرے ہم پر گیا سودا نہ اونکا
سُنا بلبل قفس مین ہوگئین قید | ذرا دیکھو تو آب و دانہ اونکا
رقیبون کی نہین بند آمد و شد | مرے گھر کیا ہوا آتا جانا اونکا



یہان کی تہانہ داری ہے سخی کو
چلو جی دیکھ آئین تہانہ اونکا



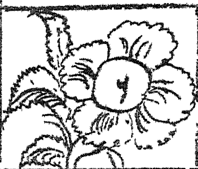
آگے زلفون کا تمہین سودا نہ تہا کیونکر ہوا | اے سخی بتلاؤ تو یہہ کیا ہوا کیونکر ہوا

صحبت جانان کو یاد اچھے رون گذر گئے نہیں
اوٹھ گیا پہلو سے دلدار آج کچھ کہلتا نہیں
کیا گلہ اوس سے کرے کوئی جو حضور سچ پوچھیے
اے فلک تجھ سے تو کسکی دعا خیر ہین
گر خدا کو شور بلبل رایگان کرنا نہ تھا

جبین با بر و بر ہم آزردہ خفا کیونکر ہوا
خط تو ہم تیطرح ملک جدا کیونکر ہوا
کہتا ہے تجھسے مرا شکدہ ادا کیونکر ہوا
ماہ نو یہ صورت دوست دعا کیونکر ہوا
گل ہر ایک گلشن مین آباد صبا کیونکر ہوا

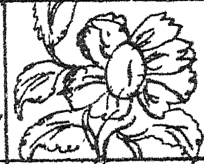


یہہ غزل بہیجون ظفر کو تو فرما مین سخی
جیسا مین شاعر ہون ویسا دہر اکیونکر ہوا

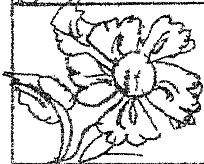


نے دلکا پتہ ہے نہ نشان مر جگر کا
تعریف سے ہم صاف کمر کھول ہی بیٹھے
دن بھر یہہ رہا ک اسی دختر رز کے
مردہ تھا شب ہجر مین مین او جلایا
یہہ منتظر صبح ہے اوس زلف کا قیدی

آبادی ہے پہلو نہ ادھر کا نہ ادھر کا
مضمون نہ بندھا جبکہ تری تنگ کمر کا
میخانہ سے زاہد نہیں سرکا نہیں سرکا
کیا سور کی آواز تھے بجا ہجر کا
زنجیر کی آواز یہ دہو کا ہے گجر کا



دیوانہ ہنون چاہ کے مین زلف پری کو
جائیگا سخی پھر کبھی سودا مرے سرکا



ردیف ب

یہہ نہ سمجھو نہیں مجکو ہوس جام شراب
یہہ بہی ٹوٹیگا جو ساقی ویسی توڑیگا ابرو

مین تو کہتا جاؤن جبتا وہ ان مکس جام شراب
دل ہے ہمدم مرا ورہمنفس جام شراب

جلسے مین نوش ہوش اُن آنکھون پہ رہتا ہے
طایرِ دل ہے مرا در قفسِ جامِ شراب

شکر للہ کہ یہان ہرنا و صلح فتاد
جنگ کے واقعی تو عوض ہے ہوسِ شراب

قہر ہے غیر کو دی جام کئی مے اے ساقی
مین وہ بادہ کش ہون کہ بچے خالی جامِ شراب

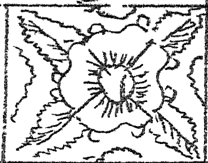
قافلہ جاتا ہے ساغر کیطرف رندونکا
ہے مگر قافلہ مینا جرس جامِ شراب

ہر دم آزردگی غیر سبب کیا ہے علاج
ورنہ ساقی نہین مجکو ہوس جامِ شراب

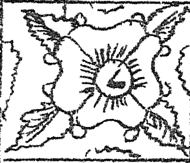
بزم مین غیر کے لیئے مے یہ چھوڑا تا بیشک
تہا مگر ساقی ہوس عکس جامِ شراب

کیا ارادہ ہے یہ رندونکی شکایت کا ابھی
حق کو ساقی است جز باز پس جامِ شراب

ساغر مے کی تصور مین چلی جاتی ہے
ہے مری عمر رواں بافرس جامِ شراب



منع اسطرحکی ہوتی نہ اضافت جو سخی
باندھتے لطف سے واللہ نفس جامِ شراب



ردیف ـ پ

اگر سینے مین فرمائین گذر آپ
مرے دلکی بھی لیجیے گا خبر آپ

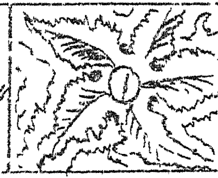
کبھی تیغ آزمائی کا تو ہو شوق
ہمین بھی پائینگے سینہ سپر آپ

تنِ لاغر یہ یان کوہ گران ہو
جو ڈالین سایۂ موئے کمر آپ

تمنا ہے کہ آنکھون مین جگہ دون
اگر رکھین عنایت کی نظر آپ

پیام وصل کی ہر بات کر لون
اگر سنیے کلام مختصر آپ

ہوا ہے عاشقون نے راستہ بند
ذرا دیکھین تو اپنا رہگذر آپ



اثر کرتی سخی یہہ آہ بے رشک
جگر رکھتے ہیں پتھر کا جگر آب



ردیف ث

جسے وہ رہے تا قیامت سلامت / ہم اب جس پہ مرتے ہیں حضرت سلامت

میں داماں محشر کو پرزے کرونگا / رہے بعد مردوں جو وحشت سلامت

خوشی کیا رقیبوں کی مرنیکی کیجیے / ہمیں بھی تو مرنا ہے حضرت سلامت

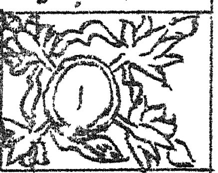
کفن کا نہ اک تار بھی میرا بگڑا / رہی حشر تک میری تربت سلامت

کیا خوش تجھے کرکے فردا کا وعدہ / رہے وہ صنم تا قیامت سلامت

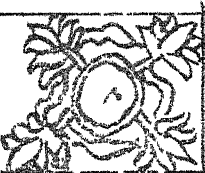
کہو اس مسیحا سے آنا ہو آئے / ابھی ہے مریض محبت سلامت

یہ القاب دو ہیں لکھوں کیا میں انکو / وفادار یا بے مروت سلامت

سوا میں پڑھیں غیر غالب کا مصرعہ / مبارک مبارک سلامت سلامت



کہی تو سخی نے غزل پر جو خوش ہوں
حضور خداوند نعمت سلامت



ردیف ث

وہاں زخم سے پیتے تھے ہم لہو کے گھونٹ / سو وہ بھی بند ہیں یاں عشق سے اب گئے گھونٹ

ہنوز دست حنائی کے چھوٹے تھے کہا / پیو جو ہاتھ سے وہ غیر لہو کے گھونٹ

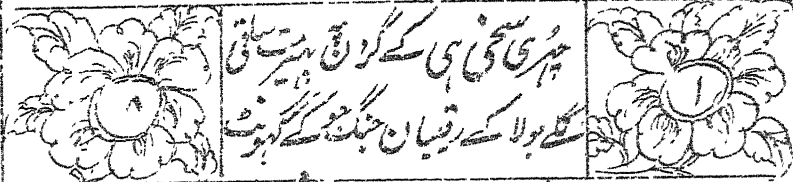
بغیر یار کے رند ساقیا نہ اتریں گے / بس اب ہمارے گلے کو عوض فو کے گھونٹ

نیند سے سٹالی جیوں میں آگئے
رہا ہوں آج توں پی کے تئیں پوچھ

مت نہ جیسے کو نظر نیاز پی لو ان
جیوں نین مست کے دونی

ہوا چشم مست کا لج ... سے ساقی
حلقہ میں آنکھ کے دو مست کے گوشہ

... نے دان نکالی ہے
پیٹ کا کیا مرے خواہ ... گوشت



چپ رہی سخی ہی کے گرد تج بہت ساقی
گلے ہو لاکے رقیبان جنگ عشق کے گہوٹ

ردیف ث

خط نہ اوس گل نے لکھا کیا باعث
بھول لیتے باد صبا کیا باعث

کسکا خون کیجکا خیر توں ہے
لال ہاتھوں میں حنا کیا باعث

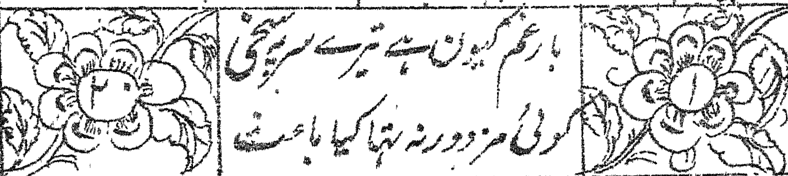
جب ہم مر گئے اوسنے افسوس
سنگ اتنا نہ کہا کیا باعث

کچھ بہانا تو ہوئیگا شب وصل
دہر بیٹھتے ہیں وہ خفا کیا باعث

روئی گلزار میں شبنم کیا وجہ
گل گلستان میں ہنسا کیا باعث

آنکھ تلوے سے ملی ہے کس نے
سرخ ہے کیوں کف پا کیا باعث

مت کچھ دل نے کہا پہلو میں
کیوں ادھر ہوکے خفا کیا باعث



یار رحم کیوں ہے ترے سر پہ سخی
کوئی مزدور نہ تھا کیا باعث

ردیف ج

پہونچے ہم پہاند کے ایوان جفاکار مین آج

وہ خطا کی کہ چنے جائینگے دیوار مین آج

بلبلین شاد رہین مجھسے جو گلزار مین آج ۱۲

سچ کہون بات بھی ایسے ہی تھی گفتار مین آج

اے جنون ضعف یہ ہے تن زار مین آج -

ہاتھ بندھتے ہین گریبان کے اک تار مین آج

آپکے آنے کے پہلے ہی سے بیتابی ہے

کہین گستاخ نہ ہو جاؤن مین انکار مین آج

دم نکل جائے نہ بلبل کا پھڑک کر صیاد

پھول رکھدے قفس مرغ گرفتار مین آج

چوسنے دے دہن زخم سے قاتل مجھکو

لب شیرین کا مزہ آتا ہے تلوار مین آج

کس صفائی سے کیا قتل مجھے قاتل نے

خون کا دھبا بھی نہ تھا خنجر خونخوار مین آج

بیچنے نکلے ہین ہم یوسف دل کو اپنے

آئین جو لوگ خریدار ہون بازار مین آج

زلف بھی سلجھی نہ تھی اب سے مژہ بھی الجھا
دل سے لپٹے اندھیری مد ہیر کے تار میں آج

یاں کیوں لہائے ہو دکھلا کے لنہگا رونکو
کس کے خون کیجئے گا بیٹھ کے دربار میں آج

کے بجے وصل کی شب ہے یہ کیا پوچھتے ہو
کچھ سنا ہی نہیں پازیب کی جھنکار میں آج

قفل دل عشاق ہے اوس کافر کا
چھوٹی سی کنجی بھی لٹکائی ہے زنار میں آج

تیسویں سال تو دس بیس کے وہ لینگے جی
پھر کے چھوڑواتے ہیں جو بیٹھ کے دو چار میں آج

مر گئی ہو کوئی بلبل نہ قفس میں صیاد
دیکھ کیا شور ہے مرغان گرفتار میں آج

آپ آئے یہاں مجکو خبر تک نہ ہوئی
کیسی آواز ہے پازیب کی جھنکار میں آج

جس سے فرقت کی شب ماہ نہ کٹ سکتی ہو
کیسے کاٹیگا الٰہی وہ شب تار میں آج

گالیاں دے لو برا کہہ لو جفائیں کر لو

سب لکھا جائیگا اللہ کی سرکار مین آج
کہنا مجنون سے کہ کل تیری طرف آوینگا
ڈھونڈنے جاتا ہون فرہاد کو کہسار مین آج
مایل زلف ہوئے عشق رخ صاف چھٹا
جاتے ہین ملک حلب گھوم کے تاتار مین آج

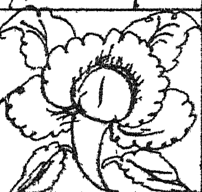
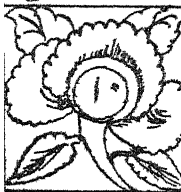



کاندھا دیکر مرے مردیکا کہا قاتل نے
ہم بہی حاضر ہین سحی آپکے بیگار مین آج

ردیف - چ

پیچ ہے بلا کا رکہتا ہے گیسوے یار پیچ
زلفونکا لینے واسطہ اوسکو نکال ڈال
بولو تو کسکے دلکی پہنسا ئیگی فکر ہے
مین بدگمان ہوا کہ بلائین نہ کہکی لین
چہوتا نہ خاک ہو کے بہی پاس عشق زلف
دیکہو تو کتنے الجہے ہوے دل نکلتے ہین

ایک ایک دلکی تہ ہین ہے سو ہزار پیچ
مر لطف سے دلمین ترے ہی جو پار پیچ
کیون گیسونکو دیر سے ہو بار بار پیچ
دستار کی ترے جو لٹک آئے یار پیچ
ابتک بہی کر رہا ہے میرا غبار پیچ
سلجہا و گیسونکا ذرا اک بار پیچ

مجہکو تو بیدلی کا دعویٰ نہین سحی
کیون مجہ سے کرتا ہے فلک کج مدار پیچ

ردیف ح

لحد مین ہین سو کے جان جہان روح — پسِ مُردن کہان ہین کہان روح

ہے پیری مین ضعیف و ناتوان روح — تم آجاؤ تو ہو جا جوان روح

ہوا کرتی تصدق ہر دم آکے جان — نہین پاتی ترے گھر کا نشان روح

دعا کے زندگی دی تجکو اے بت — اگر اٹھتا ہے سے زبان روح

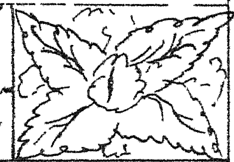
نہین بار ہوا فرقت نہین اوٹھتا — یہہ ہون لاغر کہ ہے بار گران روح

قفس سے چہوڑ جان آ کے چمن مین — ہے بلبل طبع کی آ باغبان روح

نچہوڑا ہجر مین بہی خانۂ تن — رگڑ وانگی کب تک ایڑیان روح

جلا دے مہربان آہ سوزان — نکل جائے کہین ہو کر دہوان روح

منڈیے آنکھین تو کسکی چشم الفت — چلی جا جہان جا چاہے جہان روح



سخی شیدا علی کا ہے فرشتے — باسانی نکال اے مہربان روح



ردیف خ

ہلکی سی ہوا سے ہاتھ مین لی یاسمن کی شاخ — تو ناز کی یہہ بولی کہ ہے لالہ منکی شاخ

کیا پہولتی ہی گلبہ درخت چمن کی شاخ — اوس گلکو دیکہکر نہین ہے کچہہ بہی سمن کی شاخ

آشیانے سے ایکدن بہی جدا نہین ہے بلبل — کاکل ہی یا کہ ہے کسی گلبدن کی شاخ

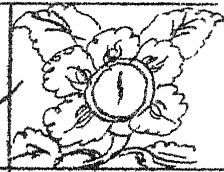
گلچین کو کیا نشیمن بلبل ہی سے ہے ضد — توڑین نہ آشیانہ زاغ و زغن کی شاخ

ہے کوہ کی صدا نہ ہوئی بار ور کبہی
یاں نخل آرزو دل کوہ کن کی شاخ

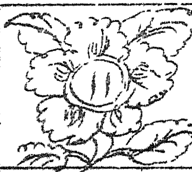
کس طرح پہل پڑے ہیں کہ جنہ اوسکا سب کہا
کیا آہ دیپہاری ہوئی ہے کہن کی شاخ

تہا میں شہید ناز ضرورت اوسکی تہی
قاتل نے نکالی بہہ تو کفن کی شاخ

جہولا کسی درخت پہ گلشن میں ڈالیے
سب راہ تک رہی ہیں تمہارے رسن کی شاخ



افسوس جی لگا کے نہ اپنی سخن لکہی
کیا خوب تہی زمین سخی نورتن کی شاخ



ردیف دال

اوس نے چہوڑی نہ ادا میرے بعد
کسکی آئیگی قضا میرے بعد

دیکہہ لونگا کسی مردن میں بہی
کیجیو جور و جفا میرے بعد

پہلے تہا عشق رخ صاف مجہے
بدر کو داغ لگا میرے بعد

پانون میں کسکے چہبینگے کانٹے
ہوگا کون آبلہ پا میرے بعد

کنگہی بالون میں ہوئی سرمہ لگا
اونسے کیا نہ کیا میرے بعد

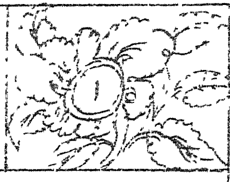
غم میں اس دیدۂ گریان کے مرے
خوب رونے کی گہٹا میرے بعد

ہون وہ مظلوم کہ اے بلبل زار
غنچہ تک بہی نہ ہنسا میرے بعد

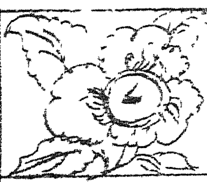
آئینہ مونہہ نہ جہان لگتا تہا
شانہ وہان سر پہ چڑہا میرے بعد

پری و حور کی تعریف جو کی
وہ حسین کہنے لگا میرے بعد

زندگی تک مری ہنس لیجئے آپ
پہر مجہے روئیگا میرے بعد



مجھ سا عاشق نہ سخی پاؤ گے
تا کہ ڈھونڈینگے قضا میرے بعد



ردیف ڈال

غیر کرتے ہین بار بار گھمنڈ — مین ڈرونگا کرین ہزار گھمنڈ

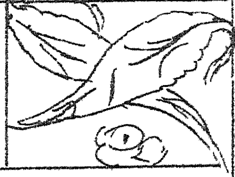
سایہ چیونٹی کا بھی نہین اوٹھتا — کیا کرے میرا جسم زار گھمنڈ

در جانان کی خاک چھانی ہے — کیون نہ رکھو نمین خاکسار گھمنڈ

مجکو اوس گل کا کوچہ بھاتا ہے — بلبلو تمسے کرے بہار گھمنڈ

عشق مژگان مین قتل ہونگا مین — اونسے نہ ہو آئیگا کٹ گھمنڈ

مے الفت کا جوش تو دیکھو — ہوگیا نشہ کا خمار گھمنڈ



مرغ دل کے سخی کے خبر نہین
یار کو ہے شکار گھمنڈ



ردیف ذال

ایسا پیارا کبھی آنکھون نے نہ دیکھا تعویذ — لیگیا دل کسی مہرو کے گلے کا تعویذ

تیری تصویر کہین ہاتھ میرے آجاوے — تو بناؤن اوسے مین اپنے گلیکا تعویذ

دل دھڑکنے لگا تھرانیلگا خوف سے جسم — سنتے کا ہیکو میرے قبر کا دیکھا تعویذ

دلربا بال وہ بہوئیرا سے کسیکا لے — اسمین تارا سا وہ سونیکا چمکتا تعویذ

اب میرے دل کے لگنے سے پشیمان کیون ہو — تمتو لٹکاتے تہے زلفون مین ہمیشہ تعویذ

وہ پری رو میرے قابو مین کہین آئیگا
ویسا عامل مجھے دیدے کوئی گنڈا تعویذ

پھر چلے آئے وہ عاشق کی مسکائین مین
کہین ملجا سخی کوئی جو جیتا تعویذ

ردیف ر

پہنتا پیرہن کیا عشق مین مین ناتوان ہوکر
گریبان میری گردن توڑتا طوق گران ہوکر

گناہون کے پڑینگے تیر دلپر جب وہ دیکھینگے
ہمین گھایل کرینگی یار کی مژگان سنان ہوکر

گئی اپنی جوانی تیر سے چلے ہی کے اندر
ہوا ہون پیر اب گوشے مین بیٹھونگا کمان ہوکر

بتون نے ہمکو مارا خاک ہوکر ہم بہی سمجھین گے
غبار اپنا انہین بہی رنج دیگا آسمان ہوکر

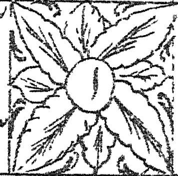
اگر سنئے تو کچہ مین بہی پہپولے پہوڑلون دلکے
شکایت ہجر کی کرنی ہے معروف فغان ہوکر

نکلنا ماہ کا مخلوق پر روشن ہے ہوتا ہے
مرے گہر رات کو تم آوگے پنہان ہوکر

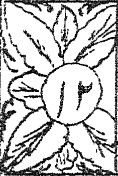
ہوا خواہی کچہ اوس رشک چمن کی اوسکو سکہلادو

ذرا بادِ صبا سے کہیو جا ہین گئے یہان ہو کر

ترے فرقت نے ایسی آگ سینے مین لگائی ہے
کہ ہر اک آہ مین دل نکلا جاتا ہے دہوان ہو کر



سخی وصف اوسکی مسی کا دامن نہین ممکن
ہمارے مونہہ مین سوسن بہی جو آئے زبان ہو کر



ردیف ڑ

ان حسینونکو دل زار نچہوڑ
بیوفاؤن کو وفادار نچہوڑ

دل کو رہنے دے گرفتار نچہوڑ
گر نہین چہوڑتا لاچار نچہوڑ

سلسلہ دار کا اے یار نچہوڑ
ہان ابہی ہاتہہ سے تلوار نچہوڑ

غیر بہی وصل کے طالب ہون اگر
تب مین جانون کہ تو انکار نچہوڑ

آشتی یار سے رکہنا اے دل
اور اغیار سے تکرار نچہوڑ

صدمہ ہجر نہین اوٹہنے کا
تو مجہے جان کے غمخوار نچہوڑ

دل سے اوس شوخ کا گہر چہوٹ نہ جائے
کہدو اندہے سے کہ دیوار نچہوڑ

اے جنون ہاتہہ سے جلا جاک ابہی
اس گریبان کا کوئی تار نچہوڑ

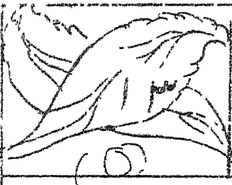
دیکہہ اے آنکہہ نہ جی بہیلے گا
ہجر مین آنسو کا تار نچہوڑ

جو بلا آئے بلا سے اے دل
عشق گیسو کا سروکار نچہوڑ

آنکہہ دکہلا کے کدہر جاتا ہے
اے مسیحا مجہے بیمار نچہوڑ



ملہی جائیگا سخن یار کہین
تو کوئی کوچہ بازار نہ چھوڑ



ردیف ز

سرد مہری نہ کر آجائین جو دو چار عزیز / آ رضائی مین چھپا لون تجھے اے یار عزیز

سر کٹانے بھی ہم آئی ہین تیغ ہے دار عزیز / لو میری جان گئی انکو ستمگار عزیز

تو جو چھوڑ لیسے کسی کے نہ چھٹا یار عزیز / دوست مجبور رہو ہو گئے لاچار عزیز

غیر سے گر کے اشارے مجھے فرمائی ہین / ہوگا معشوق کو ایسا ہی گنہگار عزیز

کان پر رہتے ہین چھم چھم کی صدا کے مشتاق / پھر سنا دی ہین پازیب کی جھنکار عزیز

چادر دشت ہی مجھے رسے کو جنون نے / کوہ کن نے نہ کیا دامن کہسار عزیز

چشم جانانکو جو دیکھے ابھی کہین بیمار ہے مت / باغبان انکو ہی بہت نرگس بیمار عزیز

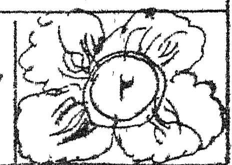
سر کے ٹکر لیسے صدمہ نہ پہونچے پائی / اے جنون اونکو رہا کرتی ہے دیوار عزیز

بعد مردن سگ جانان کے میرے ہڈی کہانے / دوست تو مجکو ہماکی نہین منقار عزیز

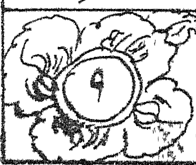
ہجر مین بیٹھے ہو دو دن پلک مار دونگا / پیار دیدہ کا نہین ہے مجھے دیدار عزیز

اونکی فرمانیسے دہ دو دست ہی سہل ہین / کیون کیا کرتے ہین فرمایش دشوار عزیز

پاؤن او ٹھتے نہین صحرا اب آگے دیکھو / ہین بہت آبلہ پا کو میرے خار عزیز



تو سخن اور یہ بر عکسی قسمت دیکھو
ہمکو اقرار پسند اور اونہین انکار عزیز



ایک سو رنگی ہمیں نکلی طبیعت یار روز
ہوتا رہتا ہے نیا جھگڑا نئی تکرار روز

دیکھتا ہوں دکھاتی صورت ہے یہہ نگار روز
ایکدن آتے نہیں کہہ جاتی ہیں اقرار روز

عشق میں آنکھوں کے ہو تجھتے ہیں ہم زار زار روز
پوچھو اتنا بھی کیوں رہتے ہو تم بیمار روز

حسن کی خیرات کا سایل ہوں میں رشک گل
عاشقوں سے تیرا دروازہ رہے گلزار روز

لا یہ ہر قاتل لہو اپنا چھپا سکتیں آگے
خشک رہتی ہے زبان خنجر خونخوار روز

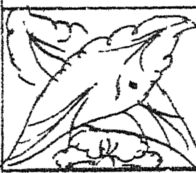
دل نہ کہنا مانیگا الجھیگا زلف یار میں
جان نے دو میری بلا کیوں کرو اصرار روز

بار الفت لیجئے یا دے سکی نقدی ملے
اب ہو گئی ہے صاف صاحب منت کی بیگار روز

جب تلک اغیار کے دم میں رہا قاتل میرا
چار انگلی میان سے باہر رہے تلوار روز



تیری ہر مشکل سخی آسان ہو جایا کرے
رکھہ برابر اپنے نام حیدر کرار روز



ردیف س

ابروے یار نہیں ابروے خمدار کی پاس
ایک تلوار ادھر اور ادھر تلوار کی پاس

ہے مرا رشک چمن میرے تن زار کی پاس
دیکھ بلبل کہ نیا پھول ہے یہہ خار کی پاس

جان باقی ہے فقط اپنے تن زار کی پاس
ایکدل تھا وہ رہا کرتا ہے دلدار کی پاس

میری صحبت کا مزا پایا نہ اغیار کی پاس
یار نے دیکھ لیا بیٹھکے دو چار کے پاس

بھیجتے ہیں دل مشتاق کو ہم یار کے پاس
کاش رکھ لیں تن نازک اسی دیوار کے پاس

رات اغیار سے سرگوشیاں ہوئی کیا نہیں
ہم بھی تھے کان لگا کر تری دیوار کے پاس

متصل دشت کے آتے ہیں ہم مجنوں کی
آب دہ گوہر دندانکی اگر دکھلائیں
مردم چشم کہا او صف مژگان کیسے

نالۂ فرہاد کا سن لیئے ہیں کہسار کی پاس
جوہری پھر نہ کھڑے ہوں در شہوارکی پاس
ابھی صف بستہ سپاہی ہیں یہ سردار کی پاس

ہند میں دلسے یہی مشورہ ہے تیرا سخی
گھر بنے روضۂ ... علم دار کے پاس

ردیف سین

گہ اشک میں گہ سوز شمع ل گہے باب و گہے باتش
مفارقت میں ہما میں مایل گہے تآب و گہے باتش
قدم اوٹھے گہہ آتش کبھی یہ سوچے کوئیں میں ڈوبوں
فراق میں جی مرا ہے مایل گہے بآب و گہے باتش
کبھی ہوا سوز دوستونکو تو گاہ رہتے ہے چھپہ تارے
ہمیشہ رہتی ہے میری محفل گہے بآب و گہے باتش
کبھی تو پانی میں ہوں بہاتا کبھی جلاتا ہوں نقش جستجو
مراد ہوتی ہے میری حاصل گہے بآب و گہے باتش
سنہری رنگونکے آگے زمانہ تہا منا اب سزا ہے اوسکی
طلائی زرگر ہو کیوں نہ داخل گہے بآب و گہے باتش
گر گیا ترا برا پنا دفن تو یوں جلادیگی اپنا مرقد

یہہ خاک ہوگی ہماری شامل سگے یا بستر کبھی بالش

۲ نہایا دریا سے فکر مین بہی جا کے بہنا سو غم سے اکثر ۵
سخی تمہارا ہوا ہے داخل کبھی دوپٹہ ابھی بالش

بام پر چاندنی وان تجہسے ہے یا عرش پہ فرش
چھٹکی ہے چاندنی پر چاندنی یا فرش پہ فرش

کہچ گیا اوس ماہ سے کیا رات کو جلسہ ہوگا
آج کیون لوگ لئے جاتے ہین یہہ فرش پہ فرش

بام پر پاس صنم کے ہون کہ نزدیک خدا
کوٹھے پر مسند عالی ہے کہ ہے عرش پہ فرش

بزم مین آمد دلدار کی اللہ رے خوشی
مارے فرحت کے ہوا جاتا ہون مین فرش پہ فرش

کس کی آمد ہے جو گرمی یہہ گوارا ہے تمہین
۳ کیون بچھاتے ہو سخی مشعلہ برشش پہ فرش

ہر مرتبہ کروا لی ہے تکرار فراموش
اے یاد نہین ہمکو سزاوار فراموش

کرتے جو نہین یاد کو اغیار فراموش
ہم بہولنے والون سے ہدو یار فراموش

لو وصل کا ہو کیون نہ سروکار فراموش
انکار ہو نہین یاد ہے اقرار فراموش

سر پہ جو پڑا ایدل نہ کبھی ہجر مین چہوٹے
ہان یاد کے گہر کی ہے دیوار فراموش

کیا فصل بہار میں بادی کہو امید
صیاد کو ہین مرغ گرفتار فراموش

گہڑیال کی آواز پہ کہتا ہون تو وہ آئے
ہوتی تہین پازیب کی جہنکار فراموش

بلبل کو بہلا فصل خزان میں بہی نہ آرام
بہولا نہ کوئی گل نہ ہوئی خار فراموش

وہ ہوش نکلتے ہیں سے زخمین ہیں جن کے
یان وار فراموش نہ تلوار فراموش

دوہرا گئے ہر دانہ تسبیح کو ہم پیر
سو بار کیا یاد تو سو بار فراموش

محشر میں تو اے جان مجہے یاد کرو گے
وان بہی نہ کہین ہو نہ گنہگار فراموش



پہلے ہی سخی بوسہ کے طالب ہوئے ہوتے
چڑہتے تو ابہی دست تجہے دو چار فراموش



ردیف - صاد -

صدف کو دیکھتے ہیں پیش چشم تر ناقص
ہمارے اشک کے قطرے ہیں گہر ناقص

کم سے یار کی تشبیہ ہے مگر ناقص
ہماری آنکہہ میں جچتے کی ہے گہر ناقص

لگے نہ آگ فلک میں کہیں خاک ہو جاتا
یہ کیسے نالہ سوزان میں ہیں شرر ناقص

سوئے رقیب نہ جانا تمہین مبارک ہو
وہ سر زمین ہے منحوس اوسکا گہر ناقص

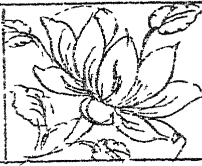
ہم اپنے سینہ پہ نازان تہا اپنے ابرو پر
نہ اونکی تیغ بری ہے نہ زبان سپر ناقص

یہ دل پہر لگا نہیں تعقیب سے لینگے
لیا تہا آپنے کیون سمجہے تہی اگر ناقص

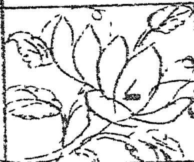
ہوا حلال یہان مرغ نامہ بر میرا
ملی ہے آج یہ اوڑتی ہوئی خبر ناقص

گیا جو قاف میں جل پر نہیں نکلتا ہی
تمہارے حسن کے دریا میں ہے بہنور ناقص

صفت ہے یار کی کندن سے رنگ کی گرمی
مگر نظر میں ٹھہرتا ہے اب نہ نقش



ہر اک حسین پہ مرتے ہو جان جاتی ہے
سخی تمہاری طبیعت ہے کسقدر فیاض



ردیف ـ ض

کہتے ہیں چاندنی ہے یہ ضیا یار کا فیض
میں کہوں صاف یہ ہے تیرے رخسار کا فیض

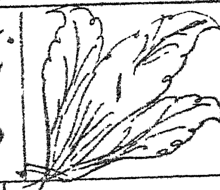
کوئی تخصیص گلستان ہی پانے کی نہیں
عالم آفاق میں ہے ابر گہربار کا فیض

اس گدا کو بھی عطا کیجئے بوسہ لبکا
آپ کے نسل میں مشہور ہے سرکار کا فیض

سجدہ کرنا مجھے آیا ہے بدولت اوسکے
شیخ جی دیکھئے للہ در یار کا فیض

سمجھے وہ دلمیں ٹھکانے لگی دولت آج
تا یہ محتاج جو پہونچے کسی زردار کا فیض

جھیلتا ہوں جو میں ہجر کی کالی راتیں
یہ تو ہے زلف سیہ کے تری بیمار کا فیض



بچ گیا لیجئے مرنے سے سخی آپکا آج
دیکھئے اپنی ذرا چھوٹے ہی اقرار کا فیض



ردیف ـ ط ـ

یار نے اب تلک نہ بھیجا خط
آج پھر جائیگا ہمارا خط

درد انگلی میں ہے نزاکت سے
یار سے غیر کا ہے پھاڑا خط

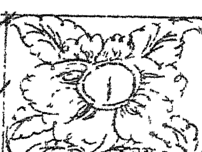
قاصد اوسمیں ہے وصل کی خواہش
غیر کو تو نہیں دکھایا خط

جنکی طفلی ہمیں قیامت تھی
وہ جوان ہو گئے نکالا خط

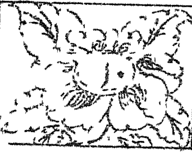
ہیں جو اک حسن کے اوصاف
تیغ جوہر ہے پارسا ہے بت
لی ملاقات نصف کی لذت
آ کے قاصد نے مروتی کہو
ہیں جو دو تین غیر یار کے پاس
چار سطر وہیں ہوا ایک درست

قطعہ

لکھتے لکھتے ہوا ہے دریا خط
جسم پر غیر کے پڑے گا خط
ہمنے اونکا گلے لگایا خط
ہو گیا نسخہ مسیحا خط
انکے ... اونکو نہ لکھنے آیا خط
فقرہ انشا عبارت املا خط



کیوان مصحفی بار بار ہنستے ہو
کیا کچھ اقرار کا ہے آیا خط



ردیف - ظ

اونکے بیمار کا خدا حافظ
مر گیا کوہ کن بھی شیرین پر
وہ نہ وعدہ کرے تردد ہے
سایہ کاہ بھی ہے کوہ گران
پہنسا پنجے میں انکے ظالم کے
کبک رفتار یار دیکھتا ہے
بعزم بوسہ یہ یار کہتا ہے
ہمتو فرقت مین جان دیتے ہین

اس دل زار کا خدا حافظ
اب ہے کہسار کا خدا حافظ
وجہ انکار کا خدا حافظ
اس تن زار کا خدا حافظ
اس دل زار کا خدا حافظ
اوسکی رفتار کا خدا حافظ
میرے رخسار کا خدا حافظ
شوق دیدار کا خدا حافظ

لیکے دل یار ہمسے کہتا ہے
کہو دلدار کا خدا حافظ



تم تو جاتے ہو سوے خانۂ سخی
اب ہے گھر یار کا خدا حافظ



ردیف عین

کروںگا سامنا جو کریگی غرور شمع
یاں سے کہین نہ یار گیا ہے نہ دور شمع

ہمکو تو یار کے رخ روشن سے عشق ہے
پروانہ کو دکھایا کرے اپنا نور شمع

مسند پہ بیٹھکر اسے منگواؤ سامنے
پاس ادب سے تمکو کہیگی حضور شمع

آنسو کا تار کیوں ہے نہ اسکا سبب کھلا
کیا تیری نشے کا ہے دیتا سرور شمع

محفل میں آپ ہی نہیں مکر کے اپنا سر
فانوس کو کریگی کہیں چور چور شمع

کہتے ہیں یام پر رخ روشن دکھا کے وہ
دیکھو وہ جل رہی ہے اسے کوہ طور شمع

یہہ سچ مثل کہی ہے کہ عادت کو دخل ہے
سر کٹنے پر کریگی وہی پھر قصور شمع

شرمندہ ہیں مرے صنم ہفت ساں سے
غلمان چراغ مہر پری بدر حور شمع



جس شخص نے سخی اسے چاہا رولادیا
روشن ہوا یہہ ہمکہ ہے بے شعور شمع



ردیف غ

وہ میرے نظم کا کھلا ہے باغ
جسکے آگے جہان مین کیا ہے باغ

دیکھہ لو تم تو بھول جاؤ چمن
داغ سے دل مین وہ کھلا ہے باغ

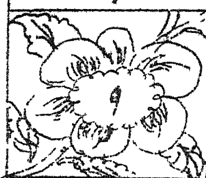
قطعہ

سیر کے تئیں میرے ساتھ وہ گل
غنچۂ دل میرا مسرت سے
اے خزاں تیرے یاں تو آئی ہے
داغوں سے دل بھرا ہوا ہے مرا

دل کے بہلانے کو چلا ہے باغ
کھل گیا اس وقت ہو گیا ہے باغ
سو کہو کا جو ہرا بھرا ہے باغ
پھولوں سے یا بھرا ہوا ہے باغ



دیکھو اگر سخی کے داغ جگر
کہاں جاتے ہو کیا بلا ہے باغ



ردیف ف

اڑ کے بہشت میں جاؤں او ستمگر کی طرف
آئے گر جھونکا صبا کا جسم لاغر کی طرف

وہ ہوں پروانہ اگر دیکھوں میں پتھر کی طرف
آپ سے دوڑے چلے آئیں مرے سر کی طرف

عاشق مژگاں نے دل قاتل کا ہے شر کی طرف
نگڑی تیوریں نظر پڑتی ہے خنجر کی طرف

ہوں بہت لاغر نہ ہوگا بار مرغ نامہ پر
کھینچ لیجائے لیے چل پر میں دلبر کی طرف

اشک کے طوفاں کی یاں تو داد کچھ ملتی نہیں
دیدۂ گریاں کو لیجاؤں سمندر کی طرف

تنگ کرتا ہے ہمین اس کا عوض بہی جائیگے
آج دل کو بہیجتے ہین اوس ستمگر کیطرف

وہان مجہہ دیوانہ کو مژگان کا ہے جو دشنہ
کیسی رگ پہولی چلی آتی ہے نشتر کیطرف

چوٹ سی لگتی ہے دلکو یاد آجاتے ہین خال
ہجر مین دیکہا نہین جاتا ہے اختر کیطرف

کوئی ہمکو پوچہتا آئیگا تو کہدینا سخن
آج مدت ہو گئے ہین اوس ستمگر کیطرف

۱	ردیف قاف	۹

رہتا ہے قمر یار کی تصویر کا مشتاق
خورشید ہے رخسار کی تنویر کا مشتاق

مین ہون نہ کبہی زلف گرہ گیر کا مشتاق
سودائی ہوا کرتا ہے زنجیر کا مشتاق

پروانہ ہے جان سوز رخ یار نہین ہے
رہتا ہے سر شمع بہی گلگیر کا مشتاق

دکہلاؤ خط و رخ کتابی کہ بہت ہون
قرآن کا قرآن کی تفسیر کا مشتاق

زلفوں کو دکہانیکو کہا مین نے تو بولے
سودائی ہوا طوق گلوگیر کا مشتاق

جلد آئے کہین یار کہ بر آئے تمنا
رہتا ہون بہت آہ کی تاثیر کا مشتاق

اے مرغ دل آسلنے سینے سے نکلکر
تیر نظر یار ہے نخچیر کا مشتاق

جبکہ شب مہی مین گہتی نظر آتی ہے شب وصل
تعجیل وہ نہین در مین تاخیر کا مشتاق

اسیر ہو لیا ہوں سمجھی میری نظر مین
رہتا ہون ان دنون خاک در شبیر کا مشتاق

ردیف کاف

بے میرے وہ نہ آئینگے میرے مکان تلک
مین جاؤن وہان تلک تو وہ آئین یہان تلک

پہونچے فلک تلک کہ بڑے لامکان تلک
بتلاؤ جا کے آہ ہماری کہان تلک

آخر سے دل اوڑا دیے کہکشان تلک
یہہ راستہ گیا ہے کسی کے مکان تلک

یار آگیا تو شکر ہی مین شب گذر گئی
شکوہ کا حرف آنے نہ پایا زبان تلک

ٹھوکر نظر کی اوس سے سنبھالی نہ جا سکی
دوڑی نگاہ کیا کمر ناتوان تلک

پاس اونکی ایکدن ہمین قسمت نہ لیگئی
دربان مین بیٹھتے گئے پاسبان تلک

روئے اشک یار کے آنیسے تھم گئے
تھمتا ہے اوسکو دیکھ کے آب روان تلک

نا قوتی سے بلبلین ہین قفس مین ناتوان
فریاد کی صدا نہ گئی باغبان تلک

اللہ رے سوز آتش فرقت ترا کمال
دل جلگیا نکلنے نہ پایا دہوان تلک

اب بار عشق یار اوٹھانا محال ہے
یا ہم کبھی اوٹھاتے تھے کوہ گران تلک

کیا بلبلون سے ضد ہے سحر اوسکو یا غبین
صیاد نے اوجاڑ دیئے آشیان تلک

ردیف گاف

خواب مین ہون دیکھتا سنگ مین گل چمن مین آگ

دیکھون مجھے دکہا سکے کیا سنگ مین گل چمن مین آگ

کہتا تہا آگ سنگ مین بوتا تہا چمن مین گل ـ

یار کے رعب سے کہا سنگ مین گل چمن مین آگ

بت مین لپٹے تہا مین ہار باغ سے چلے خلیل کا

دیکھو بنیا یہہ ماجرا سنگ مین گل چمن مین آگ

عرق رخ نگار سے برق نگاہ ناز سے ہو

یار کبھی دکہا سکا سنگ مین گل چمن مین آگ

قدرت حق سے اے سخی کیا ہے بعید خلق مین

ہونے لگے جو برملا سنگ مین گل چمن مین آگ ۱

ردیف ۔ لام

زنجیر ہے گیسو گیسوے غنچہ شکن مین گل ہے

گلزار مین ہے مشک اگر تو ختن مین گل

بلبل ہمین دکہاے بہلا کیا چمن مین گل

ایسے ہزار رکہتے ہین اپنے بدن مین گل

کالے کو گورا یا لا بنانے نہ دین گے ہم

گن ہوائے نہ زلف شکن ور شکن مین گل

کہدو ہمارے ماہ کو خواہش ہے ہار کی ـ

کندہ ہو اسکے آسے مہر درخشان کرن مین گل

ہاے عزم سیر باغ یہہ کس گلعذار کو ہو ۱۲

گلچین چہپانے جاتے ہین صحن چمن مین گل

سمجہا کرے ہر اہل زمین ہالہ ماہ کا ہو

ہنسلی کا یار کے ہے یہہ چرخ کہن مین گل

تشبیہ دی ہے عارض رنگین یار سے

پہولے سماتین گے نہ کبہی پیرہن مین گل

دانتون سے اوسکے موتیون نے کی ہے ہمسری

اب دیکہین اسکا پہولتا ہے کیا عدن مین گل

آج اوسکے بزم مین ہے تکلف بہار کا

ڈالی کے جاہین ظرف عقیق یمن مین گل



پہنکا جنون نے وادی پرخار کی طرف

ہمنے سحی نہ دیکہنے پائی وطن مین گل



اوٹہاؤ اون کو تم ہون جو پیار کے قابل

سخی یہہ خیر تو ہے اختیار کے قابل

لگا دے اسکو بہی اے باغبان ڈالی مین

اگر ہو غنچۂ دل میرا ہار کے قابل ۱۲

کبوتروں کو نہ دینا تھا نامہ اوس گل کا۔
یہہ قاصدی تھی نسیم بہار کے قابل ۱۲

خط اون کے بہو سے رخسار پر نہ ظاہر ہو
یہہ گل نہین ہے اوڈ خار کے قابل ۱۲

گدا ہون یار کے در کا بہبوت مل لونگا
لباس ہے خوب ملا خاکسار کے قابل۔

خیال زلف رہے دہیان رکھین چہرہ کا۔
کیا ہمین اسی لیل و نہار کے قابل ۱۲

نہ قدردان نہ منصف نہ آشنا نہ رفیق
سخی کا وقت بہی ہے یادگار کے قابل

۶	ردیف میم	۱

انکشاف راز الفت پر نہ کیون سر ہو قلم
جرم اظہار محبت پر نہ کیون سر ہو قلم

تیر یان لگتے ہین اے دل عشق مژگان یار مین
تیغ ابرو کے محبت پر نہ کیون سر ہو قلم

شمع کیا گل گیر سے سر کٹنے کا شکوہ کرے
ہے وہ مجبور اپنے عادت پر نہ کیون سر ہو قلم

شمع محفل مین جلاتی ہے جو پروانونکو روز
سکہے اوسکا اس شرارت پر نہ کیون سر ہو قلم
ہمکو اپنے قتل پر دم مارنیکی جا نہ تھی
ہے وہ آمادہ شجاعت پر نہ کیون سر ہو قلم
لکھ طرح جو سخی سکے کہنے سے تو ایک غزل
قافیہ اوسکا ثبت پر نہ کیون سر ہو قلم
یہہ تمنا ہے کہ پہنچے وہ ترا سر ہو قلم ۱۲
تو کہون مین سرنگون ہوکر کہ بہتر ہو قلم
بلبلون کو ایک صدمہ دینے ہین صیاد کیا
پاؤن کاٹین پر کٹے بازو سکٹے سر ہو قلم
خنجر قاتل مرے گردن پہ آخر مڑ گیا
سخت جان ہون مین مرا سر فاک پتھر ہو قلم
آج موندہ ہوئے گا وہ گل یا چمین اے باغبان
اسلئے مسواک کے شاخ گل تر ہو قلم
اے سخی بہی اب مخاطب ہے غزل کہنی مین آج
قافیہ تبدیل اوس کا بہی مکرر ہو قلم

تیغ ابرو کی صفت تحریر کب تک ہو قلم

الغرض پڑ جائینگی شمشیر کرنے کی دو قلم

درد ہوگا یار سے لکھا نہ جاوے گا کبھی

انگلیاں نازک ہیں صاحب ہاتھ میں مت لو قلم

شکوہ قاتل کا یا عرضی حشر میں لکھتا ہوں میں

ساتھ میرے لاش کے مرقد میں بھی کہدو قلم

شعر گوئی میں مرا اور غیر کا لو امتحان

دو دواتیں لاؤ اور دو سپید کاغذ دو قلم

اے سخی کیا دیدۂ گریان کا کچھ لکھا تو حال

بہہ رہا ہے آج کاغذ پر یہ کیوں رو رو قلم

فرہاد قیس نے جو الم پایا کم سے ۱۱۲۲

تقسیم ہو گیا تھا یہ کچھ اپنے غم سے غم

زانو تلک یار سے لئے نہ تکیا انہیں کبھی

اغیار تیرے بزم میں جاتے ہیں جم سے جم

دے لو ہزار گالیاں راضی نہ ہو گے کیا

سو بوسے بھی ہم لینگے اگر لینگے کم سے کم

محفل میں جو پکارے کہ دلبر ہمارا کون

وہ طفل شوخ سنکے لگا کہنے ہم سے ہم
کی اخذ قد سے راست قدی تیر نے سہی
سیکھا کمان نے یار کے ابرو کے خم سے خم

۱۳	ردیف نون	۱

بڑا اندیشہ ہے دیکھیں کدہر فرقت میں جاتے ہیں
خدا پہلے بلاتا ہے کہ وہ پہلے بلاتے ہیں
مزا اب ضربت شمشیر قاتل کا اوٹھاتے ہیں
شہادت کی جو ہمکو بہوک ہے تلوار کہاتے ہیں
بہا ور سو روان یان آکے لوہا مان جاتے ہیں
خم شمشیر ابرو دیکھکر گردن جھکاتے ہیں
نہ ہم بولیں حسینوں سے نہ وہ بولیں رقیبوں سے
وہ ہمکو آزماتے ہیں ہم اونکو آزماتے ہیں
ضعیفی میں چھوڑ انیسے وہ کوچہ چھوٹ سکتا ہے
تاسف کے سوا ان پانو بھی تہ لڑکھڑاتے ہیں
مرے اللہ حافظ رہیو تو نازک کلائی کا
جنازہ میرا دست نازنین سے وہ اوٹھاتے ہیں
ابھی رد کا تہا ان انکھونکو پھر باہر نکل آئے

یہ لڑکے کب کسیکی بات پہ خاطر میں لاتے ہیں

ہے کس رشک چمن کے آئینے سکتے کا عالم ہے
کہ گل ہنستے ہیں گلشن میں نہ غنچے مسکراتے ہیں

فرشتوں کو خبر دو خیر ہو نگین آسمانوں کی ۱۲
وہ نالے کرتا ہوں جو عرش کے پائے ہلاتے ہیں

بنا کر مرگ عاشق اونکو افسردہ نکر دینا
سنا ہے اپنے گھر میں آج وہ گانے بجاتے ہیں

عجب اس عاشقی کا الٹا پلٹا کارخانہ ہے
ہمیں روٹھے ہیں اونسے اور ہمیں اوسکو مناتے ہیں

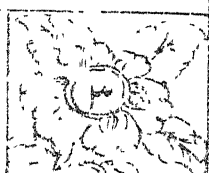
جہاں تھا بیٹھنا مشکل وہاں سے اوٹھنا مشکل ہے
کہ پاؤں انکی انگوٹھے سے مرا دامن دباتے ہیں

سنی ہے صید آہو کی لئے کس شوخ کی آمد
سبھی جو خار ہائے دشت ہیں آنکھیں بچھاتے ہیں

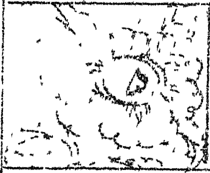
۲ دیگر ۵

لعل لب کا خیال کرتے ہیں — منہ طمانچوں سے لال کرتے ہیں
عید میں غیر کے گلے نہ لگیں — کیوں ہمیں وہ حلال کرتے ہیں
مدرسے کے رو صاف کا مذکور — نجم سے ذکر خال کرتے ہیں

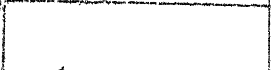
روز گلگشت سے وہ گلشن ہین ہر شجر کو نہال کرتے ہین



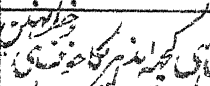
حالت نزع دیکھہ کر بولے
اب سخی انتقال کرتے ہین



نہین جاتا شب کالی بلا سے ہی کیا ہے حضرت دلکو خبر ہی نہین



سر شام سے زلف و تاب ہی ہین ہی کچھہ لیئے ہر کا خوف بہی خبر ہی نہین



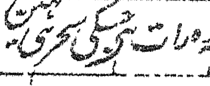
کبھی تیغ نگاہ کی وار سے کبھی تیر مژگان کا نشانہ ہتا

کبھی خنجر ابروئے یار چلا مرے سینے کے مثل سپر ہی نہین

رخ صاف کو تیرے قیاس کیا ہمین شام ہی کی وہ روز سے یہہ



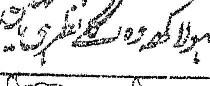
تیری زلف دراز کو جان گئے یہہ وہ رات ہے جسکی سحر ہی نہین

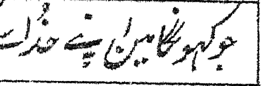


کسی اور کو جا کے دکہائیگا یہہ کرشمہ و غمزہ و ناز و ادا

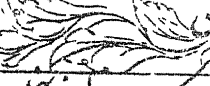


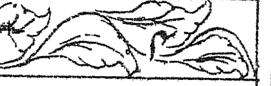
یہان آنکھہ ملاتے ہی جا کے گئے کہو لاکھہ وہ لگے نظر ہی نہین



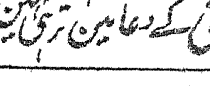


جو کہونگا مین اپنے خدا سے کبھی تو ملا دونگا آنکھو مین خاک کبھی نہین





یہہ تمیزونکی خام خیالی ہے کہ سخی کے دعا مین اثر ہی نہین



دونون رخسار وہ تمہارے ہین
سامنے مہر و ماہ تارے ہین

بل بے طولانی شب فرقت
بخدا اس سے ہمتو ہارے ہین

یہہ نہ سمجھو لڑائی ہین آنکھین
یار نے تیر ہمکو مارے ہین

چرخ گردش مین ہمکو کیا لاتا
یہہ فقط آپ کے اشارے ہین

کیا سخی کا سنا نہ تہا حشر
تمنے گیسو یہ کیون سنوارے ہین

ساغر عمر بہر کے بیٹھے ہین
اپنے ساقی پہ مر کے بیٹھے ہین

دم نکل جائے شانوں کے ساتہ
ہاتھ سینے پہ دہر کے بیٹھے ہین

بزم اغیار مین سب کہوئے ہین
ایک ہم ہی کہر کے بیٹھے ہین

کہا دل نے کہ نہین بزم مین وہ
دیدہ تر لگا کر کے بیٹھے ہین

خوف ہے رات کے گستاخی کا
اوسکے ترکی سے ڈر کے بیٹھے ہین

ضعف سے مل نہین سکتے کف غم
ہاتھ پر ہاتھ دہر کے بیٹھے ہین

ابر آیا ہے اگر رونے کو
ہم بہی بارش سے بہر کے بیٹھے ہین

اے سخی وہ نہین ہوس والے
سارے دنیا کو چہر کے بیٹھے ہین

۶ ۷

دل جب سے ہے زلف پر شکن مین
اوسکے گیسو مین صنوبر سے ختن مین

بلبل ہین جسطرح چمن مین
یون ہین کبھی ہم بہی تہے وطن مین

اک سمت ہے زلف رخ پہ چھوٹی
آیا ہے چاند آگیا گہن مین

ہر نقش قدم پہ گل کہلینگے
تشریف تو لائے چمن مین

مرجا ہی جو ہو کے یاس ثابت
اے دست جنون لگے کفن مین

اوس گلکی قبا جو ہاتہ آئے
پہولے نہ سماؤن پیرہن مین

گھر چھٹ گیا عشق زلف میں آہ
اب چل کے رہیں سخی ختن میں

جستجو پر یون بہت ہی کی ہمنے پر ملتی نہیں ۱۲
جان جان ایسی کسیکو بہی کمر ملتی نہیں

شب کو آتا ہے عیادت کو تو یون کہتا ہے یار
اب مریض چشم کو میرے سحر ملتی نہیں

قاصدون کو بہیجکر مین کس تردد مین پڑا
ایک کے وان تک پہونچنے کی خبر ملتی نہیں

آسمان پر گر فقط نقشہ کھینچا تو کیا کمال ۱۲
نور پیشانی سے تنویر قمر ملتی نہیں ۱۲

کان مین کیا کہہ کے ہر گل کو ہنسا دیتی ہے یہہ
پوچھنا منظور تہا باد سحر ملتی نہیں

ہجر کا شکوہ کیا مین نے نہ فرقت کا گلہ
خود بخود آنکھیں چراتے ہین نظر ملتی نہیں

گر کے نظرون سے نہ طفل اشک عزت پائیگے
آبرو جب جا چکی بار دگر ملتی نہیں

لکہنؤ مین کیا مرا مطلب ہو حاصل اے سخی

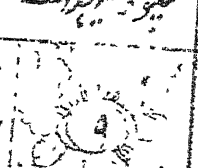
یاد ہست وہ وقت کہ میرے خبر باقی نہیں

کیا تماشا ہے ادھر سین کہ بیچ میں
جی لگے اب جان جی نہ کہیں

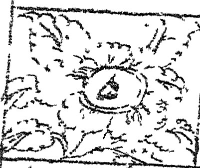
جی اپنا کچھ بات سے جیتے ہیں
شیخ جی تو خفا ہے سستے ہیں

ہم تو یا شوق ندان تو نکلے ہوتے
سیلو دیکھا اسکے اگلا ب کا پہول

حضرت دل ہی اپنے بیتے ہیں
بیباو لنسے کہین تو واسطے ہین



میکدہ مین سخی نہ ہون ہم ہون
آج جنکے گرہ مین پیسے ہین

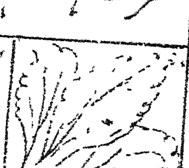


جھگڑے عاشقون کے بستے ہین
آج گلگشت کا تال کہلا

شاداب اوس گلی کے رستے ہین
چمنستان کے پہول ہنستے ہین

شبنم تر میری دیکھکر بولے
مرکے ہنسنے ستہ زمین دیکھا

ایسے بادل بہت برستے ہین
یان قیامت کے لوگ بستے ہین



سخی یہ سر خلافیان دیکھو ۱۲
ہم جو روتے ہین آپ ہنستے ہین



پہلو سے نہین وہ چہوٹتے ہین
ہاتھونسے سنوارنے دو گیسو

یون سے لکے پہیپلے پہوٹے ہین
شانے سے بال ٹوٹتے ہین

سنتا ہون ہان اسیر گیسو
دیکھا مجھے نزع مین تو بولے

خیرات مین آج چہوٹتے ہین
افسوس یہ آج چہوٹتے ہین

شیرین وہنو سنے ہون سخی خوش
ہر وقت مزے جو لوٹتے ہین

ردیف - واو

اوٹھا کر آنکھ گر دیکھون بناؤن دوست دشمن کو
جو پاؤن راہ مین تو رہنما کر لون مین رہزن کو

مرے دن دیکھنا تن تن کے دکھلاتے ہین تن کو
ہمیشہ جو پئے تسلیم خم رکھتے تھے گردن کو

کبھی ثابت نہ لائے پیرہن کانٹو نسے صحرا کے
سجا چاک قبا اپنا تو اولہا اپنے دامن کو

چراغون کو عبث ہنس ہنس کے محفل مین جلاتے ہین
بہلا لائین کہا نسے یہہ تمہارے رنگ روغن کو

الٰہی آج کوٹھے پہ کسکی راہ تکتے ہین
اوٹھا کر دیکھتے ہین دمبدم کھڑکی کے چلمن کو

لحد مین بعد مردن اک کفن پر زسے ہوا تو کیا
سلامت ہے جنون تو پہاڑینگے محشر کے دامن کو

بطرز نو سخی اب اس زمین مین اک غزل جڑ دو
مخاطب کر لیا ہے آج خوب اوس رشک گلشن کو

ہے قبل از مرگ واویلا سنو بلبل کی شیون کو
خزاں کی سنگی آمد روتی ہے گلہائے گلشن کو

مسی پر پان کہایا این گل دیگر شگفت اے جاں
کیا لب جا کر رنگ لالہ رنگ سوسن کو

وہ داغی صاف ہے روش یہ چنا لش میں اے جاں
کرے گا سا متارخنا ہے سود اماہ روشن کو

کرینگے سو منہ سے جو نکلا کہ قول مرد جان دارد
اگر زندہ رہے تو مار ہی ڈالینگے دشمن کو

ملیگا قیس بیشک سچ ہے گر جو ینده یا بنده
کبھو محمل نشین سے خوب چہانے نجد کے بن کو

غزل تضمین بھی ایسی ہی کہلانا مقدم ہے

۳

ابہی مت چہوڑنا دلبر سخی مشفق من کو
جو وہ رشک چمن عریاں گیا گلگشت گلشن کو
گلستان گفت منت مر خدا را دیکہکر تن کو

الہی غنچۂ امید بکشا ور دہے اپنا ۱۲
دکہادیگا کسی دن تو خدا اوس رشک گلشن کو
اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند ۱۲

کمال بیدردی سمجھتے ہین اوس ریبست دشمن کو

جواب جاہلان باشد خموشی پر عمل ہے یان

سوا اسکے کہ کہتے نہین ہم اپنے دشمن کو

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۱۲

نہ بننے زلف کے عاشق نہ ملتا طوق گردن کو

دلم در زلف او گم شد بجا شد رنج کیا اوسکا

مرے پہلو مین مدہان تھا گیا اب اپنے مسکن کو

مکدر گر نہ گردی با تو گویم اے پری پیکر

مسیحی کی خاک پر لانا کسیدن اپنے توسن کو

اے مہ جو تری کفش ذری دستیاب ہو

گر تو بنہ طرۂ کلہ افتاب ہو ۱۲

زلفون کو تیرے مردم آبی جو دیکھ لین

زنجیر اون کے پاؤن مین ہر موج آب ہو

قربانیون سے عید کے کچھ فایدہ نہین ۱۲

ہمکو کرو جو ذبح تو حاصل ثواب ہو

تشبیہ چاہتے ہو دہان و کمر کے تم

وہ بات کہتے ہو کہ جسکا جواب ہو ۱۲

لو کچھ تو بہر رخ روشن سے فیض پاسے
ہاتھوں میں ہر ورق ورق آفتاب ہو
آنکھوں سے پاسے یار لگا نیکی ہے ہوس
حلقہ ہمارے چشم کا اوسکی رکاب ہو
اوس بحر حسن کو ہو جو دریا میں شوق سے
ساقی ہو خضر ساغر بادہ حباب ہو ۱۲
اب تنگ ان بتوں سے سخنی کا بہت پڑا دل
یارب ظہور مہدی دین کا شتاب ہو ۵
چھوٹے نہ ہجر میں بھی اب وصال ایسا ہو
روز خواب میں آئیں خیال ایسا ہو
ہلا سے دل کو ہمارے ملال ایسا ہو ۱
کرے کسی سے محبت نہ حال ایسا ہو ۱۲
لبوں کا بوسہ جو مانگا تو بولے بس خاموش
اب آج سے نہ کبھی دن سوال ایسا ہو
یہ گل کو دیکھ کے کیوں ملال ہو گیا پھر
ضرور ہے کہ تمہارا ہی گال ایسا ہو
مرے سبب سے دل آگاہے ان حسینوں پر

جو مین نہ چاہون تو پہر کیا مجال ایسا ہو

اوٹہا جنازہ ہمارا تو یار سے بولے ۱۲

یہہ موہنہ چہپا کے چلے انفعال ایسا ہو

نہ ہم بلائین کسیکو نہ تم کہین جاؤ ۱۲ ۱۲

تو شک تمہین نہ ہمین احتمال ایسا ہو ۱۲

ہے لکھنؤ مین سخن بس کلام عاشق کا

کہ وجد ہو گیا سنکر کمال ایسا ہو ۱۲ ۶

کرینگے رشک سے گل پرزے پرزے اپنے دامانکو

پہن کر تو قبا اے گل نجا سیر گلستان کو

خوش آئین ہین جو زنجیرون کی جہنکارین تو کہتے ہین

خدا آباد رکہے قید یونسے میرے زندان کو

نہین خاطر کسیکی توڑتے جو اہل رتبہ ہین

ہوئی مقبول دعوت مور کی آخر سلیمان کو

ابہی ایام گل مین ہوگا سو سو بار یہہ ٹکڑے

گریبان دریدہ کو مرے للہ مت ٹان کو

گیا جب کوہ پر یاد آگئی فرہاد کی محنت ۱۲

تصور آگیا مجنون کا جب دیکہا بیابان کو

مرے دست جنون نے ہاتھ پھیلائے ہین وحشت مین
صبا صحرا سے کہدیجو سنبھالے اپنے دامان کو

بلی لیز ہم تو غل زنجیر کا ظالم سمجھتا ہے
۷ سخی انصاف سے دیکھو ذرا اوس بت کے ہتہانکو ۵

کیا عجب دل جو جائے دیدۂ چشم یار کو ۱۲
دیکھنے جاتے ہین انسان مردم بیمار کو ۱۲

دل مرا لیتے ہی دلبر نے جو کین دلداریان
مین نہین بیدل ہوا دل دیکے اوس دلدار کو

چشم پیشانی دہن ابرو مژہ زلف سیاہ ۱۲
وہ دکھا کر روز ششدر کرتے ہین دوچار کو

جب نہ اوس چشم سیہ کا ہو سکا خاکہ درست
رو دیئے بہزاد و مانی دیکھ کر پرکار کو ۱۲

جہانکنے کا یار کے ہتا سخی ہمکو جو دہیان
۸ دیر تک آنکھین ہین سمجھے روزن دیوار کو ۱۲ ۶

ہے چمن مین رحم گلچین کو نہ کچھ صیاد کو
اب خدا ہی شاد رکھے بلبل ناشاد کو

سوجہتی ہی کوہ صحرا مین یہی ہر دم مجھے

کھینچے نقشہ قیس کا اور روئے فرہاد کو
ہچکیاں آتی ہین پر لیتے نہین وہ میرا نام
دیکھنا اون کی فراموشی کو میرے یاد کو
یاد مین اونکے حواس خمسہ دیدیتے ہین ہم
آہ کو نالہ کو غل کو شور کو فریاد کو
جائیگی گلشن تلک اوس گل کے آنے کی خبر
آئیگی بلبل مرے گہر مین مبارکباد کو
نزع کے دم بہی اونہین ہچکی نہ آئے گی کبھی
یو ہین گر بہولے رہینگے وہ سخن کی یاد کو

۱۱	ردیف ہ	۱

کیا دیکھین اون کو بیٹھے ہین تکرار کی جگہ
اغیار کی قنات ہے دیوار کی جگہ
آئین تو مین نکال لون دلدار کی جگہ
سینے مین خالی کردون دل زار کی جگہ
اوس بت سے بعد مرگ تعلق نہین گیا
رشتہ ہے میرے جان کا زنار کی جگہ
تصویر چشم یار کا خواہان ہے باغبان

ایجاد ہو گی نرگس بیمار کی جگہہ ۱۲۱۲

گل کی بہت رہی چہرۂ گلرنگ سے ملے

مژگان کا لطف دیکھہ لیا خار کی جگہہ

زہ تیغ بازو دست نہیں عاشق کے قتل کو

ابرو ہی کام کرتی ہے تلوار کی جگہہ

شانے سے کا جسپہ وہم تہا وہیں نکل گیا

لٹکے ہیں سانپ کاکل خمدار کی جگہہ

کشتے پہ کشتے کر دی قاتل نے ایسے دفن

باقی نہ رہنے پائے گنہگار کی جگہہ

تیرے ہی جستجو میں ہیں طفل و جوان و پیر

ہر دل پہ تو نے میرے یار کی جگہہ ۱۲۱۲

بعد فنا مزار ہمارا کہلا رہے ۲۱۲

کر نا نہ بند طالب دیدار کی جگہہ

اوس سیم تن کے عشق میں مفلس نہیں تجلی

دل میں ہمارے داغ ہیں دینار کی جگہہ

۱	ردیف ۔ یا	۹

نالہ اس دبدبہ و شان سے اے دل اوٹھے

تھر تھرا جائے فلک اور زمین ہل اوٹھے

کیون کہون مین کہ نزاکت سے نہین اوٹھنے کا

آپ لیجائیے تو ہاتھو سے میرا دل اوٹھے

راہی ملک عدم ایسے پڑے تھک تھک کر

چھوڑ کر پھر نہ کبھی گور کی منزل اوٹھے

سو زیادہ ہے ایسے دید رخ جانان کے

شمع کیا صبح تلک چھوڑ کے محفل اوٹھے

ہل نہ لے اے جوش جنون خوب مدد کی تونے

پاے لاغر سے پھر بار سلاسل اوٹھے

گور مین بھی یہی سستی طبیعت جو رہی ۱۲

کیا عجب ہے نہ قیامت مین یہ کاہل اوٹھے

ناتوانی مین کہان لطف نشست و برخاست

بیٹھے سر تھام کے تو پکڑے ہوئے دل اوٹھے

دہن زخم گلو سے مین کہون بسم اللہ

ذبح کرکے جو مجھے خنجر سے قاتل اوٹھے

زیر دیوار جو کی آہ تو فرمانے لگے

۲ بس سخنی بس کہین کوٹھا نہ مرا ہل اوٹھے

باغ جہان مین سکے نہ پوچھو کہان رہے
بچپن سے قیدی قفس آسمان رہے

کہتے ہین تجھ دعا منیت اے مہربان رہے
مدت پر آج آئے مرے گھر کہان رہے

مین پوچھتا ہون روز سمجھی ہین یہان رہے
اتنا نہین زبان سے نکلتا کہ ہان رہے

عشق اور حسن مین یہہ بڑا تفرقہ پڑا
ہم پیر ہوگئے وہ جوان کے جوان رہے

دن ختم کرکے شام کو آئے تو کہہ گئے
آج اور میرے آپ کے شب درمیان رہے

جی چاہتا ہے دختر رز کو کرون خراب
بسر ورزشے کدے مین نہ پیر مغان رہے

گردش ہی مین یہ عمر ہماری بسر ہوئی
ہم بھی زمین پر صفت آسمان رہے

جنت تمھین خدا نے تو بخشے ہمین بھی کچھ
پوچھو گناہ گار ہمارا کہان رہے

زنجیر کی بھی رہی کثرت تو اے جنون

سو لینے سے بھی یقین ہے رہا گران ہے
لیجا کے دہان ہمارا جنازہ یہہ پوچھنا
حاضر ہے کشتہ آپ کا کشتہ کہان رہے
دیکھے کبھی جو اوس گل رخسار کی بہار
بلبل دعا کرے کہ چمن مین خزان رہے
ہو آفتاب حشر سوا نیزہ پر تو ہو ۱۲ ۱۲
ہے اوسکی تاب کیا جو خدا مہربان رہے
اے دود آہ تو بھی فلک تک نہ دکہا دے رنگ
جیسے مکان بند مین گھٹ کر دہوان رہے
پیر ضعیف جان کے تمنے کیا تو منع
بندہ اگر بہشت مین جاکر جوان رہے
ویران نہ لکھنو سا کوئی شہر ہو کہین
لاکھون مکین رہے نہ ہزارون مکان رہے
چھپوائے جاؤ اپنا سخن زیست مین سخی
جس سے تمہارا نام رہے اور نشان رہے
یون پریشان کبھی ہم بھی تو نہ تھے ۱۲ ۱۲
ایسے اوس زلف مین ہم بھی تو نہ تھے ۱۲

سیر گلشن کو گئے تھے جب آپ
یاد تو کیجے ہم بھی تو نہ تھے ۱۲

کم سے کب جرم وہ کوچہ چھٹا
شایق باغ ارم بھی تو نہ تھے

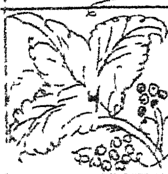
رحم کرتا نہ فلک کیا کرتا ۱۲
ہم سزاوار ستم بھی تو نہ تھے

رہتے کعبہ مین اسکے لیے کیا ہم ۱۲
دل لگانے کو صنم بھی تو نہ تھے ۱۲

ہاتھ کیون سر پہ ہمارے رکھا
ہمنے خواہان قسم بھی تو نہ تھے



اے سخی کس نے رولایا تجکو
ابھی دیدے ترے نم بھی تو نہ تھے



صبا جو سینہ سے یا لیکے بو کے داغ اوڑی
تو چھوڑ چھوڑ کے سر بلبل اپنا باغ اوڑے

یہی تصرف ساقی رہا تو سن لینا
کہ ایکشان بطے جانب ایاغ اوڑے

شب وصال ہین ہو کہا سحر کا ہونے لگا
کچھ اینکے آتے ہی یہہ رونق چراغ اوڑے

ہوس تھی بعد فنا بھی کوئی جانا نکی
ہماری خاک لحد سے پئے سراغ اوڑی

کسی نے یار کے صدقے کی وہان جو کی تجویز
نثار ہو نیکو یان روح بنکے زاغ اوڑے

سخی کو شوق ہے اب بشری کی صحبت کا
بھلا ہوا کہ تماشے سبز باغ اوڑی

تجھ پاس اگر نہ وہ پری جائے
یارب نہ بہار ہی ڈھلکی جائے

دل ہجر میں جاں پاکر جی جائے
جسکا جی چاہے وہ ابھی جائے

اس گل کا نہ وصل ہو تو جی جائے
کیونکہ میرے دل کی بیکلی جائے

تم لعل لب پہ گر دکھاؤ
پھر سوے یمن نہ جوہری جائے

اس غنچہ دہن کی بو نہ لائے
دکھلائے نہ منہ صبا چلی جائے

سوغات کیلئے پیش مجنون
بیڑی اور میری ہتکڑی جائے

ثابت ہے جیب پارۂ وحشت
جب تک دامن ہمارا ہی جائے

غیروں کو تو ہے پلائے ساقی
میں مانگوں تو صاف سکی پی جائے

ہمراہ ہو پرورش علی بھی
یاں سے جو کربلا سخی جائے

لب سے غنچہ دہن کے گرو ہے
منہ پہ کہنا تو اک خوشامد ہے

تبسم میں غنچہ گل خندان
آج گلشن میں کسکی آمد ہے

شان منعم ہے زندگانی تک
پھر نہ تکیہ ہے اور نہ مسند ہے

بس نہ کریں چپکے پھر جاؤ
اس لحد میں علی کی آمد ہے

وہ بولا میں تو جاؤں آنکھوں سے
اے سخی عین میرا مقصد ہے

یار رکھتا ہے مقابل گل سے
ہمنے بازی بدی ہے بلبل سے

اپنے رنگین ہیں یہ رخ کے گل سے
زلف مشکین ہے بال سنبل سے

نال سے مجھکو تھی پیدائش
سانپ پیدا ہیں جسکے کاکل سے

پوچھا کرتا ہے مجھسے کیا مینا
تنگ آیا ہوں اوسکے قلقل سے

ودیگر

آج اوسکو سخی لگا لائے
دم سے فقرے جیسے جالیسے چل سے

ہمپہ جور و ستم کے کیا معنے
ترک رحم و کرم کے کیا معنے

عیش و عشرت الم غم کے کیا معنے
قہر ہی سے ادہم کے کیا معنے

رات فرقت کی کسکو کہتے ہیں
روز ہجر صنم کے کیا معنے

گر نہیں اوسکا ساغر مے ناب
کہنے پھر پیالہ جم کے کیا معنے

پوچھنا بت کا ہے یہ کیا مضمون
اور طواف حرم کے کیا معنے

کوچہ گل رخان کو کہتے ہیں
اور باغ ارم کے کیا معنے

یوہیں وعدہ کرو یقین ہو جائے
کیوں قسم لوں قسم کے کیا معنے

ماجرا چشم نم کا تو سمجھے
لیکن ابر کرم کے کیا معنے

قطعہ

بوسے وعدہ سے کم نہیں منظور
دم نہ دو تم کو دم کے کیا معنے

ایک دو تین چار پانچ چھ سات
یوہیں گنکر لینگے کم کے کیا معنے

۹	سے سخی یار نے دیکھائی کمر	۵

شب جو پوچھا عدم کو کیا معنی

جو چھپا کے اسکو ہم قتل وہان کرینگے
تو اکدن گریبان بیابان کرینگے

مرے زندان تعبیر ہین مگر عجز رہے یہ
پھر آباد وہ کیونکر وہ زندان کرینگے

اگر آج پنجہ سے گلچین کے چھوٹے
تو پھر ہم نہ سیر گلستان کرینگے

مکان وصل کا کوئی تجویز ہوگا
کہ وہ یون ہین ہر روز ویران کرینگے

سخی ہم مسی ہوینگے خاک ہوکر
رسا آنکھونکا بدندان کرینگے

دل دے دیا سخی ہی تو ہے
مرحبا پرورش علی ہی تو ہے

دل دیا ہے دلاوری ہی تو ہے
جان بھی اسکو دینگے جی ہی تو ہے

کیون حسینونکی آنکھ سے نہ لڑے
میری پتلی کی مردمی ہی تو ہے

نہ ہوئی ہمسے عمر بھر سیدھی
ابرو یار کی کجی ہی تو ہے

عارض اسکا نہ دیکھون مرجاؤن
زندگی میری عاشقی ہی تو ہے

نہ ہنسے وہ گل دہن کار کھلا
ابھی نام خدا کلی ہی تو ہے

کی خطا بت کو گر خدا سمجھا
بندہ بھی آخر آدمی ہی تو ہے

گال ہین وان ہوا کے صدمہ سے
پڑ گیا نیل نازکی ہی تو ہے

آج کیون چونک چونک پڑتے ہو
اس مکان مین فقط سخی ہی تو ہے

کبھی میری گلی پروا نہ ہو جائے
وہ ابرو ایکدن تلوار ہو جائے

انگار رکھنا نہ اے دست جنون آ
گریبان کا جدا مرتا رہو جائے

ملاؤن ہاتھ تو ہو ہاتھا پائی
لڑاؤن آنکھ تو تکرار ہو جائے

مجھے اک حور کا کوچہ ہے فردوس
سوے جنت جسے درکار ہو جائے

میرے مردہ کو کاندھا دیجیے تو
گھڑی بھر آنکی بھی بیگار ہو جائے

عجب کیا ہجر مین وہ رشک گلگانے
تن لاغر ہمارا خار ہو جائے

۱۱
ترددمین سخی یہ دردرکھنا
علی چاہین تو بیڑا پار ہو جائے
۵

دل نہ لین وہ تو نہ دو یوہین سہی
اے سخی ہان ہی لو یوہین سہی

جام مے کینچ پیجے تجکو
ہم عمر بھر ہو یوہین سہی

بوسے لینے سے غرض ہے ہمکو
دو نہ دو ایک ہے دو یوہین سہی

مختصر زلف کو جو مین نے کہا
بولے بس طول نہ دو یوہین سہی

۱۲
اے سخی وہ جو بناتے ہین بنین
کیا بگڑتا ہے چلو یوہین سہی
۶

ہے خدا کون کوئی کیا جانے
بت کسے کہتے ہین خدا جانے

مین نے پوچھا کہ زلف مین دل ہے
ہنس کے بولے میری بلا جانے

پیری کیا ہے جوانی کیا شے ہے
ابھی نام خدا وہ کیا جانے

سمجھے بہتر اوسے مگر لیا لطف
وہ بھی تو کچھ بھلا برا جانے

اسقدر بھی نہ ہے خود بینی
آئینہ تمکو خود نما جانے

ہمتو پہچانتے ہین خوب سخی
یار ہمکو نہ جانے یا جانے

جگر مین دل نہین سنبھلتا ہے
کوئی کافر کلیجہ ملتا ہے

بل ہے سیلان اشک سینہ مین
اب تو دل ڈوبتا اوچھلتا ہے

مردم دیدہ یہ نظر تو نہین
طفل اشک آج کیون مچلتا ہے

نزع مین آسے ہو ڈرو نہ کہین
جاؤ جی میرا دم نکلتا ہے

لو سخی آج مر گئے آخر
وقت آیا ہوا بھی ٹلتا ہے

جاؤن نہ دید زلف چلیپا کیواسطے
دام بلا ہے وہ دل شیدا کیواسطے

دیوانگی یہ دشت مین کثرت سے ہوگی خاک
ملتے نہین ہین آبلۂ پا کیواسطے

کیا سہل ہین جو پی ہے شب ہجر آج ختم
لاکھون دئیے ہین زلف چلیپا کیواسطے

ابرو کا وصف نظم ہلالی پہ ختم تہا
مضمون زلف خاص تہا سودا کیواسطے

اوس بت کے گیسون سے الہی بچائیو
دو دو گلے ایک مچہ تن تنہا کیواسطے

بجلی گری زمین پہ جب ہم پہ یہ کہلا
افتادگی بھی چاہئے اعلی کیواسطے

۱۵ زیبا نہین ہے آپ کا آنا کبھو اسطرح ۵

پیہ گیسون والا ادہر جا سحر سے
اے کالی گھٹا تو جو سر شام بڑہ سے

ہم ساتھہ ہی رکھتے ہین ہمیشہ کفن اپنا
غافل نہین رہتے کبھی سیاح سفر سے

سمجھے جو پری آدمی کو ہم تو عجب کیا
گاہے بشریت بھی تو ہوتی ہے بشر سے

گھنگرون کی آواز سنین کیا وہ شب وصل
پازیب کی جھنکار نہ پاؤ وہ گہر سے

۱۶ آئے ہین سخی اوسکا دہن چومنے کو آج
کہدو کہ ذرا موںہہ کو تو دہو آئین یہ گھر سے ۵

آ کے پہلو سے بیٹھے مل کے
حوصلے کچھہ نکال لین دل کے

آج کوچہ مین ہمکو قاتل کے
چند ٹکڑے پڑے ملے دل کے

وحشت کے چھوٹنے کی صدمے ہین
آبلے روئے خار سے مل کے

آمد یار کی خوشی دیکھو ۱۲
ہنس رہے ہین چراغ محفل کے

۱۷ اے سخی اسقدر ستارے ہین
ستّہ شیدا ہین ایک اوس تل کے ۶

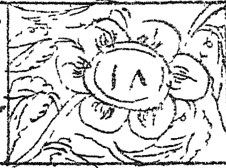
رخ روشن پہ صفا لوٹ گئی ۱۲
زلف پر کالی بلا لوٹ گئی

سن کے گلشن مین میر نالہ و آہ
بلبل نغمہ سرا لوٹ گئی

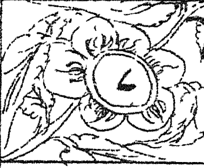
اوس بت مست پہ پہنچا نہین
دختر رز بخدا لوٹ گئی

ہم نہ مرتے اوس ادا پر لیکن
پانو پر آ کے قضا لوٹ گئی

تنگ ہوں اپنی طبیعت سے میں | جو حسین اسکو ملا لوٹ گئی



اے سخی خوب غزل تو نے کہی
سنکے طبع شعرا لوٹ گئے



ماہ تو پردہ سحاب میں ہے | یا کہ ابرو کوئی نقاب میں ہے

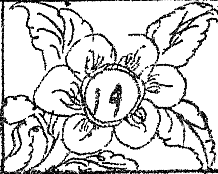
رنگت اوس رخ کی گل نے پائی ہے | اور پسینے کی بو گلاب میں ہے

آج ساقی شکار کھیلے گا | بط مے کا نشہ شراب میں ہے

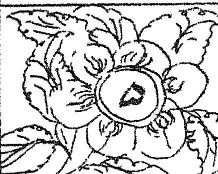
طول روز فراق کہتا ہے | حشر کا روز کس حساب میں ہے

شربت قند کی سی شیرینی | دہن یار کے لعاب میں ہے

شانے سے کچھ بگڑ گئی شاید | زلف شبرنگ پیچ و تاب میں ہے



ہو سخی کو نہ فکر یا اللہ
عرض اتنی تری جناب میں ہے



پوچھیں جو میری قبر کو کسکا مزار ہے | تو کہیو اسمیں یہ ہے کا خاکسار ہے

نوک مژہ پہ اشک کا قطرہ سوار ہے | منصور میرا ہجر میں بالاے دار ہے

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند | اونکی ہی جستجو میں ہمارا غبار ہے

مار سیاہ زلف نہ اسکے چھپائیے | طاؤس یہہ نہیں ہے دل داغدار ہے



لاشہ سخی زار کا کھنچوایا جائیگا
تشہیر کا ہمارے یہ آج اشتہار ہے



طبیعت اندنون یہہ تو ان بجاری ہے
جو یہہ جو خار تو سمجھے کوئی کٹاری ہے

ذرا ٹہرکے چلے دور جام اے ساقی
کسیکی آنکی ہمکو امیدواری ہے

جسے پسند کرو وہ تمہارا تو نہ رہے
نہ دل عزیز ہے مجکو نہ جان پیاری ہے

پڑا سسکتا ہون فرقت مین اور نہ سکتا نہین
یہہ ناتوان ہوا ہون کہ جان بھاری ہے

نہ ہو فریفتہ کیونکر ربہ آستین پہ خیر
سخی کو کہتے ہین یہہ سید بخاری ہے

ہاتھ مین خنجر ہے اور زیب کمر شمشیر ہے ۱۲
کہئے صاحب آج کسکی قتل کی تدبیر ہے

دل سے وارفتہ ہر اک طفل وجوان و پیر ہے
آجکل حسن بتان عشق عالم گیر ہے ۱۲

ابروئے پرخم کے نیچے ہے وہ چشم ناتوان
قہر ہے بیمار کی گردن پہ شمشیر ہے

زلف کا شکوہ کیا مین نے تو بولے ناز سے
ہم نہین سنتے کہ یہہ الجھی ہوئی تقریر ہے

ماہ نو جسکو سمجھتے ہین وہ ہے اوس کی کمان
کوکب مدار جسکو کہتے ہین وہ تیر ہے

جوش مت کرنا کہ گر ہے جائیگی اے چشم اشک

خانۂ دل کی بہت بگڑی ہوئی تعمیر ہے

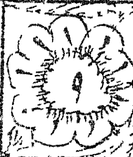
کوہ کن کہتا تھا شیرین ہاتھ آجاے اگر

جوے سے خون جاری کردون کیا جیب شیر ہے



اے سخی کیا سخی غزل تو نے پڑھی ہا بزم مین

سنکے سب محفل مین کہتے ہین کہ زندہ میر ہے



رخ پر نور جو وہ دکھلائین گے

چاند مثل ہلال گہٹ جائین گے

اوسکی تصویر کو جو پائین گے

عید ہو گی گلے لگائین گے

پاؤن مین مہندی وہ لگائین گے

شب عید رنگ لائین گے

سامنے اوس غزال کے آہو

چوکڑی اپنی بھول جائین گے

غنچہ گر مسکرائیگا تجھ سے

چٹکیون مین اوسے اوڑائین گے

سے حنا ہی کو دست سرا تھا

اوسکی ہاتھون کو ہم نہ پائین گے

زلف چھوٹا ہو گئین تو کہتے ہین

ایکدن آپ مار کھائین گے

کم اپنی اگر سیہ بختی

اوسکی زلفون سے مانگ لائین گے



اے سخی بے دھڑک نہ چھو گیسو

سانپ ہین تجکو کاٹ کھائین گے



گھر مین ساقی مست کے جا کے

آج ساغر شراب کا چھلکے

سنگ مین [illegible] کے

لال کرتے ہین ہاتھ مل مل کے

چھوڑ کے اب طواف کعبہ کا
دیر کی گرد ڈھونڈھتے چل کے

دل ہے تجھ سا او سکا بہار ہی
[illegible] نگاہ بہت ہیکے

ہوا کی چل رہا ہے تجھ سیرا
[illegible] تن خانہ رنگی کے

آج مرد ولی [illegible]
اس غبار سے گرد [illegible]

چھوڑ کے جو زلف تو وہ کمر سے لپٹ گئے
شانہ کیا تو تجھ سے [illegible] تہمت گئے

جن کہا کہ آہ کھینچ کے دل سے [illegible] گئے
پائی کہیں جو زلف میں [illegible] اٹک گئے

جسے گرا جو قطرہ مے تو خفا ہوئے
او رخم کے ہم رقیب کا [illegible] ملک گئے

ہم کشتگان راہ عدم کا پتہ لگا
اوس شمع کی جو بال کر سے سرک گئے

قسمت میں ہے اور فرار ہے ہی کی
قاصد ہوں [illegible] تک پہنچ گئے

عشق میں ہوا لگا ہے موافق نہ طبع کی
ہوش آ گیا حرف جو وہ اپنا [illegible] گئے

دل چاہ میں ذقن کے گرا ہی جھکا تھا آج
زنجیر زلف تھام کے پر ہم لٹک گئے

تشبیہ دو مکھی یا ہم سے پائی سرا ولی
مضمون کے تلاش میں تم [illegible] گئے

ہوں مست [illegible] ادب [illegible]
[illegible] کرتا ہوں [illegible]

کیا ہے کلام کا ہو یارا
عاجز ہے کلیم گفتگو سے

کیا جوڑی کو کہے مشک نافہ
نسبت ہے زلف کے بو سے

کم ظرف ہے شیشہ بلوری
آنکھون مین جگہ ملی ہے تمکو

کیا دون نسبت تیری گلو سے
ریتوا ہے اشک آبرو سے ۱۲

لالے کیطرح جو دلپہ ہے داغ
چہوٹے گا سخن نہ شست وشو سے

۲۶

سر نہ خنجر سے کٹیگا اور نہ تلوار سے ۱۲
ہان مگر ہم قتل ہونگے ابروے خمدار سے

ہون ضعیف اسمرتبہ موے میان یار سے
ناتوانی کو حسد ہے میرے جسم زار سے ۱۲

آج آپکا مسی ملکر ہے گل گشت یار ۱۲
نکلی سوسن موہنہ کو کالا کرکے اب گلزار سے

گر بہار آئے تو زور جذب دل سے ہے یقین
توڑیگی بلبل قفس کے تیلیان منقار سے

بال اترے سر کے اوسنے رکھہ دی روزن مین جب
سمجھے ہم کالے کا سر نکلا ہے یہہ دیوار سے

جوہر تیغ آزمائی کو ذرا دیکھلائے ۱۲
کاٹئے تلوار تیغ ابروے خمدار سے

ہو سکا خاکہ نہ اوس روے مدور کا کھنچ

۲۷ — دیدہ کو ہنچیا بہت پانی نے گوہر کار سے ۱۲

گر زلف نہ اپنی وہ دکھائے
تو سانپ جی مجکو کاٹ کہائے

لیلی ہی خاک ڈھونڈھ لائے
تیلا مجنو مکا جو نہ پائے

ملبوس جو اوترا اوسکا پائے
پہولا ہوا گل نہ پھر سمائے

ہون نکہت گل سے ہی میں ہلکا
لاشے کو میرے صبا اوٹھائے

ہین یار کے جان و دل ہوا خواہ
جو اپنے تھے ہو گئے پرائے

دکھلانے تھے داغ دل جو انکو
ہم لائے کے پہول توڑ لائے

ہین روکے اوٹھا تو ہنس کے بولے
جو آگے بڑھے وہ ہمکو کھائے

اوس بت کے رقیب تھے چہولے
بس صبر کیا خدا اسے پائے

۲۸

مسی ہی تہا سخی پہ اندھیر
سرمہ کیون پھرتے ہو لگائے

جب سے پیری نے مہربانی کی
ہر گھڑی یاد ہے جوانی کی

روح لینے لگی گرانی کی
اب یہ حالت ہے ناتوانی کی

مے کے خم ڈل گئے تیبو عیت
یان اجازت ملی نہ پانی کی

استخوان بعد مرگ کام آئے
سگ جانان کی میہمانی کی

قاصد اوس سے زیادہ کیا کرتا
خط دیا گفتگو زبانی کی

نیند آتی ہے سنکے میرا حال
اولٹی تاثیر ہے کہانی کی

۲۹

آگرہ مین سخنی رہے جب تک
شعرخوانی سی شعرخوانی کی

ہے خلش پر باغبان اور فکر مین صیاد ہے
لے خدا حافظ تیرا اے بلبل ناشاد ہے

عہد طفلی ہی مین مشق و کثرت بیداد ہے
اسکی یہہ تعلیم ہے کون آپ کا استاد ہے

جلوہ حسن بتان حوروش جو یاد ہے
روز و شب ہمکو تمناے الہ آباد ہے

عاشق شیدا کی تیری سنکے مرنیکی خبر
خانۂ اغیار مین شور مبارکباد ہے

گم حواس خمسہ جیسے ہجر مین تیرے ہوے
آہ ہے نالہ ہے غل ہے شور ہے فریاد ہے

شیفتہ شیرین کا اک وان کوہکن تھا فقط
یان لب شیرین کا جو عاشق ہے وہ فرہاد ہے

باد صرصر کبھہ اوڑاتی ہے کبھی باد سموم
ہاے کیا بعد فنا مٹی مری برباد ہے

۳۰ اک سخنی ہے خانمان برباد تیر عشق مین ۵

۳۰	خانۂ زنجیر تنگ ورنہ صنم آباد ہے	۵

دم یار تا نزع بھر لیجئے
سخی زندگی تک تو مر لیجئے

دیا دل تو کہنے لگے پھینک کر
کلیجہ میں اپنے یہہ دھر لیجئے

مری لاغری پر تو ہنستے ہین آپ
کمر کی تو اپنے خبر لیجئے

ابل آئے پیچھا چھٹے شہر کا
کہین چلکے جنگل مین گھر لیجئے

سخی ہجر جانان کہانا کہان
غم دور سے پیٹ بھر لیجئے

روئے آتشناک کا عاشق دل بیتاب ہے
سحر دیکھو آگ سے مربوط یہان سیماب ہے

دیدۂ دل ہی سے کر لیجئے نظارہ حسن کا
آستان یار پر گر غیر سد باب ہے

روئے صاف یار سے تشبیہ دیتے ہین
دیکھین کب تک ترے ابھی تو چرخ پر مہتاب ہے

غم نہین کچھ بیکسی کا گر نہین شمع و چراغ
قبر پر میرے ہجوم کرمک شبتاب ہے

ہے اگر جالی کی کرتی موج دریاے صفا ۱۲
حلقۂ ناف صنم بھی بیگمان گرداب ہے

۳۲

خواب میں رنجیدہ اوسکو دیکھکر تم اے سخی
مت کرو اس کا تردد یہہ خیال و خواب ہے

بخدا ہم نہ کیمیا لے لیتے
ہان پہ اوس بت کی خاک پا لیتے

گیسوئین سے ہم اونکے کیون ڈرتے
کیا یہہ تہے اژدہے جو کہا لیتے

تیغ ابرو اگر دکھاتے وہ
ہم پئے قتل سر جھکا لیتے

درمیانی ہوئی عبث اغیار
وہ جو روٹھے تہے ہم منا لیتے

اونکے گیسو کو چہو ہی لینا تہا
مارتے وہ تو مار کھا لیتے

زلف سے شانہ کیون ولیج پڑتا
گر نہ ہم اسکو سر چڑہا لیتے

۳۳

ہاتھہ آتا جو خنجر قاتل ۱۲
اے سخی ہم گلے لگا لیتے

رقیب پہ جانیکی تمنے خوب کہی
سخی یہہ بات ٹہکانیکی تمنے خوب کہی

نشانہ کہکے ادھر جو کرنہ تیر نگاہ
اجی یہہ دل ہے نشانیکی تمنے خوب کہی

ہیکہ خوابمین حاضر ہے مجکو یاد کہی
عدم سے میرے آنیکی تمنے خوب کہی

یہان تو ضعف سے بھی اپنا بیٹھا جاتا ہے
اور اپنے پاس اوٹھانیکی تمنے خوب کہی

میرے سوال کا بھی کچھہ جواب دیتے ہو
کہتا تو سارے زمانیکی تمنے خوب کہی

کسی بہانے سے حاصل ہو لطف نظارہ
یہہ ہمکو آنکھہ دکھانیکی تمنے خوب کہی

۳۴	تمہاری طرح سخی ہم بہی لڑین جہگڑا	۸

۸	کسی سے آنکھ لڑانے کی تم نے خوب کہی	۳۴

قاصد ترے بار بار آئے　　ایک ہفتہ میں تین چار آئے

قاتل پہ جو سر کو وار آئے　　بار تن زار و نزار آئے

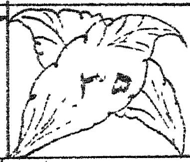
آشفتگی سو نصیب دشمن　　تم زلف نہ کیوں سنوار آئے

اسکی جو بیچ ہے فصل گل ہیں　　پھر دیکھیے کب بہار آئے

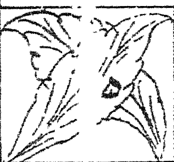
دل میں نہیں اسکی کچھ کدورت　　آئینہ پہ کیا غبار آئے

جھولی رہی اپنے گل سے خالی　　دامن میں وہ لیکے خار آئے

گل کہا نامراد تپ الم سے　　بلبل جو کئے بہار آئے



آیا جو مصحفی نہ محرم
ہم بزم میں اشکبار آئے

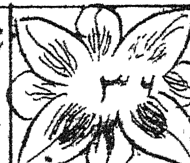


رشک ہی میں عذر کرتے تجھ جو آنے کے لئے　　بعد مرگ آئینگے کیا لاشہ اوٹھانے کے لئے

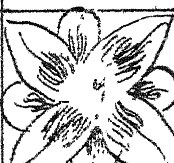
جو کہا میں نے کہ گرد خوان میرے تو اوٹھ کر چلے　　پان کھانے کے لئے مہندی لگانے کے لئے

پھر وہ بیٹھے اگر انکو ہنسے اتنی توہین　　عمر بھر رویا کرے ان انکے ہنسانے کے لئے

روز اب تکرار رہتی ہے گذرتی ہی اونہیں　　گاہ آنے کیلئے اور گاہ جانے کے لئے



زلف سے پہونچے گزند انسانکو تو کیا عجب
سانپ کے خلقت مصحفی ہے کاٹ کھانے کے لئے



پھر جہان کسکا آفریدہ ہے　　جو گل سمن ملا نہیں چیدہ ہے

ہمسے ابرو بھی کچھ کچی پہ نہین
تیغ انکھین لڑا نہین سکتا
میرے دلکو نہ چھیڑئے صاحب
کوئی راہ عدم مین ساتھ نہین

قامت یار بھی کشیدہ ہے
پھر زمان اور کسکا دیدہ ہے
یہ نہایت ستم رسیدہ ہے
جو مسافر ہے وہ جریدہ ہے



اے سخی جسکو برق کہتے ہین
وہ ہمارا دل طپیدہ ہے

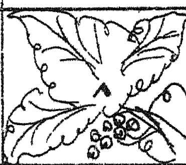


جو گلین رنگ بعد وفات کی مدفن مین ہے
موے سفید زلف شکن در شکن مین ہے
صدمہ فراق کا ہم اٹھا ہین یہی فکر
گرد و نیہ بھی ضرور معشوق ماہرو
آنگے کبھی تہی برو نین یار کی فقط
عریانی بعد مرگ یہ آئی ہمین پسند

کیا اوسکی کوچہ مین نہین جو کیا پن مین ہے
پراب تلک بھی فرق نہین انکین مین ہے
جو تیر دل مین وہ ہمارے دہن مین ہے
گردش یہ ہے سبب نہین چرخ کہن مین ہے
دل اب تو اوسکی زلف شکن در شکن مین ہے
نے تن کفن مین ہے نہ کفن اپنا تن مین ہے



ہوئیگا ستگار قیامت مین ہی سخی
معلوم جو معصیت شاہ زمن مین ہے



دل کہاتے ہین گیسو نپہ کالے
ہے بار کمر یہ زلف اوٹھا لے
بولے وہ جنازے کو میرے دیکھ

عارض سے ہین داغدار لالے
مان اے مرے لینے بال والے
روٹھے کو میرے کوئی منا لے

پہیلا نہ ابہی سے ہاتھ اپنے | اے جوش جنون بہار آلے
منظوم ہے وصف سلک دندان | شعر اپنے ہین موتیون کے مالے
عاشق ہون از بسکہ زلف کا مین | ہین سر پہ ہے کالے ناگ پالے
اللہ رے حیا کہ خواب مین بہی | آتے ہین نقاب مونہہ پہ ڈالے



مت ناگ کے راہ زلف مین جا
طے ہونگے سخی نہ کوس کالے



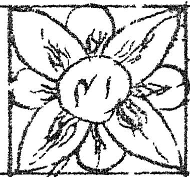
عشق گر جان ہی کا در پے ہے | دم کلیجا سے لب پہ آتا ہے
کسکی آواز ہے ان کانونمین | ناگوار آج صداے نے ہے
دل سے آزردہ جگر سے ناراض | اور سے پاس مرے کیا شے ہے
کل اگر آے تو کیا لطف رہا | آج تو گہر مین ہمارے مے ہے



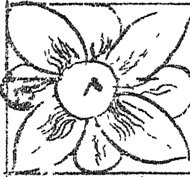
اے اجل واے تری بے دردی
مر گئے آج سخی ہی ہاے سے



فرقت مین ہے صدا دل سیماب وار کی | اس بیقرار کی نہین صورت قرار کی
خوشبو سحر کو لائے نہ گیسوے یار کی | شامت کچہہ آگئی ہے نسیم بہار کی
مدت سے تیرے روے منور کے عشق مین | گردش مین مہر و ماہ مین لیل و نہار کی
کہوڑے پہ چڑہکے وہ آتے ہین روندنے | قسمت عروج پر ہے ہماری مزار کی
پروانے جسکو شمع چراغان سمجہتے ہین | تصویر ہے ہمارے تن داغدار کی



روز وصال ہی نہ خوش آیا مجھے سخی
یاد آئی ہیکلی جو شب انتظار سے



زلف شست انگ جو بنائی ہے
اندنون شانہ کی بن آئی ہے

حیف ثابت ہے حبیب نے دامن
اور جنون مین بہار آئی ہے

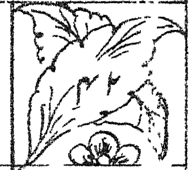
کھئے پروانہ شمع رو تجکو
اوسکی آنکھون مین چربی چہائی ہے

میری اونکی بگاڑ ہونے سے
خوب اغیار کی بن آئی ہے

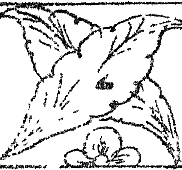
پانی مانگیگا کیا وہان زخم
تیغ ایک آبدار کھائی ہے

کاسہ ان بتون نے پڑھوایا
خو بروئی ہے یا خدائی ہے

ہمہ تن ہو گئے ہین آئینہ
خود نمائی ہے خود نمائی ہے



یار سے ہو بھلا رقیبون کا
اے سخی بس یہی برائی ہے



دل جو زلف سیہ مین جاتا ہے
ہے جنون یا کہ اوسکو سودا ہے

ہے جو زاہد خدا رسی تجکو
بت پرستی کا ہمکو دعوے ہے

ہم بارش ہے برق جلوہ گر
مین تو روتا ہون اور وہ ہنستا ہے

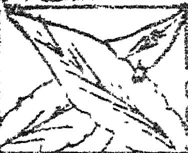
عشق گیسو مین مر گیا ہون مین
اوسے کالے نے مجکو مارا ہے

ہے جو ممدوح وہ منے طفل
اپنا دیوان راگ مالا ہے

بوسہ مانگا دہن کا تو بولے
ٹہرو کیا سوتہ کا یہہ نوالا ہے



ہند ہین تنگ ان بتون نے کیا
اب سخی کربلا کو جاتا ہے

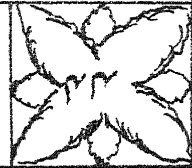


نہ چاہون بام جانا ہے کوہ طور کی بدلی
نہ پہنچے دوان تجلی سے رخ پر نور کی بدلی

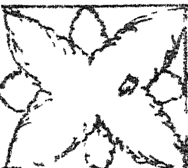
چڑہا تہا خون عاشق سر پہ اتبک وہ تازہ ہے
کہ رنگت اب تلک اوسکی نہین جیدور کی بدلی

چہپایا دختر رز نے مونہہ ہین دستار شیشے سے
نظر نشہ مین کے جیب ہی مخمور کی بدلی

نہین ہے پیر مغان کے سر پہ سپید اوس ماہ انور کے
شب مہ سے ہوئی ہے یہ شب دیجور کی بدلی



بقول نادر ذیشان سخی پورب تو چلتا ہے
بنارس کی نہ ہو تو ہو سے غازیپور کی بدلی

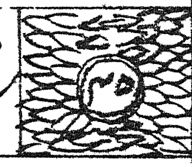


ہجر مین مین ہوا اوسکے زلف عنبر فام سے
وصل کی شب صبح تک شانہ کرینگے شام سے

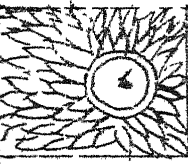
ہوگیا فرقت مین مرغ روح کا اوڑنا محال
جسم عاشق کی رگین ہین کم نہین اب دام سے

کچہہ تشفی کی بنا کر بات کہنا نامہ بر
بیخبر ہین وہ ابہی گہبرائینگے پیغام سے

اوس پری کی شکل سے لکہو کہا نا کیا ضرور
ہم کسی دیوانہ کہین جانا رہیگا کام سے



دختر رز کی چاہ کا چسکا سخی کو ہے فقط
کچہہ غرض ہے شیشے سے نہ مطلب جام سے

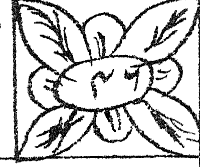


دہوتا منہ اپنا طشت مین گر وہ گل آب سے
بلبل سمجہتی حوض بہرا ہے گلاب سے

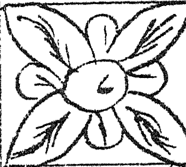
سو بار رنگ اوتر گئے ہنسنے لگا لدون
شوخی زیادہ ہے مرے خون مین شباب سے

گردون پہ اونکو کس رخ انور کی ہے تلاش
کیون مہر و ماہ پہرتے ہین خانہ خراب سے

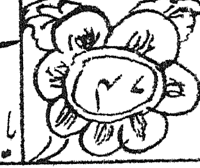
کیا خوب ہے جو عید میں قربان کرو مجھے
تمکو تو ہو ثواب میں چھوٹوں عذاب سے
یون خاکسار اپنا سمجھتے نہیں ہمیں
باور کرینگے وہ قسم بوتراب سے
جنت میں تو شراب طہورا پیئنگے ہم
یان بھی بھری رہے مری بوتل شراب سے



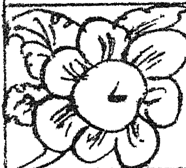
صبح مشاعرہ کو سخی جائین گے وطن
ہین آج ہم آمادہ ہین پا در رکاب سے



نسبت دی ماہ آسمان سے
کسی کی صفت بیان ہوگی
لائیں تشبیہ رخ کہان سے
سوسن بھی کہے جو سو زبان سے
تشبیہ جو مانگ کے نہ ہاتھ آئے
لاؤں میں مانگ کہکشان سے
سودا ہے جو بلبلوں کو گل کا
تنکے چن لائیں آشیان سے
پہرہ ہار رچ شب وہ مانع روز
دربان سے لڑوں کہ پاسبان سے
جیتینگے نہ ہمسے بازی عشق
اغیار کے پٹ پڑینگے پاسنے



ہے قدر سخن سخی کو حاصل ۱۲
یان کے ہر پیر اور جوان سے



آباد بسی وحشی جو تمہارے نکل آئے
بن چھوڑ کے شہر و ہمین جھکار کے نکل آئے
تم کھو لکے جوڑی کو جو بیار کے نکل آئے
شب ہو گئی گردونپہ ستارے نکل آئے
پہر فصل بہار میں پہر آنے لگی وحشت
پہر آبلہ پاؤں میں ہمارے نکل آئے
وہ فاتحہ خوانیکو جو آئے پس مردن
ہم قبر سے کرنیکو نظارے نکل آئے

ڈوبے کہین اشک کے دریا مین اگر زار
کہدو کہ کنارے ہی کنارے نکل آئے

مشہور جیسے کرتے ہین تلوا کا چھنا
وہ یار کے ابرو کے اشارے نکل آئے

رکھتے ہین پریشان سحر کو وہ ہمیشہ
گھر سے نہ کبھی زلف سنوارے نکل آئے

بت پرستی مری بلا نہ کرے
اچھی گا فنون خدا نہ کرے

گالیان دیکے مجھسے کہتے ہین
ہمکو پیٹیے اگر دعا نہ کرے

وصل ہی مین وصال ہوا پنا
ہجر تک زندگی وفا نہ کرے

اک صنم سے برا کیا مجھکو
ایسے دلکا خدا بھلا نہ کرے

دل نہ جا راہ سخت مانگ کی ہے
او مسافر کوئی دغا نہ کرے

برف کہاؤ نہ غیر کے ہاتھون
ٹھنڈا فقرہ کوئی جما نہ کرے

مردم آپ ہی کی جان نبچے
اونکو دریا سے آشنا نہ کرے

رونا موقوف کردو شبنم کا
اور گل سے کہو ہنسا نہ کرے

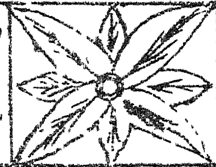
مرض عشق جو سحر کا سنا
بولے وہ اوسکی کچھہ دوا نہ کرے

داب بہی تیغ مختصر بہی ہے
سمجھے ہم آپ کی کمر بہی ہے

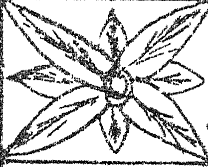
آیا پھر طفل اشک تو باہر
تجھکو ظالم کسیکا ڈر بہی ہے

جسکو خالی پسند کرئی ہے
آج اوسکا ن مین گھر بہی ہے

جس پہ چاہو لگاؤ تیر نظر — دل بھی موجود ہی جگر بھی ہے



درہم داغ عشق ہین لیکن
پاس تو سخن کے زر بھی ہے



مثلث

سر ہی کام آتے ہی خنجر کا دم لیتے ہین — بہادر سورما یان آن کے لوہا منجا لیتے ہین
خم شمشیر ابرو دیکھکر گردن جھکاتے ہین

مثال شمع ہم ثابت قدم ہی سر کٹا لیتے ہین — ہزاروں ضربت شمشیر قاتل کا اوٹھا لیتے ہین
شہادت کی جو ہمکو ہوس کچھ تلوار کھاتے ہین

وہان سے قاصد آتا ہے کہ عزرائیل آ لیتے ہین — برا اندیشہ ہے دیکھین کہ کس فرقت مین جاتے ہین
خدا پہلے بلاتا ہے کہ وہ پہلے بلاتے ہین

ہماری وارفتگی ابتہ تیری ہی گیسو سے — نہ ہم الجھین جیتے ہین نہ الجھین قیدیونسے
وہ ہمکو آزماتے ہین ہم اونکو آزماتے ہین

عشق آتے ہین کلیجہ کا پتلا ہے دل ہار جاتا ہے — ضعیفی مین چھوڑانے سے وہ کوچہ چھوٹ سکتا ہے
تاسف کے سوا یان پاؤن یونہی لڑکھڑاتے ہین

تری رحمت کے ہین قربان صدقہ کبریائی کا — میرے اللہ حافظ رہیو تو نازک کلائی کا
جنازہ میرا دستا نہین وہ اوٹھاتے ہین

سفر سے بے تحاشا جو زمین منہ کے بل آئے ۔ یہی روکا یہان انکو پیڑ پر نکل آئے

پہر پوچہے کیا کسی بات کی خاطر یہان بیٹہے ہین

سب گلچین سے کہا پہنچین ہم دم سکو تحقیق ہو جائے ۔ یہہ کیسی شک حسن آپ نے مٹنے کا غم کہائے

اگر گل ہنستے ہین گلشن مین غنچے مسکراتے ہین

کرین ہل من یہین پیر کچہ اپنے مکانونکی ۔ فرشتونکو خبر دو خیر مانگین آسمانونکی

وہ نالہ کرتا ہون جو عرش کے پائے ہلاتے ہین

وہان شادیکے چرچے ہین یہان اس غم کی خبر پہنچا ۔ تبا کر مرگ عاشق انکو افسردہ نکر دینا

ستا کر آج ہی گہر مین وہ گلنے بجاتے ہین

تعالی اللہ کیا وقت آ گیا ہے ۔ عجب اس عاشقی کا الٹا پلٹا کارخانہ ہے

ہمین روٹہے ہین اور ان سے ہمین الٹے مناتے ہین

ذرا پوچہو تو ان سے ہمین کچھ میسر ہے مقصد ۔ سنی ہے صید آہو کیلئے کس شوق خلکی مد

سخی جو خارہاے دشت پر آنکھین بچہاتے ہین

ایضاً

بری الذمہ ہین پہلے سے ہم انکو جتاتے ہین ۔ فرشتو ہٹ کے بیٹھو گنبد گردون ہلاتے ہین

کسیکے تیر مژگان لیکے طاقت آزماتے ہین

کسیدن مہربانی اور عنایت ہم پہ کیجئے گا ۔ یہہ فرماتے ہوے کوٹھے سے وہ جلوہ دکہاتے ہین

کلیجا تھام لو کہڑکی کا پردہ اوٹھاتے ہین

خبر اس آہ کی ہمکو ملک یہہ سنا کے جاتے ہین
ابہی تو بام گردون تک یہہ مثل تیر جاتے ہین

آپ اپنے دیکھنے والے کہان سے ملے لگاتے ہین

نہ در زور اپنی آنکھون مین گرفتہ ہون نہ دیکھیگا
یہان سے دور ہین ابدال وہ نہین تعویذ دیکھیگا

ادہر آنکھون کو انگلی سے ہین بتلا دون وہ آتے ہین

یہہ جھپیر بعد مدت اس عنایت کا سبب کیا ہے
ابھی تو ہورہے مہینہ پر کدہر جا بہ مزاج نکلا ہے

کہان تھے ہو رہے بیٹھکے یہہ سر شام آ آتے ہین

یہی بازی خوش [illegible] ہم [illegible]
پلک جہپکے پہلے مارے اپنے گال اونکا وہ بوسہ

پریزاد تو نہین ہم اس شرط سے آنکہین لڑاتے ہین

چمن کی سیر کی تب صنعت محبوب ہم سمجھے
مسی ملنا لب نگین ہے اونکا خوب ہم سمجھے

یہہ گلرو کی گلی کو غنچہ سوسن بناتے ہین

کہین وہ تو نہین جسپر ہمارا وہم غالب ہے
کہین وہ تو نہین یہہ طایر دل جسکا طالب ہے

پپیہے پی کہان کہہ کہہ کے یہہ کسکو بلاتے ہین

مثال مہر تابان کب نگاہ ہو نہین ہے آئیگا
ہمین کیا چودہوین کا چاند یہہ گردون دکھائیگا

ہم ایسے طشت مین یو اک حسین کا مونہ دہلاتے ہین

شکست خم ہو ہر سمت سے پہر واہ والیجے
سخی اب اسطرح کی یہ غزل ہم سا دیسے پیر دو تحفے

بہت ہم بزم مین جا کے مشتاق پاتے ہین

ستم کو غمزہ پہ ان سیر کو جب دم وہ جاتے ہیں
سنا ہے گھر میں اپنے شام کو آتے بجاتے ہیں
پہر اک ظالم کا کوچہ ہے کہ پہر مجھکو گھراتے ہیں
ہوا منظور مبارک خلعت پوشاک پاتے ہیں
نئی صورت سے انکا روٹھنا وہ ہمکو لٹاتے ہیں
یہانتک ہجر صحبت کا نتیجہ تو کوئی دیکھے
ہمارے مرنیکا صدمہ نکرنا جیتے رہنا
جنہیں ہے عشق مژگاں اونکی حالت آپ تو دیکھی
تمہارا ناوک ہے کیوں پہلا گنا ہے دل ہمارا تو
کہیں ہیں تیغ خصما سخت کلمہ کوئی اوس ستکو
پریشانی رہی جو اہوا سر پر بلا آئی
مگر انکو یہی صورت دکھا لیتے جو جاتے تم
نظر کا ڈر رقیبوں کا خطر سایہ کا اندیشہ
سبب مرنیکا جنہیں جہانک کر کوئی ہے سو وہ پڑھیں دلیلیں
رقیبوں نے تو سوتے جاگتے پیچھا نہیں چھوڑا
کسیکو جیتے جی انکا ساتھی ہی نہیں دیکھا

صدا قبروں سے آتی ہے یہی مر مر کے جلاتے ہیں
جہاں وعدہ کی شب آئی وہ پہلو میں آتے ہیں
بغل میں تیغ تھی دو پہلوؤں میرے گھر آتے ہیں
ہماری لاش پر اپنا دوپٹہ وہ اوڑھاتے ہیں
ہمارے نام کو کاغذ پہ لکھ لکھکر جلاتے ہیں
کبھی جو ہم سے روٹھ کر بیٹھتی پہ بیٹھے مسکراتے ہیں
بہت نازک طبیعت ہے نہ ہم سمجھاتے جاتے ہیں
وہ سیر کو جاتے ہیں دشت نکلی پانوں جاتے ہیں
یہی وہ راہ ہے جسمیں سپاہی فرماتے جاتے ہیں
ابھی تو تیغ کی ہم بھی سو سو ستاتے ہیں
مگر اسیر بھی ہم اوس لطف کی پہرتی سناتے ہیں
پہر لڑکے ہوکے مجنو گھر سے باہر نکل آتے ہیں
غضب ہے ہانسلے سے گھر اکیلے آپ جاتے ہیں
کفن پر میرے لکھدینا کسیسے روٹھ جاتے ہیں
کسی دن خواب میں کیا ہم اکیلا اونکو پاتے ہیں
فقط بہانے کے وعدہ پر وہ ہر روز چلاتے ہیں

سخیؔ دیکھو خدائی کا ہے ہندوستاں میں جنکو

عنایت سے خدا کے آپ ہی نقش ہین جاتین

اشعار حاشیہ گلزار نسیم

ہاتھون کو ملا کہا کہ ہیہات — خاتم بھی بدل گیا ہے بدذات

آنکھون سے جو اشک کے بندھے تار — پڑھنے لگے یون سخی کے اشعار

چھلے کو حریف یون بدل جاے — زیور مجھے کچھ خبر نہ بن ہاے

تعویذ کو اب سر چڑھاؤن — جگنونکو نہ اب گلے لگاؤن

ہنسلی نے میرا گلا نہ گھونٹا — کچھ چھپا کلی کا مونہہ نہ پھوٹا

پتہ مرے کان کا نہ کھڑکا — بالی کو ہوا نہ کچھ بھی دھڑکا

تھا خوف جسے دیکھ دکھی سے ڈرتی — پازیب کے زیب پا نہ کرتی

جوشن مشکین کسین نہ کیون واے — کنگنا کیون ہتکڑی نہ بن جاے

نا نا بالے تھے بالے بھولے — گھنگرو مرے پانون کے نہ بولے

ہیکل پہ چکے مجھے جگاتی — زنجیر ہی کاش غل مچاتی

لڑتا نہ تھا رات ہی کو دتکو — سونا ایسا ملا چھڑون کو

بجلی مرے کان کی نہ تڑپی ۱۲ — پہونچی کو نہ پہونچی کچھ خبر بھی

ٹھینگا نہ لگاے اس سے آپ جی — ہے آرسی مونہہ صفی دیکھنے کی

جس نے مجھے ہاتھ سے لگایا — وہ ہاتھ لگے کہین خدایا ۱۲

ہند میں تنگ ان بتوں نے کیا
اب سحی کربلا کو جاتا ہے

نہ چاہوں بام جاناں میں کوہ طور کی بدلی
نہ برسے وہ جو تجلی سے نہر نور کی بدلی

چھپا تھا عاشق نے چرخ اب تک وہ تارا ہے
کہ رنگت اب تلک اوسکی نہیں سپید ور کی بدلی

چھپایا دختر رز نے ہونٹوں میں دستار شیشے سے
نظر نشہ میں کیسے جب ہی مخمور کی بدلی

نہیں ہے پیرہن کو سرپہ دس الغور کے
شب میں سے ہوتی ہے یہ شب بجور کی بدلی

مقبول نادر ذیشان سحی پورب نوچلتا ہے
بنارسکی نہ ہو تو ہوئے نارہ بیور کی بدلی

بحر میں میں ورا اوسکے زلف عنبر خام سے
وصل کی شب جب تک تنہا نہ کرینگے ہم

ہو گیا فرقت میں غ رد لکا اوڑنا محال
جسم عاشقکی رگیں ہی کم نہیں ابنا سے

کچھ تشفی کی بنا کی بات کہنا نامہ بر
بیخبر ہیں ابھی گھبرائینگے پیغام سے

اوسکی پکی شکل سیں لکو کہاتا کیا ضرور
ہو گئے دیوانہ کہدیجا تا رہیگا کام سے

دختر رز کی چاہ کا جسکا سحی کو ہے فقط
کچھ غرض ہے شیشے سے نہ مطلب جام سے

دھوتا منہ اپنا طشت میں گر وہ گل آب سے
بلبل سمجھتی حوض بھرا ہے گلاب سے

سو ہار رنگے تو رگو ں سے نکالدوں
شوخی زیادہ ہے مرے خون میں شباب سے

گردوں پہ اونکو کس سرخ الفور کی ہے تلاش
کیوں مہر و ماہ پھرتے ہیں خانہ خراب سے

کیا خوب ہے جو عید مین قربان کرو مجھے
تمکو تو ہو ثواب مین چھوٹون عذاب سے

یون خاکسار اپنا سمجھتے نہین ہمین
باور کرینگے وہ قسم بو تراب سے

جنت مین تو شراب طہورا پینگے ہم
یان بھی بہی رہے مری بوتل شراب سے

۴۶

صبح مشاعرہ کو سخی جائین گے وطن
ہین ج ہم آمادہ ہین پا در رکاب سے

۷

نسبت دی ماہ آسمان سے
لائین تشبیہ رخ کہان سے

مسی کی صفت بیان ہوگی
سوسن بھی کہے جو سو زبان سے

تشبیہ جو مانگ کے نہ ہاتھ آئے
لاؤن مین مانگ کہکشان سے

سودا ہے جو بلبلونکو گل کا
تنکے چن لائین آشیان سے

یہہ ہار ج شب وہ مانع روز
دربان سے لڑون کہ پاسبان سے

جیتنگے نہ ہمسے بازی عشق
اغیار کے پٹ پڑینگے پاسے

۴۷

ہے قدر سخن سخی کو حاصل ۱۲
یان کے ہر پیر اور جوان سے

۷

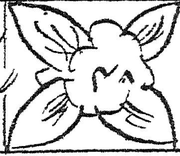
آباد بسی وحشی جو ہمارے نکل آئے
بن چھوڑ کے شہر و ہمنین چکارے نکل آئے

تم کہو لکے جوڑی کو جو بیمار کے نکل آئے
شب ہو گئی گردونپہ ستارے نکل آئے

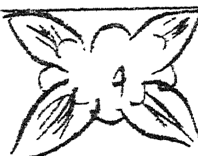
پھر فصل بہار مین پھر آنے لگی وحشت
پھر آبلہ پاؤن مین ہمارے نکل آئے

وہ فاتحہ خوانیکو جو آئے پس مردن
ہم قبر سے کرنیکو نظارے نکل آئے

ڈوبے نہ کہین اشک کے دریا مین دل زار
کہدو کہ کنارے ہی کنارے نکل آسے
مشہور جیسے کرتے ہین تلوار کا پھنا
وہ یار کے ابرو کے اشارے نکل آئے



رکہتے ہین پریشان سخی کو وہ ہمیشہ
گھر سے نہ کبھی زلف سنوارے نکل آئے



بت پرستی مری بلا نہ کرے
اچھی کل فنون خدا نہ کرے
گالیان دیکے مجھسے کہتے ہین
ہمکو بیٹھے اگر دعا نہ کرے
وصل ہی مین وصال ہوا اپنا
ہجر تک زندگی وفا نہ کرے
اک صنم سے برا کیا مجھکو
ایسے دلکا خدا بھلا نہ کرے
دل نہ جا راہ سخت مانگ کی ہے
او مسافر کوئی دغا نہ کرے
برف کہاؤ نہ غیر کے ہاتہون
ٹھنڈا فقرہ کوئی جما نہ کرے
مردم آپ ہی کی جان نہ بچے
اونکو دریا سے آشنا نہ کرے
رونا موقوف کر دو شبنم کا
اور گل سے کہو ہنسا نہ کرے

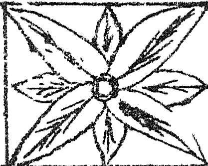


مرض عشق جو سخی کا سنا ۱۲
بولے وہ اوسکی کچھ دوا نہ کرے

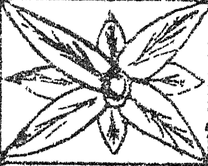


داب بھی تیغ مختصر بھی ہے
سمجھے ہم آپ کی کمر بھی ہے
آیا پھر طفل اشک تو باہر
تجھکو ظالم کبھیکا ڈر بھی ہے
جسکو خالی پسند کرتی ہے
آج اوس کان مین گہر بھی ہے

جس پہ چاہو لگا دو تیر نظر — دل بھی موجود ہی جگر بھی ہے



در پہ ہم داغ عشق ہین دلبر
پاس اپنے تو سخی کے زر ہی ہے



مثلث

سر ہی کام آتے ہی خنجر کا دم لیتے ہین — بہادر سوروان ان کے لوہا مانتے ہین
خم شمشیر ابرو دیکھکر گردن جھکاتے ہین

مثال شمع ہم ثابت قدم ہی سر کٹاتے ہین — ہزاران ضرب شمشیر قاتل کا اوٹھاتے ہین
شہادت کی جو ہمکو ہوس ہے تلوار کہاتے ہین

وہانسے قاصد آتا ہے کہ عزرائیل آتے ہین — بڑا اندیشہ ہے دیکھین کس سر فرقت مین جاتے ہین
خدا پہلے بلاتا ہی کہ وہ پہلے بلاتے ہین

ہماری وارکی اب ہے بہری گیسوؤنسے — نہ ہم بلبلین چمنونسے نہ بلبلین قفسونسے
وہ ہمکو آزماتے ہین ہم اونکو آزماتے ہین

غش آتے ہین کلیجہ کانپتا ہے دل دہڑکتا ہے — ضعیفی مین چھوٹنے سے وہ کوچہ چھوٹ سکتا ہے
تاسف کے سوا یان پاؤن بہی تعب لڑکہڑاتے ہین

تری رحمت کے مین قربان صدقہ کبریائی کا — مرے اللہ حافظ رہیو تو نازک کلائی کا
جنازہ میرا دست نازنین سے وہ اٹھاتے ہین

سفر سے بے تحاشا جو زمین پر سر کے بل آئے
ابھی روکا تھا ان اشکونکو پھر باہر نکل آئے

یہہ لڑکے کیا کسیکی بات کچہہ خاطر مین لاتے ہین

سبب گلچین کے کیا پوچہتے ہین جو ہنسی سکو آتی ہے
رہے ہین رشک جن سے مین جیسے سکے کا غم

کہ گل ہنستے ہین گلشن مین غنچے مسکراتے ہین

کرین ہم ہین بپہر کچہہ اپنے مکانونکی
فرشتونکو خبر دو خبر ہو گئین سمانونکی

وہ نالے کرتا ہوان جو عرش کے پائے ہلاتے ہین

وہان شاہ دیکہے چرچے ہین اس غم کی خبر پہنچا
تباہ کر مرگ عاشق و نکو افسردہ نکر دینا

سنا ہے آج اپنے گہر مین وہ گلے سجاتے ہین

تعالی شانہ کیا وقت ہے اور کیا زمانہ ہے
عجب اس عاشقی کا الٹا پلٹا کارخانہ ہے

ہمین روٹھے ہوے ہین وہ ہمین الٹے مناتے ہین

ذرا پہچو تو ہم وہ تسے ہین کچہہ مسیر ہی مقصد
سنی ہے صید آہو کیلئے کس شوخ کی آمد

سخی جو خادمان دشت پر آنکہین بچہاتے ہین

ایضاً

بری اللہ ہین پہلو سے ہم جسکو چہپاتے ہین
فرشتو بت کے بیٹہو گنبد گردون ہلاتے ہین

کیسکے تیر ہین لیکے طاقت آزماتے ہین

کیسی مہربانی اور عنایت جسپر آتے ہین
یہہ فرماتے ہو کے کوٹہے سے وہ جلوہ دکہاتے ہین

کلیجا تھام لو کھڑکی کا پردہ اوٹھاتے ہین

خبر اسباب کی ہمکو ملک یہہ سجا کے جاتے ہین | ابھی تو بام گردون تک یہہ مثل تیر جاتے ہین

آپ آگے دیکھنے دلکے کہان سے لگاتے ہین

نہ دکھلاؤ ابھی آنکھون سے کہتا ہون نہ دیکھیگا | یہان سے دور ہین ایدل وہ نہین یون نظر دیکھیگا

ادھر آنکھون کو انگلی سے ہین بتلا دون وہ آتے ہین

یہہ مجھ پر بعد مدت اس عنایت کا سبب کیا ہے | ابھی پورے مہینے پر کدھر چاند آج نکلا ہے

کہان سے ہو کے بھٹکے یہہ سر شام آپ آتے ہین

یہی یاری خوش آتی ہے [illegible] | پلک جھپکے پہلے مار ڈالے تیغ لگا لونگا وہ بوسہ

یہہ یہہ دیکھو نہین ہم اس شرط سے انھین لڑا آئے ہین

چمن کی سیر کی نیت سے صحبت محبوب ہم سمجھے | مسی ملتا لب رنگین ہے اونکا خوب ہم سمجھے

یہہ گلرو کی گلی کو غنچہ و سوسن بناتے ہین

کہین وہ تو نہین جسپر ہمارا وہم غالب ہے | کہین وہ تو نہین یہہ طایر دل جسکا طالب ہے

پپیہے پی کہان کہہ کہہ کے یہہ کسکو بلاتے ہین

مثال مہر تابان کب ہو ممکن یہہ آئیگا | ہمین کیا چودھوین کا چاند یہہ گردون دکھلائیگا

ہم ایسے طشت مین ہو عکس اک حسین کا مونہہ دکھلاتے ہین

مثلث ختم ہو سمت سے پھر واہ وا لیجے | سخی اب اسطرحکی اک غزل ساو ایسے پڑھ دیجے

بہت ہم بزم مین جسکے مشتاق پاتے ہین

سوئے گور غریبان سیہ گو جبدم وہ جاتے ہین
صدا قبرون سے اٹھتی ہی یہی مر کر جلاتے ہین

سنا پھر گھر مین اپنے شام کو گھڑیال بجاتے ہین
جہان وعدہ کی شب آئی وہ پوہین راگ گاتے ہین

ہر اک ظالم کا کوچہ ہے کہ یہ ہمکو گراتے ہین
بغل مین تیغ ہے ابرو پہ بل یون میرے لڑنے آتے ہین

ہوا ہر نامبارک خلعت پوشاک پاتے ہین
ہمارے لاش پر جاؤ وہ پیچھے دوڑ آتے ہین

نئی صورت سے انکا روز پیدا وہ ہمکو لوٹاتے ہین
ہمارے نام کو کاغذ پہ لکھ کر وہ مٹاتے ہین

پیام اظہار محبت کا نتیجہ تو کوئی دیکھے
کبھی ہم [illegible] آتے ہین

ہمارے مرنے کا صدمہ نکرنا جیتے رہنا
بہت بار طبیعت سے ہم ہمیشہ ہی جاتے ہین

جنہین ہے عشق مژگان انکی حالت آنکھ دیکھی
وہ سینے کے ہدف دشت کو پا نون جاتے ہین

تمہارے مانگ سے کیون پہلا گناہ ہے دل تمنا ولو
یہی وہ راہ ہے جسمین فرمار سے جاتے ہین

کہین شیخ صاحب سخت کلمہ کوئی اوس نکو
ابھی [illegible] ہم یہی سو سناتے ہین

پریشانی رہی دا ہوا سر پر بلا آئی
مگر اسیر ہی ہم اوس زلف کی بہری سناتے ہین

مرے اشکو نکو یہی صورت دیکہا تالتے جاتے ہم
یہہ لڑکے ہوکے بیخود گھر سے باہر نکلے آتے ہین

نظر کا ڈر رقیبونکا خطر سایہ کا اندیشہ
غضب ہے یار نسے اپنے گھر کی آپ جاتے ہین

سبب مرنیکا جنمین جہانک کر کوئی ہی سو وہ پڑھ لین
کفن پر میرے لکھدینا کسیسے رٹ جاتے ہین

رقیبون سے تو سوتے جاگتے بھی چھپا نہین چھٹا
کسید خواب مین کیا ہم کیلا انکو پاتے ہین

کسیکو جبو غم مین انکا ساتھی ہی نہین چھپا
فقط برسات کے وعدہ پر وہ برسون جلاتے ہین

سخی دیکھو خدائی کا ہے ہندوستان مین جنکو

عنایت سے خدا کے پیچ سخن جو ہیں جا بجا ہیں

اشعار حاشیہ گلزار نسیم

ہاتھوں کو ملا کہا کہ ہیہات
خاتم بھی بدل گیا ہے بدذات

آنکھوں سے جو اشک کے بندھے تار
پڑھنے لگے یوں سخی کے اشعار

چھلے کو حریف یوں بدل جائے
زیور مجھے کچھ خبر نہ بن ہائے

تعویذ کو اب سر چڑھاؤں
جگنو کو نہ اب گلے لگاؤں

ہنسلی نے میرا گلا نہ گھونٹا
کچھ چمپا کلی کا موتہہ نہ پھوٹا

پتہ مرے کان کا نہ کھڑکا
بالی کو ہوا نہ کچھ بھی دھڑکا

تھا خوف جسے دیکھ بجلی سے ڈرتی
بازو کے زیب پا نہ کرتی

جوشن تسکین کسی نہ کیوں وائے
کنگنا کیوں ہتکڑی نہ بن جائے

نانا بالے تھے بالے بھولے
گھنگرو مرے پاؤں کے نہ بولے

ہیکل پچکے مجھے جگاتی
زنجیر ہی کا شغل مچاتی

لڑتا نہ تھا رات ہی کڑے دیکھو
سونا ایسا ملا چھڑوں کو

بجلی مرے کان کی نہ تڑپی ۱۲
پہونچی کو نہ پہونچی کچھ خبر بھی

ٹھینگا نہ لگا اس سے آپ جی
ہے آرسی موتہہ جی دیکھنے کی

جس نے مجھے ہاتھ سے لگایا
وہ ہاتھ سے لگے کہیں خدایا ۱۲

رباعیات

صحرا سے بعشق زلف دلبر دیکھا
دریا ہے بعشق زلف دلبر دیکھا
دیکھا ہے سخی نے یہہ پہ ہمنے اونکو
سودا ہے بعشق زلف دلبر دیکھا

وله

آنکھونکا تعشق سے مین بیمار نہین
زلفونکی محبت ہے گرفتار نہین
کس کس بلاؤنکا سخی شکوہ کرون
مژگان پہ نظر ہے یہ سردار نہین

وله

آنکھونمین سخی رہکے یہہ چتون دیکھو
چھوڑا نہ کسیطرح سے دامن دیکھو
پہر خانہ چشم مین نکلکر نہ گیا ۱۲۱۲
اس طفل سرشک کا لڑکپن دیکھو

وله

سو طرحکے یان فساد برپا دیکھے
حاسد فاسد ہی ہمنے صدہا دیکھے
آنکھین موندو سبہی عجب ہو سخی
دنیا مین آکے اہل دنیا دیکھے

وله

گردونکو ہمیشہ ہمنے گردان پایا
دن پہر بہی قیام کا نہ سامان پایا
جل جلکے سخی روز یہہ کہتا ہوگا
مہر اقبال خوب تابان دیکھا



ولہ

افراط سے ان دنوں میں رش بھی ہے — چاہت جسکی وہ سب جنھیں اھش بھی ہے

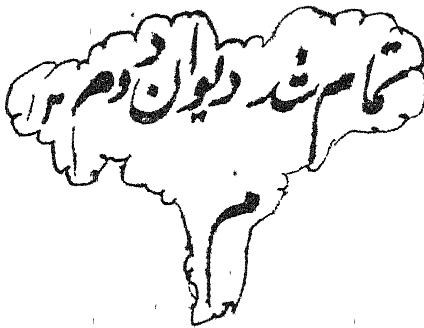
یعنے ہے یار اپنا پہلو میں سخیؔ — بجا ہے ستا رہیہ نوازش بھی ہے

قطعہ تاریخ ختم دیوان ۱۲

پورے سن بارہ سو اور ستر میں — جسمیں اب ختم ہوا ہے یہہ کلام

لکھدو یہہ مصرعہ تاریخ سخیؔ — ہوا دیوان سخیؔ کا یہہ تمام

۱۲۷۰ ہجری



یہاں سے زبان بھاکہ کی چیزین ہین جسمین مصنف کا تخلص الفت تہا

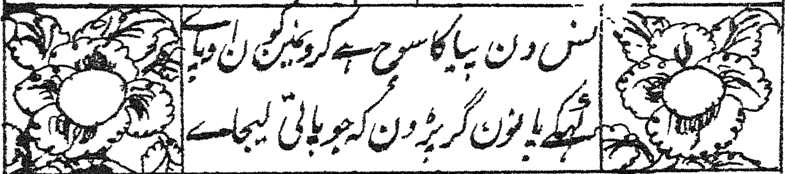


ایک سمے نر جگ کا نیارا — تاری چہانڈ بدیس سدہارا

برسن جاسے بدسوا چہائے — نگر بہلاے گہر بسرائے

راہ بہت تریا نے نہاری — جب نہ ملی آون کی باری

پیٹن لاگی رون لاگی ۱۲ — اس کہہ کہہ جیا کہون لاگی



نس دن پیا کا سوچ ہے کروہین ان دیا ہے

سکہی پاؤن گر پڑون کہ جو پاتی لیجائے

جب تریا اس بات بکہا ٹیو — جتنے سکہی ہین سب جا نیو

ایک سکہی نے کین بتائی ۱۲ — اس بدہ پاتی لکہہ پٹہوائی

اے پیارے برہن کے برہا — اے نیارے برین کے برہا

مجہ برہن کی کنور کنہیا — اے بالم پردیس جو پیا ۱۲

اے ہمرے من مہن پیارے — اے ہمرے بسراون ہارے

جب سے گئے سدہ ہو نہین لینی — ہمرے ساتہہ کیسی یہہ کینی

ہائے پیو کا من مان بہانی ۱۲ — کاہے کہوت مور جوانی ۱۲

تم تو جاے بد سوا چہاے — ناہک ہم اگنو ہوان لاے

ہمکا تو پر دسوا بہاوے — ہمکا تم بن چین نہ آوے

سہولت ناہین بتیان تمہری — بسرت ناہین صورتیان تمہری

تم بن نندیا آوت ناہین — سونی سیجریا بہاوت ناہین

سونی گہر مان ڈرت اکیلی — مری جات تمہری البیلی

بالم تمکا ایسا چاہیے ۱۲ — اچہی موری پریت نباہے

اس ہین تمکا جان جو لیتی — کوا واو پاؤں سے جان ندیتی ۲

کہیر رتیجے بیتم پیارے — بیٹہہ رہے ہو کس من مارے

کن دیویاری سے نے حیدوا کینو — مور بلم اپنا کر لینو ۱۲

کون سوت سے پریت ٹبرائیو — کاہے ہمری سدہ بسرائیو ۱۲

لے بدہنا بلہاری توری — کا لکہدین کرم ما مورے

کن بلمایو بالم مورا ۱۲ — صحبہ برہن کا چہبر بتورا ۱۲

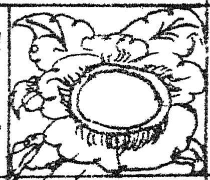
اب ہم تمکا بات بتائی — بس بہیج کہائی مر جائی

یا تم ہمکا درس دیکہاؤ — بالم آؤ سینان آؤ ۱۲

آؤ بالم جنم سنگہاتی — کر جورت برہا کی ماتی ۱۲

آؤ تمکا گروا لائی ۱۲۲۲ — آؤ تمہرے بل بل جائی ۱۲

کاہمرے ترساے ہو سے | کاہمرے ترپائے ہو ہیئے
کا برہن سکے جارے پیہیو | کا ماہن سکے جارے پیہو
کا جب ہمکا جیت نہ پایو | کا جب ہمرے پاچھے آیو
بالم ہمرا جیارا جاسے | ہم مرجا ہے تو رو رہا لی
روسی ہو تو آن مناؤن | نینن ستے پلکن سے آؤن
بن دیکھے ناہین جیارا مانے | جہپر پڑی ہوے سو جانے
ابھون ہم جو پیچھن ہوئی ہے | تمہری برگن جوگن ہوئی ہے
لٹ چھٹکائے گھر سے نکسہون | بستی جھٹر ہون بن ان بسہون



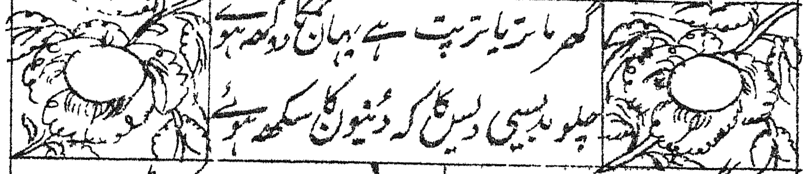
انگ بھبھوت رماکے کر جوگن کا بھیس
سائین تمہرے کھوج مان ہم ہو جہپے دیس



جب برہن کی لکھہ گئی پاتی | جھٹکے بانچے بہاستے چہاتی
پاتی لے سگنا اڑ دہایو | اوپر اوپر پتا لگایو
جون نگر ہے سکھ کا ڈیڑا | واہی نگری لین بسیرا
رو کہہ برج پر رین گنوایو | بھور ہوئے پاتی پہنچایو
بلک بلک ات رودن لاگا | تب سگنا اس بولن لاگا
ہمرے کرم کا یاہی لیکھا | جاسے بینہ ٹہی دو کہہ دیکھا
آسے بدسوا نمکا دیکھا | تمہر و پاؤا واہی لیکھا

آنسو پونچھو بات اونا کرو ۱۲
چھیر تریا دھیرج راکھے ۱۲
پھر ہم تمکا گھر لیجائی

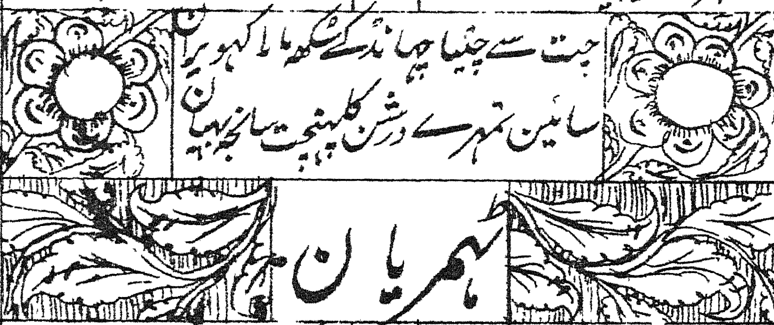
ڈانگ بیچ پانی لکھ پٹھو او ۱۲
جیا گھاسون سیج پر راہی
نر ماری سے جاہی ملائی



جب سگنا ایسو سمجھایو
اے ہمری بہنیان پیاری
اے بالم کی چاہن ہاری
اے برہا کی بہن پیاری
کہیم کسل سگنا لے آیو ۱۲
جیسن تمہرا جلم سنگھاتی
بول بول پر آنسو آیو ۱۲
بیاکل بہیو بروگی سمتھر ۱۲
کاہے ہمکا گھایل کینو ۱۲
اپنا دکھ اکہان لگ روئی
کاہین سنگھ کی سکھی سہیلی ۱۲
کاہین ساتھ کھلاون ہاری

تب اس پاتی لکھ پٹھو ا یو ۱۲
اے ہمری برہا کی ناری ۱۲
پریت کی ریت نباہن ہاری
اے دوکھیارے کی دوکھیاری
سکھ گھڑی تمہری پاتی لایو
باچن لاگا تمہری پاتی ۱۲
بات بات پر رکت بہایو ۱۲
ترپن لاگا جوگی سمتھر ۱۲
کبسو بروگ سگرا بہر دینو ۱۲
کا جانے تمکا سکھ ہوئی
سونے گھر ماکس ہو اکیلی
مرگین ساتھ بتا ہین ہاری

تمہاری نہ سنگیہ بے دیئو — تمکا پٹ الیکی کینو
ایسو نیک جو جانت بالم — کبہون پردیس نہ آوت بالم
لے اب سن پردیس کی بتیان — لیواونا ہمیں کی بتیان
جب سے تم بالم سے بچھوہین — جاگت جاگت انکہیان پہین
کبہون ہمکا نیند نہ آیو — تم بن تنکو چین نہ پایو
بہولی ناہین بتیان تمہری — بسری ناہین سورتیان تمہری
جس تم ہم بن چین نہ پایو — بس ہمہون ن رین گنوایو
تمہرے دیکہین کا اب لی ہے — تمکا اپنا درس دیکہی ہے



جلہا کرے تو ری ٹہمری رے انور — جلہا کرے تو دی ٹہمری رے انور
جب ہو سناوت من تربلاوت — جیارا ہرکے توری ٹہمری را انور
رین و ناد ہن بسرت ناہین — بہاٹ پہرکے توری ٹہمری را انور
اس من چاہت گانتہہ مادل کے — باندھ ہرکے توری ٹہمری را انور
پہرکن لاگین انکہیان موری — بس رکہ جرے توری ٹہمری را انور



دیگر

پہر سوجہہ گئین رس کی بتیان پہر موہے لگاوت ہے چہتیان
اگلی تکری کی یاد دکہان ان ہو گئے بسری رتیان
کل مو سے گلے سنگ لاگے الور کر جور رہی ہوں آٹھہ پہر
آج اپنے گر جگا پیارے ہے ہمیں جان گئی ان کی گہتیان

دیگر

من موہن سنگ نہ پریت کری اب مت بدہ موری گئی سگہی
اُت پیار کریں کہ بگار کریں پہنے من مان جو لئی سو لئی
کر جورت ہوں رے چہانڈ موہے تکسیر کہتا جو بہئی سو بہئی
الور انگیا موری مسک ہے پہر ہوں توری پاگ لئی سو لئی

ٹہمری

اب پی نا ہمین سو ہت ہے بیتم بن موہے نا گریا ۱۲
تن من کی سدھ بسرا گئی من ہیرت واکی ڈاگریا ۱۲
لٹ جہٹکائے بالن کی کانہے پڑوا رے کامریا ۱۲
الور جوگن کا بہیس لئے پہر ہوں تہین بن بن باوریا ۱۲ ۱۲

ٹھمری

آیو آیو میرا سانول الائین ڈاری جاؤن

مکٹ سنہرا سیس برلجے لال پگ ہرن مان چہلج

سندر رکھ سے بانسریا بجے سوہٹ گلے بیچ مالا — مین واری جاؤن

دادرے

آج بلمو نجریا چرائے گیو

ایک نجر بھر دیکھنے نہ پاؤن گوری کا جیا ترسائے گیو — آج

سو مان کہہ یون لاکھ مان کہہ یون انور جوبن بہایا گیو — آج

دیگر

جہوست آوے بلم متوالا ۱۲ بلم متوالا بلم متوالا

آو سہیلری سب مل بینٹھی آوت برہا گاون والا — بلم متوالا

ایک ہاتھ مان بوتل مدھ کی دوجے ہاتھ مان لین پیالا — بلم متوالا

دیکہو سکھی تم جہوا ؤ تہ ہمکا ٹوٹے ہمرا سوہن مالا — بلم متوالا

ات ستوار بہیو ہے انور بہین مان توہورٹ سال دو سالا — بلم متوالا

دیگر دہن آسا پچ

سورا تمھیں سے لگن ٹوٹا رے — لوٹا لوٹا لوٹا —

جا ورے النور ہم سے نا بولو — بولی بولی — چپ چپ رہے

سورا تمہیں سے

دیگر دہن پچ

ہو یگا بھور نیہر چلین گوری رے — نیہر چلین گوری نیہر چلین گوری رے

چار کہار مل ڈلیا بہیندا اپنے بلم کی چوری رے — ہو یگا

النور راہ جور وکن لاگے بانون بھی کر چوری رے — ہو یگا

بھجن بدہن کچری وماٹھ

کب لگ ہوئی ہے گنونوان رام — کب لگ ہوئی ہے گنونوان رام

اچھی بنکی گھڑی سے بلاؤ شگن بچارے نہہنوان رام

نیہر سے مین اوگن چھیہون روسے مورا سجنوان رام — کب لگ

ہمرے پیا کی چودہ بکہریا کہان ہوئی ہے رہنوان رام

بدہنا کھیلنا منگائی دہرو النور بات کی کہاطر سینوان رام — کب لگ

ہولی

گوری انگیار نگاوت لال لال — ہوری کے رنگ تان ڈال ڈال

بچھونے بچھا کر سیج بچھی ہے موتی کا جھالر لال لال ۔ گوری

سہاگ کی رین سہا دن انور دیکھ کے سدا سہاگ ۔ گوری

دیگر

دین کا آسماں کبھی رہے ۔ زمین کا آدھا ل کی رہے

ایک جان کی روا دھیا نہ بسر مشکل ادا کو بچنے رہے

آل محمد نے قرآن کو جان کر حق سے اخیراً تک کی رکھے ہیں معراج کر کی رہے ۔ دین کا

انور علی کے بل بل جاؤں کعبہ میں خدا نے ولی رہے

ہر سو کو تیغ جو ابر کی دین کی فتح بھی رکھے علی تا پیدا نا دیکھی رہے ۔ دین کا

حسن حسین کے بین پکھاری انور بینت سچی رہے

اسی وا امام بیچے جگ میں جنکی شہادت کی رکھے جا نہیں بات سچی ۔ دین کا

تمت بالخیر

قطعات تاریخ طبع دیوان

رنجیدۂ کلک جواہر سلک عالیجناب والا القاب راجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد بندہ راجگان راجہ مہاراجہ پیشکار صاحب دولت سرکار آصفیہ دام اقبالہ

رحم و لطف و کرم صفات سخی — مخزن مہر و عطف و ذات سخی
گنج علم است نثر و نظم اے شاد — معدن جود و کلیات سخی
۱۳۰۸ھ

ولہ

اے فلک از من چہ می پرسی توصیف سخی — کے بہ گفتن می در آید ذکر تعریف سخی
گر ترا باور نباشد گفتۂ من گو مست — خوش ببین از دیدۂ حیرت تو تصنیف سخی
۱۳۰۸ھ

از نتائج افکار گہربار عالیجناب محمد رفیع الدین صاحب المتخلص فریدی قاضی زادہ تعلقہ پاتھری ضلع پربھنی ریاست حیدرآباد دکن

چون برائے بخشش فیض مدام — شد بجان مرغوب دیوان سخی ۱۲
اے فریدی سال طبعش گفت دل — ہست با اسلوب دیوان سخی
۱۳۰۸ھ

از نتائج طبع رنگین عالیجناب منشی سید حسین علی صاحب رضوی رئیس قصبہ سوہن ضلع فتحپور

سخنی صاحب کا دیوان خار رفتہ ملا جب ہم — کہا سپہر مضمون سخنی نے جو دل سے کہ تو خوش ہو
حسن علی نے اوسکے طبع کی تاریخ یوں لکھی — بر آیا آج مقصود دل و جان سخنی نیکو
۱۳۰۸

ولہ

چھپ گیا آج یہہ دیوان سخنی — للہ الحمد بر آیا مقصود
اوسکی تاریخ حسن نے لکھی — نکر مقصود سخنی محمود
۱۳۰۸

از نتایج افکار دربار طبع سلیم عالیجناب سید شاہ محمد علیم صاحب المتخلص بہ علیم۔ الہ آبادی

طرفہ دیوان سخنی مغفور — شد چو مطبوع درین آوانے
ہر کہ دیدش بمذاق خاطر — ہیش نظارہ نہادش خوانے
حسب حالش چو بپرسید علیم — سال طبعش بدل فرمانے
منصفے از سر انصاف بگفت — طبع گردید خوشا دیوانے
۱۳۰۷

از نتایج طبع عالی والاجناب خواجہ محمد وارث علی صاحب متخلص بہ وارث رئیس قصبہ کڑا ضلع الہ آباد

سنئے اشعار پر ارمان سخنی — نئے مضمون دل جان سخنی
غزلین ایسی پسند احباب — وجد کرتے ہین سخندان سخنی
دیکھئے بول چال بہاکر مین — طوطی ہند ہے زبان سخنی

میر مقصود علی کے گھر سے — چھپ گیا دیکھئے دیوان سخی

ہوئے یون ہین خلف سعادتمند — کیا بجا لائے ہین فرمان سخی

وارث رفتہ نے لکھی تاریخ — سنئے تو چھپ گیا دیوان سخی

ولہ

زور سے تم ہی ہی تھی آن سخی — ہے عیان تصویر سے شان سخی

کہتے ہین جب چیز کی خواہش ہوئی — غیب سے ہوتا تھا سامان سخی

اوسکے فیاضی کی پہچانے رہی — مرتے دم خالی تھا دامان سخی

شاعرونکا تذکرہ جب آگیا — یاد کرتے ہین سخندان سخی

بیٹے نے چھپوا دیا اونکا کلام — ہو گئی تعمیل فرمان سخی ۱۲

خاندانی واسطہ ہے کیون نہ ہو — وارث رفتہ ثناخوان سخی

فکر تاریخ طبع مین یہ کہا — وہ لطافت کا ہے دیوان سخی

۱۳۰۹ ھ

چکیدۂ کلک گہر سلک عالیجناب مرزا خان صاحب المتخلص

بہ داغ دہلوی

ہے یہ دیوان کہ بہار جاودان — شوخی رنگ مضامین دیکھنا

داغ نے لکھا ہے اسکا سال طبع — گلشن طبع سخی صاحب کہلا

۱۳۰۸ ھ

از نتائج فکر رسای جناب حکیم سید محمد رضا خان صاحب متخلص به رضا صفوی

تلمیذ میرزا المعروف به حکیم الوری آقا متخلص به خرد دام ظلهم

مطبوع شد کلام سخی با صد اهتمام | تفریح بخش طبع و دل نکته‌دانان شد

زان بحر که بود [illegible] گهر سخن | جو مست جو [illegible] سخن همه [illegible] شد

از اوج [illegible] فرش سپهر [illegible] | یکسر چنانکه شعر سخن آسمان شد

وصف صنایعش چه بگویم مطول است | اظهار علم معنی و علم بیان شد

حاوی شدن بکل صنایعش سهل نیست | هر کس بقدر فهم خودش [illegible] خوان شد

تاریخ طبع گفت خرد لب‌ها انطباع | [illegible] ز طبع کلامش عیان شد

سنه ۱۳۰۵ هجری

ایضاً

قائل ہے [illegible] فیاض کمال [illegible] | دیوان سخی چھپا جو بہر احباب

تاریخ عیسوی خرد نے لکھی | دیوانِ سخی کا بحرِ فیض ہے آب

۱۸۹۱ عیسوی

از نتائج طبع رنگین جناب آقا میرزا احمد صاحب المتخلص

به سرور حیدرآبادی

نام سخی است زنده ز طبع هر دو دیوان | هم دفتر بلاغت هم دفتر فصاحت

مسرور سال طبع از طبع روش پوچھے | گفت ازکمال حسرت ہے مہر فصاحت ۱۳۰۸ھ

ایضاً

دیوان سخی کا ہو چکا طبع | کیون ہو نہ مشتاق ہو جو پایا
مسرور نے سال طبع لکھا | اشعار کا ہے خزانہ گویا ۱۳۰۸ھ

از نتایج افکار دربار عالیجناب حکیم میر مہدی حسن صاحب المتخلص احسن لکھنوی بن عالیجناب شوق مرحوم مصنف زہر عشق

نظم سخی ہوئی وہ مطبوع جہان | ہر لفظ میں جسکے لطف زیبائی ہے
احسن نے لکھا یہ سال طبع دیوان | گلزار سخی میں نو بہار آئی ہے ۱۳۰۸ھ

ایضاً

ہوا مطبوع جب کلام سخی | ہے سخنور سے نظم کی تاریخ
جب ہوئی فکر سال احسن کو | شاہد نظم بس کہی تاریخ
۱۳۰۸ | افصلے ۱۳۰۸ ہجری

تقریظ و قطعہ تاریخ از تراوش قلم اعجاز رقم عالیجناب حکیم سید بادشاہ علی صاحب المتخلص ضیا لکھنوی نبیرہ والاجناب میر علی اوسط صاحب رشک مغفور

خدا کا شکر جو ہر ایک نعمت پر کرنا لازم ہے مگر بفحوائے ان تعدوا

نعمت اللہ کا لکھو ھا۔ سب کا شکریہ انسان ضعیف البیان کہاں ادا کر سکتا ہے تاہم بحکم (۱ تیرات کلھو ما لا یبدرک کلہ صرف زبان ہے کا شکر ہر ناطق کو کرنا لازم و واجب ہے یہہ زبان ہی وہ چیز ہے جسنے انسان کو اشرف المخلوقات بنا دیا یہی زبان ہے جسنے حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سردار فصحان عرب کردیا قرآن مجید گواہ ہے یہی زبان ہے جسنے شعراے عرب کو کیسے کیسے خلعت افتخار کی دلوائے کیسے کیسے علم نیکنامی بلند کئے کیسی کیسی جنگین محض زبان کی گویائی سے سر ہو گئین دور کیون جایے اپنے اسی زمانہ کا حال دیکھہ لیجئے کہ اسی زبان نے کیسے کیسے احسان اردو کے جان پر کئے اسیکے باعث سے میر سودا ناسخ آتش ناسور ہوئے کلام کے جھنڈے گاڑ گئے اپنے زبان سے زبان اردو کے آئینہ کو جلا دیگئے اون کے لو حق احسان سے ادا ہونا دشوار ہے مین ایک ایسے شاعر نازک خیال کا ذکر اسوقت کرنا چاہتا ہون جنہون نے بہت قریب زمانہ ہوا کہ اپنے ابناے جنس اور اپنے اہل وطن اردو والون کے جان پر احسان کیا ایسے ایسے رنگ ایسے ایسے محاورات مین اشعار کہدئے جو زبان کے واسطے سند ہونے کو کافی ہین واہ کیا کلام ہے کیا طرز بندش کیا مضامین ہین کیا بول چال کیا صفائی کیا معاملہ بندی

اگر ذکر وصل ہے تو اس خوبی سے کہ زاہد صد سالہ بھی سنکر دل ہاتھہ سے کہو کر اوسکے تلاش مین مصلا تہہ کر کے دلرباؤن کے آستانہ پر جبین نیاز رکھے اگر ذکر ہجر ہے تو اس ڈہنگ سے کہ پتھر کر جگر والے بھی پسیج جائین بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آئین غرض کہ ہیچ خیال سے بیمثال ہے اون مرحوم نے تو اپنے اخوان عالم پر احسان کیا ہے تہا لیکن یہ احسان اونکا پردہ خفا ہی مین تہا یعنے کلام مطبوع نہونے پایا تہا کہ انتقال فرمایا مگر بمصداق اگر پدر نتواند پسر تمام کند اون کے خلف باشرف حضرت سخی مرحوم کے امیدون کے مقصود یعنے میرے محب ولی جناب میر مقصود علی صاحب نے بکمال جانکاہی و محنت شاقہ و صرف کثیر باوصف کم استطاعتی اپنے صرف خاص سے اپنے زمانہ قیام و ملازمت حیدرآباد دکن مین اوسکو چہپوا کر اہل سخن احسان کیا۔ خدا اوسکو مقبول عالم کرے مین اس دیوان مخزن فصاحت کا حق تعریف تو ادا نہ کر سکا مگر اپنے جوش دلی کو جو حضرت مصنف مرحوم اور اونکے فرزند ارجمند کے محبت کے باعث سے تہا صرف ایک قطعہ تاریخ مین اظہار کر دیا ہے وہ ہدیہ ناظرین ہے

قطعہ

دیوان کیا سخی کا ہے عشق سے بھرا	جس پر مذاق صد مئے ہے رنگینیان نثار

کیونکر نہ بے نظیر ہو دیوان یہہ رہین
ایسا ہوا نہین کوئی دیوان جو بہار

ہے جسمین التزام بحور خفیف کا
غزلین مسدسات مین سب ہے نیا شعار

بحر تقارب متدارک کے ماسوا
شاید مثمنات نہ غزلین ہون یہ بہار

کیا روزمرہ صاف ہے کیا بول چال ہے
گویا ہے لکھنؤ کی زبان صاف آشکار

ڈوبی ہوئی ہے رنگ مین ہر بیت سر غزل
دیوان نہین کھلا ہوا ہے دیکھو لالہ زار

راز و نیاز عاشق و معشوق یون ہین نظم
پھر جائے صاف آنکھ مین تصویر بزم یار

ہے حال ہجر نظم کہین ایسے درد سے
پتھر کا بھی جگر ہو تو ہو سنکے بیقرار

تصویر بزم مے کی کہین اس طرح ہے کھینچی ہے صاف
ہو جائین مست دیکھنے سے جسکے بادہ خوار

اس رنگ سے کیا ہے گلونکا بیان حسن
لطف آتا ہے ترانۂ بلبل کا بار بار

بلبل کے چہچہونکا مزہ اسمین ہے ضیا
زیبا ہے کہئے اسکو اگر نغمۂ ہزار

۱۳۰۸ ہجری

ولہ

مقصود علی ابن سخی کے کد سے
چھپا یا گیا جب کلام مقصود سخی

پائی یہہ طبع کی ضیا نے تاریخ
پورا ہوا اب کُن مین مقصود سخی

۱۳۰۸ ہجری

از تراوش کلک معنی سلک عالیجناب سید محمد سلطان صاحب
عاقل دہلوی پروپرائٹر و ایڈیٹر اخبار آصفی

خدا کا شکر دیوان سخی چھپکر ہوا شایع
سخن کے کا ابد کے واسطے جان تمنا ہے

کیا ہے طبع فرزند رشید تمند نے اُسکے
نتیجہ ہے مقصود دلی کے کوشش شوق کا ہے

کمائی نیک تھی اُنکی خلف ایسے سلف سے ہے
یہہ دیوان لخت دل لخت جگر نے اسکو چھپایا ہے

خدا بخشے عجب شاعری کے ساتھ تقوی تھا
بنارس مین مصنف کی کبھی میں نے بھی دیکھا ہے

پڑہی ہے جان تازہ شاعری کی جسم مین گویا
لکھی تاریخ عاقل نے کہ نظم روح افزا ہے

۱۳۰۸ ہجری

از نتایج افکار دربار عالیجناب سید محمد عسکر صاحب المتخلص بہ اخگر سلمہ عالیجناب نواب سید حسین عطا خان صاحب تسکین مغفور مصنف دیوان سخی نقشا... وال... طرز... [illegible]

سخی نے کیا کہا دیوان نگین اخگر فقط
بہار تازہ بخشی گلشن نازک خیالی کو

دل احباب روشن ہو گئے اسکے پرتو سے
چراغ بزم لکھہ اس نور کی دیوان عالی کو

۱۳۰۸

ولہ

مطلع انوار یہہ دیوان عالی ہے تمام
کیا کلام صاف ہے سو جان سے قربان سخی

طبع کی تاریخ اخگر نے کہی اسطرح سے
ہے نرالی سب سے طرز شان دیوان سخی

تصویر سید مقصود علی مرتب دیوان ہذا



خاتمہ

قبل از تذکرہ ترتیب دیوان ایک پیشین گوئی قابل یادگار عرض کرتا ہون

ذرا سنئے یہہ میرا ماجرا سننیکے قابل ہے

جسروز والد مرحوم نے انتقال فرمایا اوسیدن خبر شدت علالت سنکر عجب شہر مرزاپور سے وطن آیا لیکن ہزار حیف کہ دفن ہونیکے بعد پہنچا۔ اوسوقت کی پریشانی کا حال اظہار طرح اختصار ہے۔ المختصر باستماع عروۃ الوثقی الصبر مفتاح الفرح تسبیح خوان مع اعزا و احباب بالین قبر پر گیا بوقت فاتحہ خوانی تسبیح گلے مین ڈال لی تہی بعد فاتحہ خوانی اوسکو گلے سے اوتار قبر پر رکہہ کے دعاے مغفرت مین مشغول ہوا ابہی بواسطہ تسبیح خاک پاک کو مغفرت مرحوم کے لئے دست بدعا ہی تہا کہ دفعتاً غزل مشاعرہ شیائع تذکرہ دیباچہ کا یہہ شعر مرے دفن ہونیکے ساتہہ ہی مرے گلبدن نے وفا کی لی + جو گلے مین پہولکا ہار تہا وہ لحد پہ میرے چڑہا دیا یاد کرکے بیساختہ ہنسا۔ ہمراہیوں نے تو اسکو حرکت مجنونانہ سمجہا۔ مگر چونکہ واقعہ پیش نظر تہا جب مضمون شعر بہی مسموع ہوا تو سنتے ہی سبہوں پر کچہہ عجیب کیفیت طاری ہوئی اور میری تو یہہ حالت ہوئی کہ اوسیوقت

بنیا بنا عتبات عالیات کے جانیکا قصد کیا لیکن اوسے رنج غربت
مین ایک سال تک رہنا اور اپنے ذاتی کوشش سے بضاعت زاد راہ
حاصل کرنا ضرور تھا لہذا مجبوراً بہ سلسلہ ملازمت محکمہ بندوبست
سرکار انگلشیہ شہر الہ آباد مین دو سال تک رہا وہان بوجہ قرب تعلقان
محبت اقارب خیر و کو واپس سفر کیا لہذا سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین ترک روزگار
کرکے بلدہ حیدرآباد مین آکر اس سرکار ابد پایدار کا نمک خوار ہوا
اگرچہ قلیل معاشی اعلےٰ حوصلگی کے لئے یہان بھی مانع رہے لیکن باینہمہ
موانع اوس مسبب الاسباب نے دامن تمنا کو در مقصود سے خالی نہین
رکھا یعنے سنہ ۱۳۰۲ ہجری مین بہ نیابت مرحوم مغفور شرف زیارات سے
مشرف ہوا اور سنہ ۱۳۰۳ مین جب وطن گیا تو وہان کو بیاض ہائے گم شدہ
نہین ملین مگر ایک دیوان کرم خوردہ اور چند شہریان وغیرہ اور بہت سے
مسودات غزلہاے بحر خفیف کے (جس سے حضرت مرحوم کو عشق
تھا) الماری اور بستون مین رہے ملے - حیدرآباد مین آکر یہہ سوجھی -
کہ اسکے دو دیوان کردئے جاوین یعنے ایک خاص بحر خفیف دوسرا
بحور مختلف کا جسکے خاتمہ پر شہریان وغیرہ ہون اور بعد تہذیب اگر طبع
کا بندوبست ہو جاوے تو تصویر معہ لایف مختصر ضرور ہو کہان
یہہ ہیچمدان اور ننگ خاندان اور کہان عزم ترتیب دیوان مصطفیٰ

مصرعہ علاج کار کجا و من خراب کجا + الحمد للہ والمنت کہ تہذیب
اور طبع کا سامان بھی اوسی کارساز حقیقی نے حسب خواہش فرما دیا
چونکہ یہہ دونون دیوان مطبع حیدرآباد مین مرتب ہوکر طبع ہوئی
لہذا نظر براوج سنین مروجہ دو نام تاریخی مسمے تصنیف سخن و
نغمہ ہزار سے موسوم کئے گئے ۔
عالیجناب مستغنی عن الالقاب راجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد
بن راجایان راجہ مہاراجہ پیشکار صاحب دولت سرکار آصفیہ
دام اقبالہ نے تصنیف سخن مین ۔۔ کا تعمیہ فرمایا ہے مگر بنظر احقر
تعمیہ کی ضرورت نہین اول تو سنہ ۱۳۱۸ فصلی مطابق ۱۳۲۱ ہجری دوسرے
یہہ عجیب لطف ہے کہ فقرہ و الفاظ و حرف کو اس سنہ سے مانوس پاتا ہون
تو صحیح ترکیب عمل بھی عرض کیجاتی ہے یعنے پورے عدد از روے
ابجد جمع کرنیکے بعد ۱۰ سے ضرب دیکر حاصل ضرب مین (۹) اضافہ
کرکے (۵) سے تقسیم کیجاے تو اصول ہیئت پہچینگے اوسی چار کو
(۳۲۵) مین ضرب دینے سے سنہ ۱۳۰۰ فصلی برآمد ہون گے
اور سنہ ۱۳۰۸ کے لئے شفیق قلبی جناب حکیم میر بادشاہ علی صاحب
متخلص بہ ضیا کا مادہ نغمہ ہزار النسب معلوم ہوا ۔
اسمین کوئی شک نہین کہ ایک ذرہ بے مقدار سے ایسے کام کا ہونا

بندگان عالی میر محبوب علیخان بہادر مدظلہ العالی
رو براہ ہونا اوسی قادر مطلق ہی کی ذرہ نوازی ہے لاکن ساتھہ ہی یہ بھی
ضرور عرض کرونگا کہ فیضان برکت سلطنت اسلامی بھی شامل حال ہے
جو مجھہ سے بے بضاعت سے ایسے فرایض اہم ادا ہورہے ہیں لہذا
دست بدعا ہون کہ یارب العالمین بحق جناب رسولخدا و آلہ الطاہار
میرے سرکار عالی تبار یعنے نواب گردون جناب سکندر شوکت جمشید حشمت
رستم قوت ارسطو فراست حاتم سخاوت نوشیروان عدالت کریم ورحیم
المعروف بہ حضرت ومخاطب بخطاب موروثی نظام الملک
نظام الدولہ حضرت فتحجنگ آصف جاہ مستند و دران افضل الراکین
سلطنت تیموریہ شاہ دکن خلد اللہ ملکہ وحشمتہ کو باوارث تاج و تخت و زیر
مملکت وارکان سلطنت و خیر خواہان ریاست بازو بیاد حشمت و منزلت
و ملک و دولت بخیر و عافیت تاقیامت سلامت رکھیو - این دعا از من و از
جملہ جہان آمین باد -

قطعہ تاریخ طبع

نادر دیوان میرے پدر کا ۱۲	ہے مثل جیباسپاس یزدان
لکھہ دو مقصود مصرعہ سال	ہے شکر جیبا سخن کا دیوان ۱۳۰۸ھ

ایضاً

یہاں کہا ہیں انور تخلص شعلہ دکہ کا تہا	بعض چیزیں ادہمیں کی بہی منگئیں ہے شکر رب
لکہہ دمقصود اسکا بہی یہہ مصرع تاریخ طبع	مثنوی بہار کہے ہولی دا دکر لطف سب
	۱۳۰۸ھ

تمت

بمقتضائے الانسان مرکب من الخطائے والنسیان غلطیان تو بہت ہوئین جسکی تصحیح کامل غیر ممکن تہی مگر فاش غلطی کا غلط نامہ درج کردیا گیا بہر حال یہہ چند اوراق جناب مرحوم و مغفور اپنے یادگار مین زندہ جاوید چہوڑ گئے تہے جسے اس گمنام ننگ خاندان نے چہپوا بتوقع عیب پوشے نظر ناظرین الوالا لصار کیا۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

ملتمس۔ حقیر سید مقصود علے ضبط دار دفتر دیوانی سرکار عالی علاقہ راجہ راے رایان بہادر امانت دنت واقع شاہ علی بنڈہ متصل محلات بلدہ حیدرآباد دکن فقط

غلطنامہ دیوان سخنی و انور مرحوم و مغفور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
دیباچہ				۵۲	۶	سے	بہی
۵	۹	نبتی	نسبی	//	۱۱	اور	۰
[illegible]	۲۱	بنت العنب	بنت العنب	//	۱۷	محفوظ	مخطوط
[illegible]	۹	دلکشای	دلکشار	۵۵	۹	بہیجیے	بیجیے
۴	۱۲	الف	۰	۵۷	۶	لوسلے	بوسلے
۴	۱۰	دلیر	دلبر	۵۸	۲	حلس	چپقلش
۸	۱۴	ہمت	ہمین	۶۰	۱	مار مار	بار بار
۱۳	۱۳	بہوبن	بہون	//	۵	الف	۰
۱۸	۱۳	اذر	روند	//	۱۳	ہو	رہو
۳۲	۱۶	۰	تر	۶۳	۹	۰	وہ
۳۵	۱۱	بڑاپن	بٹاپن	۶۸	۱	کہیسے	تجہے
۳۷	۱۰	کہین	کہا کبہی	۷۱	۱۲	وہ ہوئی	ہوئی وہ
۳۸	۸	باغون	باغومین	//	۱۵	حیا	صبا
۴۱	۱۵	ٹپکتا	تپکتا	۷۲	۱۰	بہی	یہی
۴۲	۴	دیکہئے	دیکہئے	۷۳	۱۰	۰	رفیق
//	۱۴	دشت	دست	//	۱۳	سمجہنے	ہمنے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۸	۱۲	۰	سے	۱۰۰	۳	کہلے	کہلاتے
۷۹	۱۳	ڈالی	والی	״	۴	کریکے	کرسکا
۸۰	۵	اوسکی	اسکی	״	۷	کا	کو
۸۳	۳	طاقت	طاقت	۱۰۲	۴	۰	ہوں
۸۴	۱	-	سیدحوم	״	۶	نہین	ہیں
۸۶	۱۲	پیغمبر	پیمبر	״	۱۰	منڈین	منڈن
۸۸	۵	ہی	بہی	۱۰۳	۲	و	-
״	۶	یہہ کچہہ	کچہہ نہ	״	״	ہی	ہیں
״	۱۳	چپ	چپ	״	۱۲	اونسے	اوسنے
״	۱۵	چہپا	چہپا	۱۰۴	۱	پاوینگے	پاویگی
۸۹	۷	بزل	بزم	״	۲	ڈہونڈینگے	ڈہونڈہیگی
۹۰	۱۳	چپا	چہپا	״	۱۳	پہاڑا	پیارا
۹۱	۴	یہہ	یہ	۱۰۵	۱	ویسا	ایسا
۹۲	۴	و	۰	״	۲	آے	آئیں
״	۱۰	میرا	میرے	״	۱۰	کنان	کمان
۹۶	۱	ہین	ہے	۱۰۶	۱	کہلاوجائنگے	کہدوجائیگی
״	۲	۰	جام	״	۵	سوسن	سوسن
۹۷	۱۵	دہر	وہ	״	۱۴	بیے	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠٧	٢	چھم چھم	چھماچھم	١٢٠	٩	استیا	آشنا
١٠٨	١٥	۰	پہ	١٢٢	١١	۰	و
″	″	دیوار	دار	١٢٥	١٢	نہین	مین
[illegible]	٩	۰	سبوئے	١٣٠	٣	کہا	لاکہا
″	١٥	رنا	جانا	١٣٧	١١	کاکل	کاہل
″	″	اوسکی	اسکی	″	١٢	نشیب	نشست
″	١٧	گرگیا	کرگیا	١٤٢	١٤	و	۰
″	″	یون	او	١٤٤	٣	وہ	۰
″	١٧	چلادینگی	جلادیگی	١٤٦	١٢	اسقدر	جسقدر
١١٠	٣	تجہسے	بجھتی	١٥٠	١١	غشق	غسق
″	١٣	پچتاتے	بچھاتنے	١٥٢	١	پانی	مانی
١١١	٦	نہ	پہہ	١٥٩	١٧	موتھہ	مونہہ
″	١٢	گہے	لگی	١٦٠	٣	پڑلے	ہوسے
١	٩	یہہ	ہہ	″	٧	چلتاہے	چلتا ہو
	١٤	اسدل راز	دل ناچار	١٦١	٧	۰	نہ
		کرونگا	کردونگا	١٦٢	١١	آپ	آب
			مین	″	١٧	ہے	تھے
			جبر	١٦٩	٥	مین	ہین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۵	۵	ہین	ہین	۱۸۰	۱۰	فرماسے	فرماسے
۱۷۶	۴	بالتربا	بالتربا	۱۸۲	۸	انتطباع	انطباع
//	//	سوہٹ	سوہت	//	۱۰	فنیاض	فیاض
//	۷	دیکھنے	دیکھے	۱۸۴	۱	البیان	التبیان
//	۱۴	لومکدت	لوٹمارت	۱۸۷	۷	الہ آباد	اٹاوہ
۱۷۹	۵	و	۰	۱۸۹	۱۲	پہولکا	پہولنگا
//	۸	۱۳۰۸	۱۳۰۸	۱۹۰	۱	تعزیب	تعزیت
//	۱۴	حسن علی	محمد حسن علی	//	۱۰	۱۳۹۷	۱۳۰۰
//	۱۳	۱۳۰۶ / ۱۳۰۸	۱۳۰۸	۱۹۱	۹	[illegible]	[illegible]
۱۸۰	۱	محمون	مضمون				

سید محمد علی حسین خان الصفوی معروف بہ حکیم انور آغا لکھنوی متخلص بہ خرد

چہپ گیا اکثر کلام فیض انجام سخن
نام حفظان مضامین ہے بہ رنگ [illegible]
نا ہنر آئے جتنے تصنیفات وہ سب [illegible]
شوق تہا بہا کا ر ز بکا سے بہی بہت [illegible] نظم
بہا علی کی پرورش سے نام اونکا خلق مین
تہے کرسیکے رہنے والے پاس الہ آباد کے
سن تاریخی انکی ظاہر ہے سر انواع شعر
چیستان ہے کی انہوں نے ادرا دو بہ کتب

شاعر و شاکیون نہ ہوا اس نظم سے زرد قور
کی بسر لئے او نہی اسبارہ مین جب کی
چونکہ ضایع ہو گئی وہ جمع سے ہی ملتو
انور او سہمین تہا تخلص جب سے
تارک الدنیا توکل [illegible]
جو زمین [illegible]
اے خرد [illegible]
گیا [illegible]

[illegible] تاریخ [illegible]